ماہنامہ خالد ربوہ

نبوت ۱۳۵۰ ہش

نومبر ۱۹۷۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

استبقوا الخیرات

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں"

(الہام المسیح الموعود)

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

(المصلح الموعود)

ماہنامہ خالد ربوہ

جلد ۱۸	نبوت ۱۳۵۰ ہش	نومبر ۱۹۷۱ء	شمارہ ۱

فہرست

تقاریر

۲۹ویں سالانہ اجتماع کے کوائف

مرکزی اعلانات

(پبلشر - محمد شفیق قیصر؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ خالد ربوہ)

★ حضور کی سٹیج پر تشریف فرمائی ★

جب حضور سٹیج پر تشریف لائے تو فضا اللہ اکبر - انسانیت زندہ باد - حضرت خاتم النبیین زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی -

حضور ایدہ اللہ صدر محترم سے گفتگو فرما رہے ہیں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتیسویں (۲۹) سالانہ اجتماع میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

پُر معارف افتتاحی خطاب

(۸ر اکتوبر ۱۹۷۱ء)

(ادارہ خالد حضور کی اس تقریر کی تلخیص اپنے الفاظ میں پیش کر رہا ہے۔)

حضور نے سورہ المدثر کی آیات يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ وَلَا تَمْنُن تَسْتَكْثِرُ ۝ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

قرآن کریم ایک شریعت کی شکل میں انسان کی طرف بھیجا گیا ہے اور یہ ایسے احکام پر مشتمل ہے جن پر عمل کرنا دینی اور دنیوی ترقی کے لئے ضروری تھا۔ اس میں ایسے پُرحکمت فرائض بیان ہوئے ہیں جو محض چٹی کے طور پر ادا نہیں کرنے بلکہ انسان جب ان پر غور کرتا ہے تو وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ ہمارے فائدہ کی وہ باتیں جو ہمارا دماغ سوچ سکتا تھا، اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے وہ سب قرآن کریم کے ذریعہ سکھا دی ہیں۔ قرآن کریم کی شریعت پر عمل کرکے ہمیں فائدہ ہی فائدہ ہے نقصان کا کوئی پہلو غور کرنے والے کے سامنے نہیں آتا۔

قرآن کریم کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو ظاہر کرنے کے لئے حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتا ہے۔ بلکہ سارے احکام کے پہلے اور حقیقی مخاطب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جیسا کہ سورۃ المدثر کی آیات میں يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ کا پہلا خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ہی ہے۔ چونکہ نبی متبوع اپنی اُمّت کے لئے اُسوہ ہوتا ہے اسلئے وہ اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْن ہوتا ہے۔ یعنی جو احکامات نازل ہوتے ہیں اُن پر سب سے پہلے، سب سے اچھے طریق پر اور احسن رنگ میں وہی عمل کرنے والا ہوتا ہے۔ پھر وہ اپنے ماننے والوں کو کہتا ہے کہ خدا کا یہ حکم ہے اور خدا کی دی ہوئی فراست اور خدا کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق مَیں نے اس پر اس طرح عمل کیا ہے میرے پیچھے آؤ اور جس طرح میں نے عمل کیا ہے تم بھی عمل کرو۔

اِن آیاتِ قرآنی کو جن کی مَیں نے سورہ فاتحہ کے بعد ابھی تلاوت کی ہے اِن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو سات حکم دیئے گئے ہیں۔ یا ایک اور طرز پر ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سات صفات بیان کی گئی ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ جاننے والے جانتے تھے اور بعد میں آنے والوں نے معلوم کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی کا مقصد اخلاقِ قرآنیہ کو اپنے اندر دکھانا تھا جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن۔ خُلق کہتے ہیں انسانی قوتوں اور استعدادوں کا صحیح expression اور صحیح طور پر ان کا ظہور یعنی موقع اور محل کے مطابق، افراط و تفریط سے بچتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں کا استعمال۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مختلف کتب میں، خاص طور پر اسلامی اصول کی فلاسفی میں، اس بات کو ہمارے سامنے واضح کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جب پوچھا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیا تھے؟ (حضور کی زندگی خاموش نہیں تھی، صبح سے لیکر شام تک اور شام سے لیکر صبح تک مسلسل عمل تھی) یعنی حضور سوتے کس طرح تھے؟ کس وقت جاگتے تھے؟ عبادتیں کس طرح کیا کرتے تھے؟ بندوں کے ساتھ تعلقات کیسے تھے؟ اپنوں کے ساتھ شفقت کیسی تھی؟ غیروں کے ساتھ پیار کیسا تھا؟ یہی زندگی ہے۔ تو ان کا جواب یہ تھا کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن۔ کہ حضور کی زندگی قرآن کریم کی تفسیر تھی۔ جو حکم خدا نے دیا آپ نے کر دکھایا لیکن جہاں تک اُمّتِ محمدیہ کا تعلق ہے یہ بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ ہمیشہ کے لئے خدا تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ اس حکم کو پورا کرنے کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح عمل کیا تم جن کا دعویٰ ہے کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرتے ہیں آپ کے فدائی اور جاں نثار ہیں۔ تمہارا فرض ہے کہ جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا اسی طرح تم بھی کرو۔

ہر نسل کے اندر یہ سات صفات پیدا ہونی چاہئیں اور ان کو ان کا خوگر اور عادی ہونا چاہیئے کہ وہ اس قسم کے اعمال بجا لائیں۔

تربیت کی اہمیت

یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ میں یہ صفت بیان ہوئی ہے کہ ہر کام کے لئے تیاری کرنی پڑتی ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بچے کو دس سال تک نماز کے لئے ذہنی طور پر تیار کرو اور دس سال کے بعد عملی طور پر اس کی تربیت کرو۔ نماز کے لئے تربیت کیا ہے؟ یہ کہ بچے کو احساس اور بصیرت حاصل ہو۔ اس مقصد کیلئے پورے دس سال بچے کی تربیت کرنی پڑتی ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا پڑتا ہے کہ بچہ نماز میں ناغہ نہ کرے، سُستی نہ کرے، مسجد میں جائے وغیرہ وغیرہ۔ پھر ایک وقت ایسا آتا ہے جب وہ روحانی اور ذہنی طور پر بالغ ہو جاتا ہے تو اس کو نماز میں لذت آنی شروع ہوتی ہے اور پھر وہ دنیا کے سامنے دھندے

★ حضور کی سٹیج پر تشریف فرمائی ★

جب حضور سٹیج پر تشریف لائے تو فضا اللہ اکبر - انسانیت زندہ باد -
حضرت خاتم النبیین زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے
فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی -

حضور ایدہ اللہ صدر محترم سے گفتگو فرما رہے ہیں

چھوڑ کر بھی نماز کے اوقات میں مسجد کی طرف بھاگتا ہے۔ بہرحال اس کے لئے تربیت بنیادی امر ہے۔

نماز دُعا کو کہتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ اسے انسان دُعا کر رہا ہو تو بڑا سرور پیدا ہوتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں دعا کو قبول کر کے اپنی قدرتوں کے نشان دکھا دے تو اس سے اور بھی زیادہ سرور پیدا ہوتا ہے۔ نماز اپنی ذات میں اور نتائج کے لحاظ سے سوز و گداز اور لذّت و سرور پیدا کرنے والی چیز ہے جس کا عِلم دس سال کے بچے کو نہیں ہو سکتا۔ اس کی تربیت کرنا پڑتی ہے۔

تو یہاں فرمایا۔ اے مدثّر! وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً (توبہ ۴۶) کہ اگر یہ منافق جنگ کے لئے باہر نکلنے کا ارادہ رکھتے تو یہاں نہ کرتے بلکہ تیار ہوتے۔ انہوں نے ہتھیار خریدے ہوتے۔ ان کے پاس گھوڑے ہوتے۔ علوم قرآنی سے انہوں نے واقفیت بڑھائی ہوتی۔ یہ لوگ لباسِ تقویٰ میں دُنیا کو ملبوس نظر آتے تو پھر یہ جنگ کے لئے باہر نکلتے۔ ان میں نہ تقویٰ ہے نہ تیاری ہے نہ قربانی کا جذبہ ہے۔ صرف بہانہ جوئی کی جو خُو ہے اس وقت اس کو ظاہر کرتے ہوئے اپنے نفاق کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

منافق کی یہ علامت ہے کہ وہ دعویٰ کرتا ہے لیکن اس کے مطابق وہ تیار نہیں ہوتا۔ اور یہاں مخاطب کو کہا گیا ہے تو مدثّر یعنی تیار ہے کیونکہ اسکے معنی یہ بھی ہیں کہ جو کام تمہارے سپرد ہے تم اسکے لئے تیار ہو۔

مسلمان کا لباس

ہر کام کے لئے ایک لباس ہوتا ہے۔ گھوڑے کی سواری کا ایک لباس ہوتا ہے۔ مسجد میں آنے کا ایک مخصوص لباس ہوتا ہے جس میں سر کو ڈھانکا جاتا ہے لیکن گھر میں انسان اچکن بھی اُتار دیتا ہے، ٹوپی بھی اُتار دے تو کوئی حرج کی بات نہیں ہوتی۔ ایک مسلمان کا لباس، لباسِ تقویٰ ہے اور ایک مسلمان کی ساری بھلائی اسی لباس میں ہے۔

یہی ایک ایسا لباس ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہ تقویٰ کا لباس ہے۔ المدثّر کے ایک معنی ڈیوٹی کے لباس میں ملبوس کے ہیں۔ اور مومن اور مسلمان کی ڈیوٹی کا لباس تقویٰ ہے تو یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ کے معنی ہوئے۔ اے لباسِ تقویٰ کی حسین ترین شکل کے ملبوس! اس کے پہلے اور حقیقی مخاطب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

تعمیلِ احکام میں توقف نہ ہو

مدثّر کے دوسرے معنی ہیں گھوڑے پر سوار اور حکم کا منتظر۔ گویا مدثّر وہ ہے کہ اسکے حکم سُننے اور عمل کرنے کے درمیان کوئی توقف نہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان تھی کہ ادھر اللہ تعالیٰ کا حکم نازل ہوا اُدھر اس پر عمل شروع ہو جاتا تھا۔ آپ کے ماننے والے کی بھی یہی شان ہونی چاہیئے۔

اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں لیکن جو شخص بھی اپنے آپکو آپؐ کی طرف منسوب کرتا ہے اس کا یہ فرض ہے کہ وہ بھی قرآنی احکام اور ضرورت کے مطابق مدثر بنے کان میں حکم پڑے اور اس پر عمل شروع کر دے۔

قُمْ فَاَنْذِرْ۔ قام کے معنی کھڑے ہونے کے بھی ہیں، عزم کے بھی ہیں اور حفاظت کے بھی۔ تو آیت کے معنی ہوں گے "دنیا کی حفاظت کے لئے پورے عزم کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور دنیا کو ڈراؤ ـــــ انذار یہ نہیں کہ تمہاری چھتوں کے منڈھیر نہیں اور تمہارے بچے گر جائیں گے۔ انذار یہ ہے کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ میرا بندہ مدثر بنے اور میرے حکم پر لبیک کہنے والا ہو اور اپنے عمل سے میری محبت، میرے پیار اور میرے تعلق کا اظہار کرنیوالا ہو۔ لوگ اپنے پیدا کرنے والے رب سے پرے ہٹ گئے ہیں ان کو جا کر ڈراؤ۔ ان عواقب سے ڈراؤ جو خدا سے دور ہونے والوں کو پیش آتے ہیں۔

سو تم عزم کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ اور دنیا کی حفاظت کی نیت کے ساتھ ملک ملک، قریہ قریہ اور شہر شہر دنیا کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو کہ تم خدا سے دُور ہو گئے ہو تم اپنے لئے ہلاکت اور تباہی کے سامان پیدا کر رہے ہو۔ تم اپنے رب کی طرف واپس آؤ تا تم ہلاکت اور تباہی سے بچو۔ اس قادر و توانا خدا کے پاس واپس آجاؤ جو تم سے پیار کرنا چاہتا ہے، جو تمہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازنا چاہتا ہے۔ اس کے پاس واپس آجاؤ اور اس کے پیار کو حاصل کرو۔ اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس کی برکتوں اور رحمتوں سے حصہ لو۔

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۔ اس میں انذار کی ایک بنیادی دلیل بیان کی ہے کہ کس کا انذار کرنا ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اُن کے سامنے خدا تعالیٰ کی صفات بیان کرو۔ خدا کو بھول کر ہی انسان تباہی کے گڑھے میں پڑا ہوا ہے۔ تم خدا کے نام کی عظمت کو قائم کرو۔ اس کی کبریائی کو قائم کرو۔ یہی اس کی صفات ہیں۔ ساری وہ صفات جو ہمارے ذہن میں اس کی کبریائی اور عظمت کو قائم کر سکتی ہیں وہ قرآن کریم نے بیان کر دی ہیں۔

خدا تعالیٰ پر توکّل

قرآن کریم میں ہے کہ سوائے اللہ کے کسی پر توکّل نہ کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک بنیادی صفت ہے کہ اس پر توکّل کیا جاتا ہے۔ کسی ایسی ہستی پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا جو قادر نہ ہو۔

کوئی ماں اپنے دودھ پیتے بچے پر اپنی حفاظت کے لئے بھروسہ نہیں کر سکتی۔ کوئی باپ اپنے چار یا پانچ سالہ بچے پر بھروسہ رکھتے ہوئے چوروں کے علاقہ میں اپنے گھر کے دروازے کھلے رکھ کر باہر نہیں جا سکتا۔ وہ اپنے گھر کی حفاظت کرے گا اس واسطے کہ بچہ کمزور ہے۔ توکّل اور بھروسہ اُس

ہستی پر ہی کیا جا سکتا ہے جو قادرِ مطلق ہو، جس کے لئے کوئی چیز انہونی نہ ہو۔

پس وَدَبِّكَ فَكَبِّرْ میں بتایا گیا ہے کہ دُنیا بھٹک گئی ہے، اپنے پیدا کرنے والے کو بھول گئی ہے اسلئے تم ساری دُنیا میں پھیل جاؤ اور دُنیا کے سامنے خدا تعالیٰ کی صفات بیان کرو۔ اور انہیں بتاؤ کہ ہم جو کچھ بھی ہیں ہمیں اس پر کوئی فخر نہیں۔ صرف یہ خدا کا پیغام ہے یہ سُن لو۔۔۔۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خدا تعالیٰ کی کوئی نعمت بیان فرماتے تھے تو کہہ دیتے تھے لَا فَخْرَ۔ کہ ذاتی طور پر میرے اندر کوئی خوبی نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ لَا فَخْرَ فرماتے تھے تو ہمارا تو کسی میں شمار ہی نہیں۔ ہمیں تو ایک ہزار دفعہ لَا فَخْرَ کہنا چاہیئے۔ کیونکہ ہمارے اندر کوئی خوبی نہیں ہے لیکن جس عظیم طاقت کے ساتھ، جس حسین اور اکبر اور ارفع وجود کے ساتھ ہم نے اپنا تعلق قائم کر لیا ہے وہ سب طاقتوں والا ہے۔ وہ عزت کا بھی سرچشمہ ہے اور علوم کا بھی منبع اور قدرتوں کا بھی مالک ہے۔ کونسی چیز ہے جو اس کے پاس نہیں اور کہیں اور سے لی جا سکتی ہے۔ پس جب ہر ایک چیز اُسی کے پاس ہے اور اُسی سے لی جا سکتی ہے تو اُسی پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ سو یہ صفات ہیں جو دوسروں کو جا کر بتانی چاہئیں۔

قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کا توکّل

اسلام کے پہلے تین سَو سال میں ہمیں یہ نظارہ نظر آتا ہے کہ مُٹھی بھر مسلمان جن کو دنیا پاگل کہتی تھی۔ دنیا اُنہیں پاگل سمجھتی ہیں اپنے معیار کے مطابق ایک حد تک حق بجانب تھی۔

کسریٰ جیسی طاقت کے متعلق حضرت خالدؓ بن ولید کو خلیفۂ وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ یہ ہمارے خلاف جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں اور سرحدوں پر انہوں نے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی ہے ان کے اس فتنہ و فساد کو ختم کر دو۔ چنانچہ آپ نے خلیفۂ وقت کے ارشاد کے مطابق صرف چودہ ہزار مسلمان سپاہیوں کے ساتھ کسریٰ جیسی طاقت پر حملہ کر دیا۔ جب اُن کو شام کی سرحدوں پر جانے کا حکم ملا تھا اس وقت وہ ایران میں آٹھ دس جنگیں لڑ چکے تھے جن میں سے ہر جنگ میں ایرانی ساٹھ سے اسّی ہزار تازہ دم فوج مقابل پر لائے تھے۔ اور اِدھر یہ چودہ ہزار اور وہ بھی تھکے ہوئے۔ بانہیں تھکی ہوئی، نیند غالب، ساٹھ ستّر ہزار کا مقابلہ کرتے تھے۔ ایک ایک دن کی جنگ ہی نہ ہوتی تھی لیکن صبح سے لیکر شام تک تلوار چلانی پڑتی تھی۔ آپ لکڑی کی تلوار لیکر ہی تھوڑی دیر کے لئے مشق کریں تو آپ کو پتہ لگے گا کہ وہ لوگ کیا تھے۔ ایک گھنٹے میں آپ کے بازو شل ہو جائیں گے لیکن وہاں تو زندگی اور موت کا سوال تھا صبح سویرے

جنگ شروع ہوتی تھی اور شام کو جا کر ختم ہوتی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان فاتح ہوتے تھے۔ یہ نہیں کہ وہ لوگ لوہے کے بنے ہوئے تھے۔ اُن کے دماغ میں ایک جنون تھا۔ وہ جنون آپ میں پیدا ہونا چاہیئے۔

یہ چودہ ہزار اور ساٹھ ہزار کا مقابلہ کیا تھا؟ ایرانی گھنٹے دو گھنٹے کے بعد اگلی صفوں کو پیچھے ہٹا لیتے تھے اور تازہ دم صفیں آگے آ جاتی تھیں اور یہ بیچارے اسی طرح لڑتے تھے۔ پھر گھنٹے دو گھنٹے کے بعد ایرانی مزید تازہ دم فوج آگے لے آتے تھے اور اسی طرح شام تک ہوتا رہتا۔ ایرانی مرنے کے لئے آگے بڑھتے تھے اور مسلمان اللہ کے فضل سے مارنے کے لئے لڑ رہے تھے۔ یہ جنون نہیں تو کیا ہے؟ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنے رب پر یہ توکّل کہ خالد بن الولیدؓ نے کہا کہ خلیفۂ وقت کو حالات کا علم پہلے ہونا چاہیئے۔ انہوں نے رپورٹ بھجوائی کہ پہلی لڑائی میں ہمارے مقابلہ میں ساٹھ ہزار ایرانی تھے اور ادھر چودہ ہزار کی فوج ہے۔ پھر دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں دن غرض ہر روز ایرانی تازہ دم فوج کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں۔ نہ صرف تازہ دم فوج کے ساتھ بلکہ تازہ دم جرنیلوں کے ساتھ — کیونکہ ہر جنگ میں اُن کے جرنیل بھی مارے جاتے تھے یعنی کمانڈر انچیف بھی اور اس کے ماتحت جرنیل بھی۔ یہ لوگ ڈوئل (Dual) یعنی انفرادی جنگ لڑنے کے لئے آگے تھے اور مارے جاتے تھے۔

حضرت خالد بن ولیدؓ نے رپورٹ بھجوائی کہ یہ حالات ہیں ہر مرتبہ ساٹھ ستر، اسی ہزار فوج مقابلہ پر ہوتی ہے۔ میرے پاس وہی چودہ ہزار ہیں یہ بھی لڑ رہے ہیں اور کم ہوتے جا رہے ہیں۔ کیونکہ گو وہ تھوڑے تھوڑے کر کے شہید ہو رہے تھے مگر بہرحال شہید تو ہو رہے تھے۔ کچھ زخمی بھی ہو جاتے تھے۔ بہرحال ہر دوسری جنگ میں پہلی جنگ سے کم آدمی شامل ہوتے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی یہ شان کہ آپ نے ایک آدمی کو مسجد میں سب کے سامنے بلایا اور فرمایا کہ خالد بن ولید نے کمک مانگی ہے تم چلے جاؤ۔ گویا آپؓ نے ایک آدمی کی کمک بھیج دی، یہ توکّل تھا صحابہ رضی اللہ عنہم جن میں اُس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے (اللہ تعالیٰ بعض روشنیاں خلافت کے بعد عطا کیا کرتا ہے پہلے تو جس طرح عام صحابہ تھے وہ بھی ان میں سے ہی ایک تھے) انہوں نے کہا یا حضرت! یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ یہ حالات ہیں اور ایک قاصد دن رات دوڑتا ہوا آپ کے پاس کمک لینے کے لئے پہنچا ہے۔ آپ نے صرف اس ایک آدمی کو بھیج دیا ہے! آپ نے آگے سے جواب دیا کہ جس فوج میں اس جیسے جاں نثار ہوں وہ شکست نہیں کھایا کرتی۔

خدا تعالیٰ نے اپنے مقرر کردہ خلیفہ کی بات اس طرح پوری کر دی کہ ایک موقعہ پر حضرت

خالد بن ولیدؓ دشمن کی چال میں پھنس گئے تھے۔ اور قریب تھا کہ شہید کر دیئے جاتے کہ وہ شخص جو ایک آدمی کی کمک کے طور پر بھیجا گیا تھا اکیلا گیا اور اس نے اُن آٹھ دس آدمیوں کو جنہیں اُن کے جرنیل نے گھات میں بٹھایا تھا قتل کر دیا اور پھر واپس بھی آگیا۔ اور اس طرح جنگ کا نقشہ ہی بدل گیا۔

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فیصلہ کہ کسریٰ کے خلاف لڑنے والی فوج کو ایک آدمی کی کمک بھیجی، توکّل ہی تو تھا۔ ایرانیوں کے پاس بھی یہ بات پہنچی ہوگی اور وہ ضرور کہتے ہونگے کہ یہ لوگ پاگل ہیں۔ ایک ہمیں مٹانے کے لئے آئے ہیں، دوسرے ان کا جو بادشاہ ہے وہ بھی پاگل ہے کہ ایک آدمی کی کمک بھیج دی ــــ مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو یہ سبق دیا کہ جس خدا تعالیٰ کی ہستی پر ہم ایمان لائے ہیں، جس کے قدموں میں ہم نے اپنا سر رکھا ہے اور جس کے دامن کو ہم نے پکڑا ہے اور جس سے یہ دعا کی ہے کہ اے خدا ہمیں بے سہارا نہ چھوڑنا وہ تعداد کو نہیں دیکھا کرتا۔ ایک آدمی بھی اگر تمہارے سامنے آئے گا تو تمہیں تباہ کر دے گا۔ کیونکہ اس کی منشاء ہے کہ ایسا ہو۔ گویا وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ میں بتایا گیا ہے کہ خدا کی صفات کو دُنیا کے سامنے پیش کرو کہ غلبۂ اسلام کے سامان پیدا کئے گئے۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ میں طَهِّرْ کے ایک معنی صفائی کے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ ہم ابھی تک ربوہ میں صفائی کا وہ معیار قائم نہیں کر سکے جو ہماری طرح ہی غریب مدینہ کے رہنے والے قائم کر چکے تھے۔ وہ اپنے پیٹ پر پتھر باندھ کر پھرا کرتے تھے۔ ان کو تو ایسے حالات میں سے بھی گزرنا پڑا کہ روٹی بھی نہیں ملتی تھی۔ لیکن وہاں صفائی تھی۔ صفائی پر بڑا زور دیا جا رہا تھا۔

اس وقت اصل چیز تربیت ہے۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ کے ایک معنی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئے ہیں۔ اور اسی سے ملتے جلتے بعض دوسروں نے بھی کئے ہیں کہ جماعت کی تربیت کر۔ تیرے ارد گرد جو لوگ آگئے ہیں اُن کی تربیت کر۔

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ کا تعلق انذار کے ساتھ تھا یعنی غیر مسلم کو صداقتِ اسلام سمجھانے کیلئے بھی صفاتِ باری کا بیان ضروری ہے ــــ اور ــــ جماعت کی تربیت کے لئے بھی صفاتِ باری کا بیان کرنا ضروری ہے ــــ جس بچے نے خدا تعالیٰ کی قدرت کا نظارہ دیکھا ہو اُس کو شیطان کبھی نہیں بہکا سکے گا۔ اور جن ماں باپ نے خدا تعالیٰ کی جو قدرتیں اپنے ماحول میں دیکھیں تھیں انہیں اپنے بچوں کے کان میں نہیں پہنچایا۔ شیطان سمجھے گا کہ یہ خدا تعالیٰ کی صفات کو پہچانتے

ہی نہیں ان پر میرا وار شاید کامیاب ہو جائے ۔ پھر بھی اگر اللہ تعالیٰ افضل کرے تو شیطان ناکام ہوگا۔ لیکن بہرحال آپ نے اپنی طرف سے شیطان کو کامیاب کرنے کے سامان پیدا کر دیئے۔

تو بنیادی چیز ـــــ غیروں تک اسلام کی صداقت پہنچانے کے لئے، اور اپنوں کی تربیت کے لئے، اسلام پر قائم رکھنے اور جذبہ اور ایثار پیدا کرنے کے لئے الٰہی صفات کا بیان ہے۔

صفاتِ باری پر جب ایمان کمزور ہوتا ہے تو پھر کمزور ایمان والے کے دل میں شیطانی وسوسے پیدا ہونے لگ جاتے ہیں۔ نفاق پہلے تھوڑا ہوتا ہے پھر بڑھتا چلا جاتا ہے۔ نفاق رکھنے والوں میں سے بعض واپس آجاتے ہیں اور بعض جہنم میں جا پڑتے ہیں ـــــ اس دُنیا میں بھی اور اُس دنیا میں بھی ـــــ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ اُن کے لئے بھی دُعا کریں ہمارا تو کسی کے ساتھ کوئی غصہ نہیں ہے۔ وہ بھی جب مجھے ملنے آتے ہیں اُن سے اسی طرح مسکرا کر ملتا ہوں جس طرح ایک بہت ایثار کرنے والے، احمدیت کے فدائی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور خدا پر جان دینے والے سے مسکرا کر ملتا ہوں۔ اور اس وقت بھی میں دُعا کر رہا ہوتا ہوں کہ خدا تعالیٰ انہیں عقل اور سمجھ دے تا یہ لوگ صحیح راستے کا علم حاصل کریں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ ان کو اس پر چلنے کی توفیق دے۔

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔ الرجز کے معنی ذنب (گناہ) بھی ہیں اور بُت پرستی بھی۔ گویا فرمایا ہے کہ شرک سے بچو۔ قرآن کریم میں شرک سے بچنے کی بڑی تاکید ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی صفات کا علم حاصل کر لیتا ہے وہ نہ تو مشرک بن سکتا ہے نہ دہریہ ہو سکتا ہے۔

دہریّت کا علاج

۱۹۶۷ء میں مجھے یورپ میں کئی دہریہ ملے۔ میں نے ان کو ہمیشہ یہی کہا کہ وہ فرد ـــــ جو مرد ہو یا عورت، بڑا ہو یا چھوٹا، جس نے اپنی زندگی میں اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا معجزانہ رنگ میں مشاہدہ کیا ہو ـــــ تمہاری ایک ہزار فلسفیانہ دلیلیں بھی اسے خدا سے دُور نہیں لے جا سکتیں۔ وہ کہے گا کہ میری آنکھوں نے اسے دیکھا اور میرے جذبات نے اسے محسوس کیا۔ میرے دل میں اس سے زیادہ سکون پیدا ہوا ہے جتنا ماں کی گود میں میں نے کبھی پیار سے حاصل کیا ہو۔ اس سے زیادہ سرور پیدا ہوا ہے جتنا میں اپنے پیارے بچے کو اٹھا کر حاصل کرتا ہوں۔ ان پیاروں کی نسبت میں نے بہت زیادہ پیار محسوس کیا ہے۔ اور میرے وجود اور میری رُوح نے اسے محسوس

کیا ہے تمہاری دلیلوں کو میں کیا کروں ؟ تو ایسے شخص پر ایک دہریہ کے دلائل کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔

ایک احمدی خاتون کو ۱۹۶۵ء میں ایک رات میں تین دفعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام سے مشرف فرمایا۔ اسے پہلے یہ بتایا گیا کہ پاکستان کی حفاظت کا انتظام ہو گیا ہے۔ ہماری اُس بہن کا ایک بیٹا میجر تھا اور سیالکوٹ کی سرحد پر جنگ میں لڑ رہا تھا۔ اس نے کہا۔ خدایا! تیرا بڑا احسان ہے! لیکن مجھے تو میری ماممتا سونے نہیں دیتی۔ مجھے یہ بھی تو پتہ لگے کہ میرے بیٹے کی حفاظت کا سامان بھی ہوا ہے یا نہیں ؟ پاکستان کی حفاظت کے یہ معنی تو نہیں کہ کسی جان کی قربانی نہیں دینی پڑے گی۔ وہ عورت دُعا کرتی رہی۔ اُسی رات دوسری دفعہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بتایا کہ سیالکوٹ کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے ہم نے فرشتوں کو بھیج دیا ہے۔ اُس نے کہا۔ فرشتے ضرور بھیج دیئے ہوں گے لیکن میرے بیٹے کا تو اب بھی کوئی ذکر نہیں آیا، مجھے تو تسلی نہیں ہوئی۔ چنانچہ وہ دُعا کرتی رہی، تو تیسری دفعہ خدا تعالیٰ نے اُسے بتایا کہ تیرے بیٹے کی حفاظت کا بھی سامان کر دیا گیا ہے۔

میرے نزدیک یہ خدا تعالیٰ کی بڑی شان ہے کہ اُس نے ایک عورت سے ایک رات میں تین دفعہ کلام کیا۔ لیکن اس فضل کے بعد دل میں اس یقین کا پیدا ہونا کہ خبر دینے والا واقعی قادر و توانا ہے اور جو کچھ اُس نے کہا ہے وہ ضرور پُورا ہو گا یہ بھی بہت بڑی چیز ہے۔

اس قسم کی کوئی مثال عیسائی دنیا یا دہریت کی دنیا پیش نہیں کر سکتی۔ دہریت کا علاج ہی یہی ہے۔

مذہب افیون نہیں بیداری کا ذریعہ ہے

دہریے خدا کو نہیں مانتے اور وہ کہتے ہیں کہ خدا پر ایمان افیون کے مترادف ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ خدا کو چھوڑنا بھنگ سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ قرآن کریم نے تو اللہ تعالیٰ کی صفات یہ بیان کی ہیں کہ وہ نہ کبھی سوتا ہے نہ اُسے کبھی اُونگھ آتی ہے۔ اُس کا ماننے والا افیمی کیونکر بن سکتا ہے۔ اس کے لئے مذہب افیون نہیں بن سکتا۔ مذہب تو بیداری کا ذریعہ ہے، مذہب اہلیت کو زیادہ سے زیادہ اُجاگر کرنے کا ذریعہ ہے ــــ ان ذمہ داریوں کو احسن طریق پر نبھانے کا ذریعہ ہے جو خدائے واحد و یگانہ نے پیش کی ہیں ــــ انسان نے انسان پر جو ذمہ داری ڈالی ہے وہ ناقص ہے۔ کمیونزم نے کہہ تو دیا To each according to his needs لیکن Needs کی تعریف نہیں کی۔ یہاں کبھی سر پھر

ہیں جو فیشن کے طور پر اپنے آپکو Leftist
کہتے ہیں۔ مَیں ان کو کہا کرتا ہوں کہ تم بڑے ظالم ہو
اللہ تعالیٰ غریب کو روپیہ دینا چاہتا ہے تم اس کو
اٹھنی دیکر خوش کرنا چاہتے ہو۔ وہ جو باقی اٹھنی اس
کا حق بنتا ہے اُس سے تم اُسے کیسے روک سکتے ہو۔

تو انسان کا دماغ جہاں تک پہنچتا ہے وہ
نصف بھی نہیں اور یہ نصف بھی اُن کے اپنے لئے
ہے۔ کمیونسٹ ممالک میں جو غریب ہیں اُنکے حقوق
نہ سمجھے گئے اور نہ ادا کئے گئے بلکہ اُن کے حقوق
پامال کئے گئے۔

شرک جو خدا سے دُوری کا نام ہے یہ
بہرحال دُور ہو جانا چاہیئے۔ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ
کے مطابق جب انسان بحیثیتِ مجموعی خدا تعالیٰ کی
صفات کو شناخت کرے گا تو وہ شرک نہیں
کرے گا۔ شیطان اگر ایسے مسلمان کا دروازہ
کھٹکھٹائے جس نے خدا تعالیٰ کی صفات اور
قدرتوں کا مشاہدہ کیا ہو اور آکر کہے کہ مَیں تجھے
کروڑ روپیہ دیتا ہوں تو خدا کی ہستی کا انکار
کردے تو وہ کہے گا کہ تُو اپنے خزانے سے مجھے
کروڑ روپیہ دیتا ہے اس ذات کو چھوڑنے کیلئے
جس کے خزانوں کی کوئی انتہا ہی نہیں۔ چلے جاؤ
یہاں سے۔ مجھے سب کچھ وہ دے رہا ہے اور
اسی سے مَیں نے لینا ہے۔

اور شیطان کا دیا ہوا رہتا ہی کہاں ہے؟
بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو شیطان کا ہاتھ
لگ جاتا ہے۔ رشوت، بلیک مارکیٹنگ،
دھوکا دہی، لُوٹ مار یا اپنے رشتہ داروں
کے بعض حقوق چھین کر وہ شیطان کی دولت جمع
کر لیتے ہیں۔ آج تک کس نے اُسے قائم رہتے دیکھا
ہے؟ یہ دولت ختم اور ضائع ہو جاتی ہے۔ اور
اس کے نتیجہ میں جن تکالیف اور عذاب میں اللہ تعالیٰ
ایسے لوگوں کو مبتلا کر دیتا ہے وہ علاوہ ہیں۔

اور جو مال خدا سے ملتا ہے وہ پائیدار
ہوتا ہے بشرطیکہ انسان کا تعلق اپنے رب سے
پائیدار رہے۔ پائیداری اس دنیا کی نہیں ہے
اسی لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
بار بار فرمایا کہ خاتمہ بالخیر کی دُعا کیا
کرو۔

بڑے بڑے بزرگ اس دنیا میں بنے لیکن
بدقسمتی سے شیطان نے اُن کو بہکایا اور جتنے اونچے
وہ گئے تھے اتنے ہی زمین کے اندر دھنس گئے۔ جو
شخص اس شامیانے سے نیچے گر جاتے اسکی شاید
انگلیاں ٹوٹ جائیں یا کسی ہڈی میں بل آجائے۔
لیکن جو شخص ساتویں آسمان سے گرے گا اس کا
تو زمین پر پڑتے ہی قیمہ ہو جائے گا۔ یہی حال
اُن لوگوں کا ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کو شناخت
کرکے اور اس کا پیار حاصل کرکے نیچے گرتے ہیں۔
ایسے لوگ خدا کے غضب کے نیچے آجاتے ہیں۔ کیونکہ
انہوں نے اُس ذات کو شناخت کیا جو مجسّم
حُسن، علم اور نور تھی جس کے سوا اندھیرا ہی اندھیرا

ہے۔ اس کی روشنی میں جا کر انہوں نے پھر اندھیرے
کا انتخاب کر لیا اور نفس موٹا ہو گیا اور اپنے آپ کو
کچھ سمجھنے لگ گئے اور اپنی حیثیت اور اپنا مقام
بھول گئے۔ خدا تعالیٰ سے جو تعلق تھا اور خدا تعالیٰ
کی طرف سے جو ذمہ داریاں تھیں اُن کو بھول گئے۔
تو پھر وہ کس کام کے رہے!!

شرک خدا سے دُوری کا نام ہے

گناہ اسی معنی میں شرک ہے۔ گو بعض دفعہ
ہم کہہ دیتے ہیں کہ درختوں یا بُتوں کی پوجا شرک
ہے۔ یہ بھی شرک ہے۔ لیکن شرک کے اصل معنی
خدا سے دُوری کے ہیں اور اسی کا نام گناہ ہے۔
رجز کے دوسرے معنی الذنب یعنی گناہ کے ہیں۔
دراصل گناہ ہے ہی شرک کا نام اسکے علاوہ کسی
اور چیز کا نام گناہ نہیں حقیقت یہی ہے کہ خدا سے
دُوری گناہ ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کو پہچان کر
اس کے نور کی چھاؤں کے نیچے آجاتا ہے وہ اندھیر
میں کیسے جائے گا اور اس سے گناہ کس طرح سرزد
ہوگا؟ گناہ وہی ہے جو خدا سے دُوری کا باعث
ہے جو تاریکی کا راستہ ہے۔

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ پھر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمایا کہ جس خدا نے تمہیں
اتنا دیا ہے اس کے بدلے میں تمہیں بھی احسان کرنا
پڑے گا۔

میں کہا کرتا ہوں کہ ساری دُنیا کی گالیاں اور
ظلم جو اسّی سال سے ہم پر ہو رہے ہماری مسکراہٹوں
کو بھی نہیں چھین سکے اور نہ ہم سے قوتِ احسان
چھین سکے ہیں۔ ہمارا بڑے سے بڑا دشمن اگر کسی کام
کے لئے ہمارے پاس آتا ہے تو ہم اس کا کام مسکرا کر
کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں خدا نے اتنا دیا ہے کہ اس
کے نتیجہ میں ہمارا یہ احساس ہے کہ ساری دُنیا یعنی عالمین
ہمارے لئے ہی ہیں۔ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ
جس کے متعلق کہا گیا ہے ہم اس کے ماننے والے ہیں۔
اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ عالمین پیدا ہوئے
تھے تو آپ کے ماننے والوں کے لئے بھی پیدا ہوئے۔
تو جب یہ ساری یونیورس (Universe۔ کائنات)
میری اور آپ کی ہے تو جو شخص تھوڑا سا لینے کے لئے
آتا ہے اسکو بھی کچھ دو ـــــ تو فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ
نے تم پر بڑا احسان کیا ہے تمہارے دماغ میں احسان کا
بدلہ لینے کا خیال کبھی نہ پیدا ہو۔ اور تمہیں جو ہدایتیں
دی گئی ہیں اُن کے اوپر سختی سے قائم رہو۔ صبر سے کام لو۔
وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ۔ صبر کے بہت سے
معنی ہیں۔ ایک معنی شجاعت کے ہیں یعنی میدان جنگ
میں قائم رہنا۔ صبر کے ایک یہ بھی معنی ہیں کہ اگر کسی کا
بچہ مر گیا ہے تو نہ رونا۔ یعنی اس بات پر قائم رہنا کہ
زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور اس
کی رضا پر راضی رہنے کے لئے قائم رہنا۔ اسی طرح
انسان کی زندگی میں صبر مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتا
ہے۔ تو فرمایا کہ اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرنے
کے لئے صبر کی راہوں کو اختیار کرو۔ یعنی اگر تم صبر

کی راہوں کو اختیار کروگے تو تم اپنے رب سے زیادہ سے زیادہ خوشنودی اور اس کا پیار حاصل کرتے رہوگے۔

یہ سات صفات مظلومیت سے کامل محسن بننے تک کے راستے کے نشان ہیں حقیقت میں اسلام اُس وقت مظلوم تھا۔ گرمیوں کی تپتی ہوئی ریت پر مسلمانوں کو لٹا کر اُوپر پتھر رکھ دیئے جاتے تھے، کوڑے لگائے جاتے تھے، عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے مارے جاتے تھے اور ان کی لاتیں پکڑ کر گھسیٹتے تھے بلکہ بعض دفعہ چیر دیتے تھے۔

ان حالات میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہیں یہ سات گُر سمجھاتا ہوں ان پر عمل کرو اور جتنی تمہاری طاقت ہے اسکے مطابق تیاری کرو۔

یہ یاد رکھیں ــــ اور احمدی بھی یاد رکھیں ــــ کہ خدا تعالیٰ ــــ مجھے اور آپ کو ــــ یہ نہیں کہتا کہ اسلام کو غالب کرنے کے لئے اپنی طاقت سے زیادہ تیاری کرو۔ (خدا تعالیٰ ــــ مجھے اور آپ کو ــــ یہ بشارت دیتا ہے کہ جتنی تمہاری طاقت ہے اس کے مطابق جب تم تیاری کرلوگے اسلام کو غالب کرنے کے لئے۔ اس طاقت کے علاوہ اس سے زیادہ ہزار، کروڑ، ارب بلکہ کھرب گنا جس قدر طاقت کی ضرورت ہوگی وہ میں تمہیں دوں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظلوم تھے اور محسن کامل بن گئے۔ اس محسنِ کامل کے نقشِ قدم پر چل کر اسلام پہلے زمانہ میں مظلوم سے ظالم نہیں بنا۔ بلکہ مظلوم سے محسنِ کامل بنا۔ اسلام اُس وقت مظلوم تھا جب بلال اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم ــــ جن پر سرداران مکہ اپنے غرور اور تکبر کے نتیجہ میں ظلم کیا کرتے تھے ــــ جس وقت وہ تپتی ہوئی ریت پر لٹائے جاتے اور ان پر پتھر رکھے جاتے تھے اُس وقت اُن میں سے کون اپنے آقاؤں پر احسان کر سکتا تھا؟ کوئی نہیں ــــ پھر خدا تعالیٰ نے اسی بلالؓ پر اتنا فضل کیا اور اتنا احسان کیا کہ وہی بلالؓ جو مظلومیت کی حالت میں تپتی ہوئی ریت کے اُوپر پڑا ہوتا تھا اُسی بلالؓ کے جھنڈے کے نیچے سرداران مکہ اپنی زندگیوں اور اپنی عزتوں کی حفاظت کے لئے جمع ہونے پر مجبور ہوئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ احسان ہے کہ آپ نے دنیا کو یہ سبق دیا کہ بلالؓ جیسا دنیا کا دھتکارا ہوا غلام جب میری صحبت میں رہ کر اور قرآن کریم پر عمل کر کے خدا تعالیٰ کی محبت کو پا لیتا ہے تو اس کی قوتِ احسان اتنی بڑھ جاتی ہے کہ مکہ کے سرداروں کو بھی اس کے جھنڈے تلے پناہ لینی پڑتی ہے۔ یہ دراصل

سبق تھا کہ اگر تم اسلام پر چلو گے تو تم محسنِ کامل بن جاؤ گے، جیسے بلال رضؓ بنا۔ اور اُس زمانہ میں ہزار ولی اُور بنے۔ پھر اس وقت کی ساری معروف دنیا پر یہ احسان وسیع ہوتا گیا۔

اسلام کا روشن مستقبل

اب پھر آسمانوں پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ اسلام از سرِ نَو اسی شان و شوکت اور اسی تر و تازگی کے ساتھ دُنیا میں دیکھا جائے گا۔ اور پہلے زمانہ کی طرح دُنیا پر پھر احسان کرے گا۔ یہ آسمانوں کا فیصلہ ہے زمینی طاقتیں اسے نہیں روک سکتیں۔

لیکن آسمان کا یہ فیصلہ مجھ پر اور آپ پر بہت سارے فرائض بھی عاید کر رہا ہے۔ خدا تعالیٰ نے نشان دے دیئے ہوئے ہیں۔ Arrows لگے ہوئے ہیں کہ یہ راستہ ہے تمہارے محسنِ کامل بننے کا۔

ایک احمدی کے دل میں جب مثلاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ سارا انگلستان احمدی مسلمان ہو جائے تو یہ اس واسطے نہیں ہوتا کہ پھر وہ انگلستان اور افریقہ کے ممالک میں امپریلزم (Imperialism) کے مظالم ڈھائے گا۔ ہمارے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہوتا ہمارے دل میں تو یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ سارے انگریز مسلمان ہو جائیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے لگ جائیں اور حضرت عیسیٰؑ کی الوہیت کے عقیدہ کو ایک غیر معقول بات سمجھتے ہوئے چھوڑ دیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار ہو کر اللہ تعالیٰ کے قدموں میں اپنا سر رکھیں۔ اور جس طرح اب تک وہ ایک ظالم کی حیثیت سے دُنیا پر چھائے تھے وہ محسنِ کامل کی حیثیت سے دُنیا کے سامنے آئیں۔)

محسنِ کامل بننے کے سات اصول

تو یہ سات نشان یا Arrows ہیں۔ جو نشاندہی کر رہے ہیں کہ ان راستوں پر چلو۔ اور یہ صفات اپنے اندر پیدا کرو تو پھر خدا تعالیٰ تمہارے کمزور اور مظلوم ہونے کے باوجود تمہیں ظالم ہونے سے بھی بچائے گا اور محسنِ کامل بھی بنا دے گا۔

تو آج کی نسل پر یعنی خدام الاحمدیہ

اور اطفال الاحمدیہ یعنی جو اس وقت سات سال سے لے کر چالیس سال تک کے ہیں ــــ اس نسل پر بڑی ذمہ داریاں ہیں۔

اس وقت افقِ انسانیت پر غلبۂ اسلام کی شعاعیں تیز نگاہیں رکھنے والوں کو نظر آ رہی ہیں۔ اور جن کی نگاہیں کمزور ہیں وہ آج نہیں تو کل دیکھ لیں گے۔ لیکن ہمارے اوپر جو ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں اُن کے مطابق ہمیں ہر وقت دینی، اخلاقی، ذہنی اور علمی لحاظ سے چوکس رہنا چاہیئے۔

مُدّثِّر کے معنی ہیں وہ گھوڑا جس کی پیٹھ پر آدمی سوار ہو۔ اور وہ بالکل تیار ہو۔ یعنی جس گھوڑے کو آپ نے خوب کھلا پلا کر تیار رکھا ہوا ہے۔ وہ عرب گھوڑے کی طرح نو سَو میل بغیر کھائے پیئے سفر طے کرے۔ وہ گھوڑا علم، اخلاق اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو جذب کرنے والا گھوڑا ہے۔

سو آپ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو لے کر، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو علوم سکھائے گئے تھے ان کو لیکر ــــ آپ کو جو نور دیا گیا تھا اس نور کی جھولیاں بھر کر دُنیا کے پاس جانا ہے۔ اس کام کے لئے آپ کو تیار ہونا چاہیئے۔

دُعا

خدا تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہماری حقیر کوششیں کامیاب ہوں اور یہ نسل خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو ہم سے زیادہ حاصل کرے۔ کم حاصل نہ کرے۔ دُعائیں بہت کریں۔ اللہ تعالیٰ سے نیکی کی توفیق پانا بھی اس کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔ وہی سب کچھ دینے والا ہے۔ اُسی سے سب کچھ مانگیں۔

ہماری ایک ہی دُعا ہے کہ اے خدا! جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں صحابہؓ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل تیری رحمتوں کو پایا۔ تو جب ہمیں تو نے صحابہؓ کا مثیل بنا دیا ہے۔ ہم بھی تیری وہی رحمتیں اور تیرا وہی پیار اور تیرا وہی لطف پائیں اور ہم دُنیا میں اسلام کو اسی طرح پھیلائیں اور غالب کریں جس طرح صحابہ، تابعین اور تبع تابعین نے اپنے حسنِ کامل کے رنگ میں رنگین ہو کر اسلام کو دُنیا میں غالب کیا تھا۔ امین +

حضور کا اختتامی خطاب

حضور نے فرمایا "میں جماعت احمدیہ کو عموماً اور اپنے نوجوانوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ... پاکستان کی حفاظت اور سالمیت کے لئے آپکی طاقتوں کا آخری جزو بھی خرچ ہو جانا چاہ
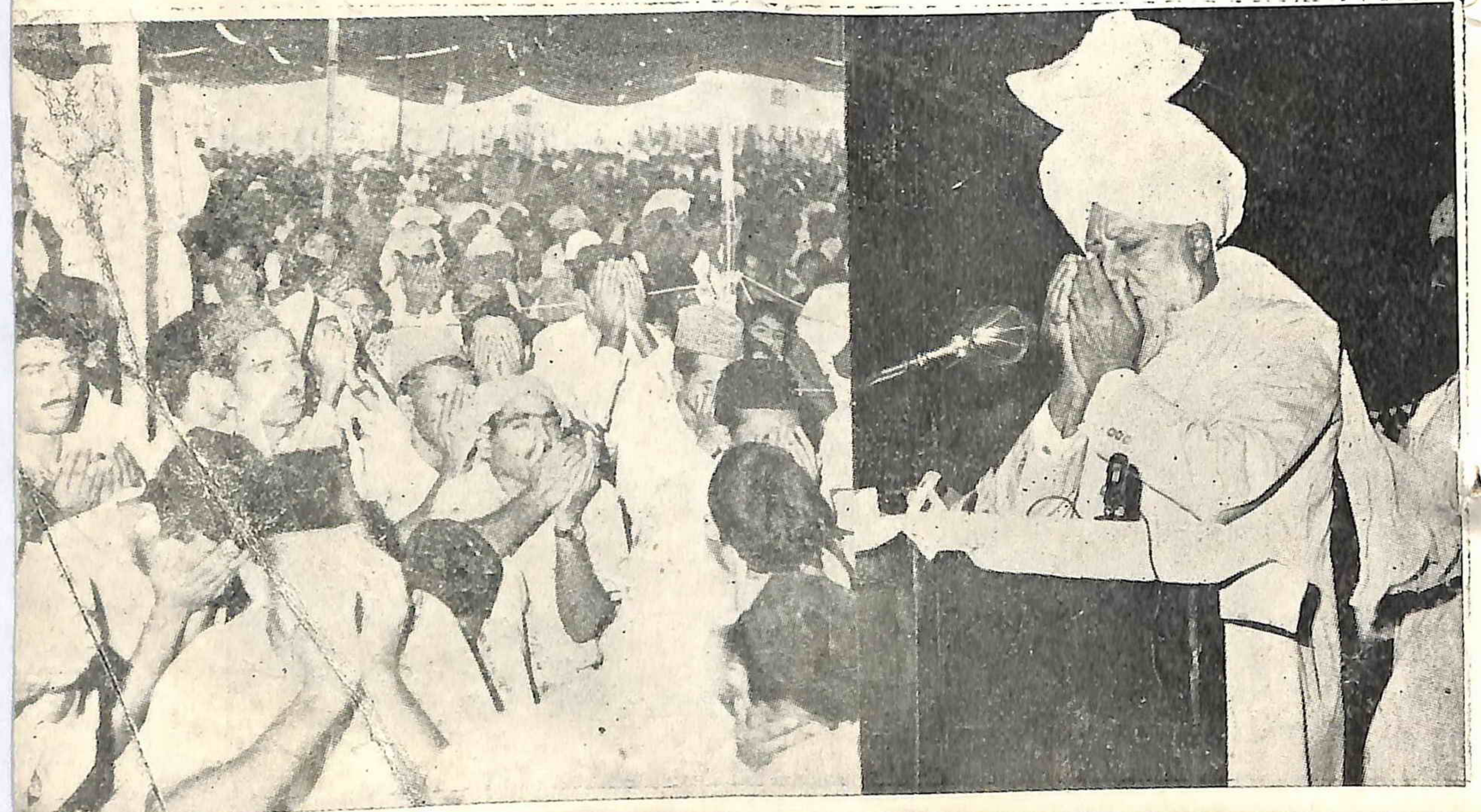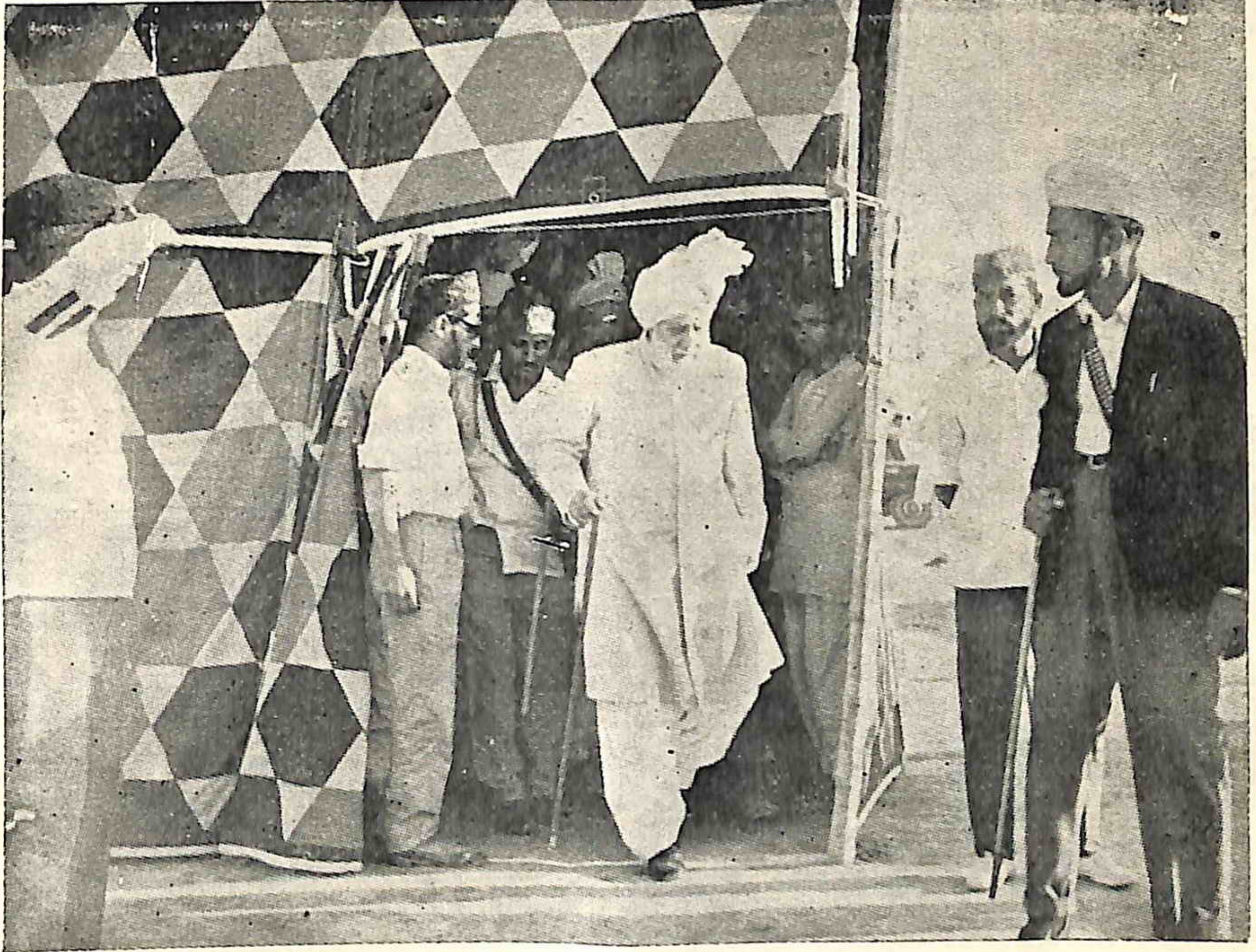
اختتامی خطاب فرمانے کے بعد حضور پنڈال سے باہر تشریف لا رہے ہیں
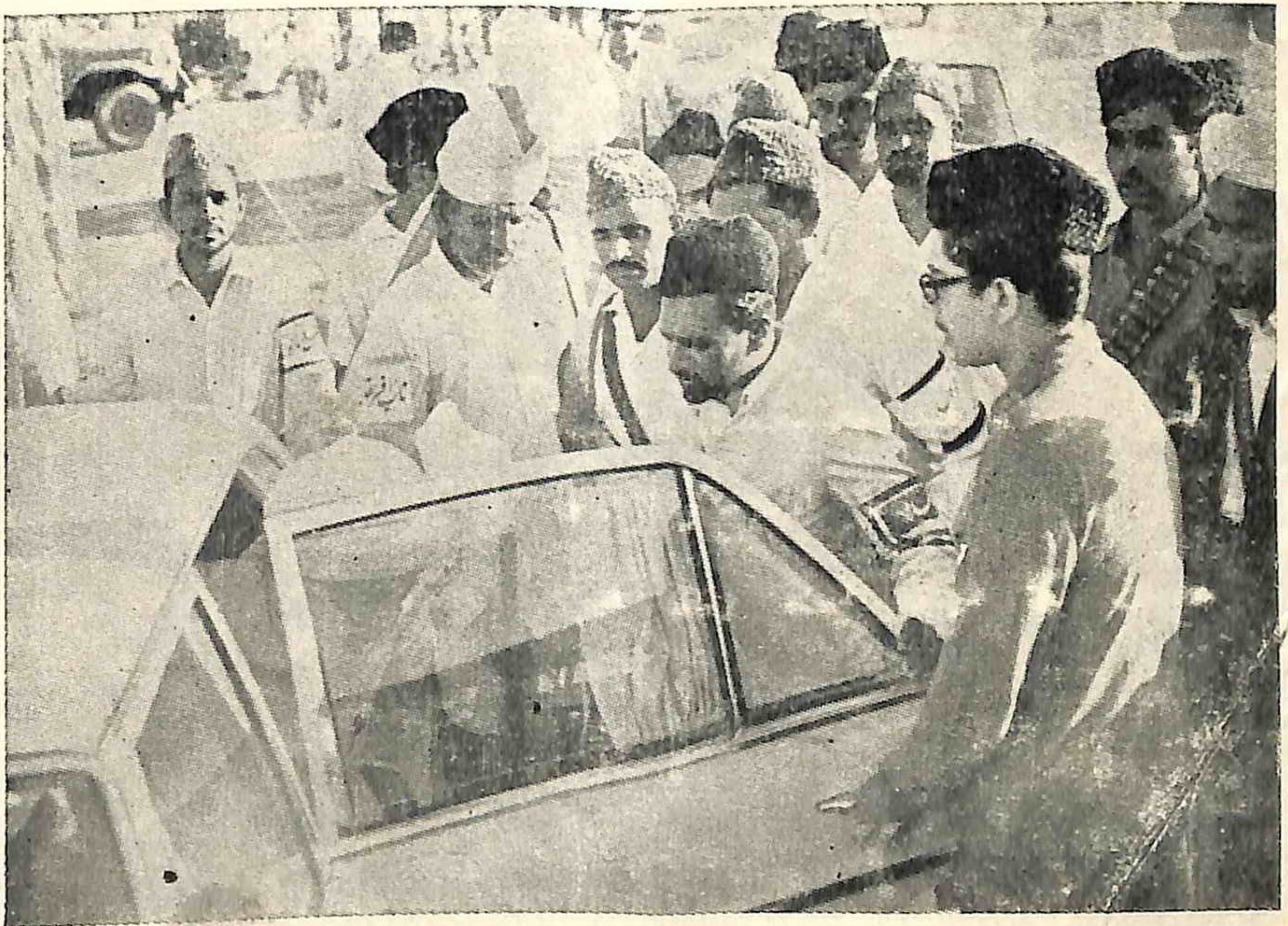
صدر محترم اور دیگر مہتممین کرام حضور کو الوداع کہہ رہے ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتیسویں (۲۹) سالانہ اجتماع سے اختتامی

خطاب

(ادارہ خالد حضور کے اس روح پرور خطاب کی تلخیص اپنے الفاظ میں پیش کر رہا ہے۔ مدیر)

مادرِ وطن کی خاطر قربانی دینے کیلئے تیار ہو جاؤ

حضور نے فرمایا:-

"میں جماعت احمدیہ کو عموماً اور اپنے نوجوانوں اور عزیز بچوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ تمہاری ماں ۔۔ مادرِ وطن ۔۔ آج تمہیں بلا رہی ہے اور تم سے قربانی چاہتی ہے۔ پاکستان کی سالمیت اور اس کی حفاظت کیلئے ہماری طاقتوں کا آخری جزو بھی خرچ ہو جانا چاہیئے۔ ہمارے ذہن ہر قربانی کے لئے تیار رہیں اور ہمارا عمل ہمارے ذہنی فیصلوں کی ہر وقت تائید کرنے والا ہو"۔

حضور نے فرمایا:- اللہ تعالیٰ بڑا فضل کرنے والا ہے۔ پچھلے دنوں ایک احمدی بہن نے (جو غالباً مشرقی پاکستان کی رہنے والی ہیں۔) ایک خواب دیکھی اور مجھے لکھی۔ وہ لکھتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے ہیں اور میں کہتی ہوں کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ ہمارے درمیان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا، جماعت کی دعائیں قبول کیں اور خدا تعالیٰ نے پاکستان کو فتح دی اور ہندوستان اپنے ناپاک منصوبوں میں ناکام ہوا۔ اب پھر جنگ کے آثار ہیں اب کیا ہوگا؟ مطلب یہ تھا کہ آپ تو وفات پا گئے ہیں ۔۔ آپؓ نے بڑے جوش میں آکر فرمایا کہ ہندوستان کی حکومت یا کوئی اور حکومت پاکستان کا ایک چپہ زمین بھی نہیں لے سکتی۔

حضور نے فرمایا کہ یہ تو ایک بشارت ہے،

اور ہر بشارت اپنی اہمیت کے مطابق انسان پر ذمہ داریاں ڈالتی ہے اسلئے میری توجہ اس طرف پھری کہ میں آپ کو کہوں کہ

(اگر مادرِ وطن نے ہم سے قربانی مانگی تو خدا کرے کہ سارے پاکستانی ہی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے ملک کی سالمیت پر قربان ہو جائیں لیکن احمدیوں کو بہر حال کسی سے پیچھے نہیں رہنا چاہیئے۔ صرف یہی نہیں کہ نسبتاً پیچھے نہیں رہنا۔ بلکہ دوسروں کی طرف دیکھے بغیر قربانیوں میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔ انشاء اللہ)"

حضور نے فرمایا:- آپ کے سر خدا تعالےٰ کے حضور اس شکرانہ کے طور پر زیادہ سے زیادہ جُھک جانے چاہئیں۔ اور دُنیا کو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فضل کیا کہ آپ کو خدمت کے مقام پر کھڑا کر دیا۔ یہ اللہ کا بڑا احسان ہے۔

آقا کا مقام خوف کا مقام ہے

جو لوگ آقا کے مقام پر ہوتے ہیں اُن میں سے ایک حصہ تو وہ ہے جو اپنے زورِ بازو سے جنگ کے نتیجہ میں اثر و اقتدار کے لحاظ سے اور دولت کی وجہ سے خود آقا بن جاتے ہیں۔ اور پھر وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ آقا بناتا ہے۔

جنہیں اللہ تعالیٰ آقا بناتا ہے وہ بھی اور جو خود آقا بن جاتے ہیں وہ بھی، بڑے نازک مقام پر ہیں۔ جو خدا کے فضل اور اس کی مدد سے بڑے ہو کر نیچے گر جاتے ہیں اُن کا تو کچھ باقی نہیں رہتا۔ اور جو اس دُنیوی نظام کے تحت بڑے بن جاتے ہیں۔ کیا انگلستان میں اور کیا امریکہ میں۔ ان میں لالچ پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ ناجائز ذرائع سے مال اکٹھا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حقدار کو حق ادا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ انسان کو اپنا بھائی نہیں سمجھتے۔ اور اس طرح بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک خادم اور ایک آقا پر جو ذمہ داریاں ڈالی ہیں اُن کو ادا کریں وہ اپنے نفس کی پرستش میں لگے رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں تو وہ دھتکارے ہی جاتے ہیں۔ انسان کی نگاہ بھی حقیقتاً انہیں عزت سے نہیں دیکھتی۔

مَیں نے پہلے کہا ہے کہ امریکہ میں بھی یہی ہوتا ہے۔ ایک بڑا امیر امریکن ایک ریاست میں بڑا مقبول تھا کیونکہ وہ غریبوں کی مدد کرتا تھا۔ عوام سے پیار کرتا تھا۔ سب کو گلے لگاتا تھا لیکن وہ سیاست میں حصہ نہیں لیتا تھا۔ اس کے دوست ہر انتخاب کے وقت اُسے کہتے تھے کہ تم گورنرشپ کیلئے کھڑے ہو جاؤ۔ اول تو تمہارے مقابلے میں کوئی کھڑا ہی نہیں ہو گا۔ اگر کھڑا ہوا بھی تو اس کے جیتنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن وہ ہمیشہ انکار کرتا تھا۔ اُس نے کہا کہ میں عہدہ کے لئے کھڑا نہیں ہونا چاہتا۔ اسلئے کہ جب بھی کسی کو اقتدار ملتا ہے تو یہ اقتدار اس کے ذہن اور اس کی رُوح کو بددیانت بنا دیتا ہے۔ پھر تم

اسے اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہو بلکہ اس کا غلط استعمال (ABUSE) کرتے ہو۔ اور جب تم قیادت کا غلط استعمال کرتے ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمہارے ہاتھ سے قیادت چھین لی جاتی ہے۔

سو امریکہ کا بھی یہی حال ہے۔ کبھی کسی حصے میں ظلم ہو رہا ہوتا ہے کبھی کسی حصے میں سینکڑوں سال انہوں نے انسانوں کے ایک طبقے پر ظلم کیا محض اسلئے کہ وہ رنگ دار تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ ہم چونکہ بے رنگ ہیں اسلئے ہمارا مقام اونچا ہے۔ امریکہ میں طویل عرصہ تک یہ ہنگامہ جاری رہا اور بڑی لڑائیاں ہوئیں۔ اب تک یہ ہنگامے جاری ہیں۔ گو ان کی شدت اور شکل میں فرق آگیا ہے۔ لیکن جنگ ابھی تک جاری ہے ـــ سفید فام اقوام نے ـــ جن کو میں بے رنگ کہا کرتا ہوں ـــ یہ سمجھا کہ ہمارا یہ حق ہے کہ ہم دوسرے انسانوں پر ظلم ڈھائیں، ان سے پیار نہ کریں۔ انکو نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھیں۔

یہ تو دنیاداروں کا حال ہے۔ اور جو دیندار ہیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت ـ تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اُس نے انہیں طاقت بھی دی، اُن میں بادشاہت بھی جاری فرمائی اور پھر موسیٰ علیہ السلام کی اتباع کا سلسلہ بھی جاری ہوا۔

لیکن موسیٰ علیہ السلام کی اُمت ـــ بنی اسرائیل ـــ بڑی تربیت کی محتاج تھی۔ وہ کچھ عرصہ تک تو ٹھیک رہے لیکن پھر ایک وقت ایسا آیا جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر لیا ـــ پھر انکو سنبھالنے والے باقی نہ رہے اور نہ پیدا کئے گئے۔ اتنی بڑی مغضوب قوم دنیا میں اور کوئی نہیں۔

یہ قوم آسمان تک جا کر نیچے گری ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان پر زمین اور آسمان کی لعنت ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اس دنیا میں ان کو کوئی بھی پیار سے نہیں دیکھتا۔ اس بات کا میں ذاتی گواہ ہوں۔ میں جب آکسفورڈ میں پڑھا کرتا تھا اُس وقت یہودی جرمنوں پر ظلم کر رہے تھے اور جرمن یہودیوں پر۔ نہ جرمنوں کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے یہودیوں پر ظلم میں ہاتھ نہیں رنگے اور نہ بنی اسرائیل یعنی یہودیوں کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے ظلم نہیں کئے ـــ اُس وقت انگریزوں کی حکومت یہودیوں کی پوری حمایت کر رہی تھی لیکن آکسفورڈ جیسی جگہ جہاں طالب علم انتہائی سادگی سے رہتے ہیں (انگریزوں میں یہ خوبی ہے کہ اپنی طالبعلمی کے زمانہ میں سادہ رہتے ہیں۔ یعنی ایک کروڑپتی کا بیٹا بھی آکسفورڈ میں آکر بغیر کریز کے پتلون اور موٹی سی ٹائی پہنے ہوتا ہے۔ اور یہ پتہ ہی نہیں لگ سکتا کہ یہ کروڑوں پاؤنڈ کے مالک خاندان کا فرزند ہے) اس سادگی کے باوجود جب یہ یہودیوں کے پاس سے گزرتے تھے تو اُن سے کسی قسم کی بات نہیں کرتے تھے۔ ان کو یہودیوں سے نفرت تھی حالانکہ ان کا ملک اور ان کی حکومت ان کی خاطر لڑنے مرنے کے لئے تیار ہو گئی تھی۔ دنیا میں اُن کی کوئی عزت نہ تھی اسلئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی

نگاہ سے گر گئے تھے۔

خدا تعالیٰ نے اُن کو جب بھی کسی شکل میں اقتدار دیا تو انہوں نے اسے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کی بجائے اُن کے نقصان کے لئے استعمال کیا انہوں نے اپنے اثر و رسوخ اور اپنے اموال کا غلط استعمال کیا۔ اب بھی وہ ہمارے عرب ممالک کو تنگ کر رہے ہیں اور وہ بغیر کسی حق کے محض دولت کے بل پر ظلم کر رہے ہیں۔ اور بڑی بڑی حکومتیں فضول خرچی سے کام لیکر ان کا آلۂ کار بن رہی ہیں۔

فضول خرچی صرف یہی نہیں ہوتی کہ آدمی عیش کرے۔ یہ بھی فضول خرچی ہے کہ انسان سمجھے کہ میں نے دنیا پر قبضہ کرنا ہے اسلئے میرے پاس اتنے ہوائی جہاز ہونے چاہئیں، اتنا بڑا بحری بیڑا ہونا چاہئیے۔ اتنی فوج، ٹینک، توپیں، ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم ہونے چاہئیں۔ ان حکومتوں کے پاس اتنا اسلحہ خریدنے یا تیار کرنے کے لئے اتنے پیسے نہیں ہوتے۔ ادھر ان کے دماغ میں یہ چیز سما جاتی ہے کہ طاقت کے لحاظ سے ہمیں اتنا بڑا ہونا چاہئیے۔ پھر وہ انہی یہودیوں سے پیسے اُدھار لیتے ہیں اور فساد کی راہیں نکالتے ہیں۔

بعض انگریزوں نے لکھا ہے کہ دُنیا میں جہاں بھی فساد ہوا ہے اس کے پیچھے یہی اسباب تھے۔ اس وقت دُنیا انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حکومتیں ان سے پیسے لے کر ان کا کام کر دیتی ہیں جس طرح مزدور مزدوری لے کر کام کر دیتا ہے لیکن جس طرح مزدور کام کرتے ہوئے اپنے آقا سے پیار نہیں کر رہا ہوتا اسی طرح دوسری حکومتیں جب ان کے کام کرتی ہیں تو وہ ان سے پیار نہیں کر رہی ہوتیں۔

اللہ تعالیٰ جو مالک ہے جب اقتدار دیتا ہے اور مُلک دیتا ہے اور صاحب اثر و رسوخ بناتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ دولت دیتا ہے اور آقا بنا دیتا ہے اُس وقت بھی خطرہ لگا رہتا ہے۔ اسی لئے مسلمانوں نے اپنی مظلومیت کے زمانے میں اور جس زمانے میں وہ دھتکارے گئے۔ جس قدر استغفار کیا، اس سے زیادہ اُس وقت کیا جب قیصر و کسریٰ کے تاج اُن کے قدموں میں ڈالے گئے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے دل میں یہ بات ڈالی تھی کہ دیکھنا دنیا تمہیں اپنی طرف نہ کھینچ لے۔ قرآن کریم نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے۔

سو آقا کا مقام خوف کا مقام ہے ڈرتے رہنے کا مقام ہے خشوع اور خضوع کا مقام ہے۔ بڑے بڑے اونچے جانے والے سر کے بل گرے اور ان کے پرخچے اُڑ گئے — لیکن وہ خادم جس کا سر اپنے رب کے حضور سجدے میں زمین پر ہی رہتا ہے وہ کہاں گرے گا۔ وہ تو بلند ہی نہیں ہوا۔ وہ جب بلند ہوتا ہے تو اُس وقت بلند ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ (تمثیلی زبان میں) اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اُس وقت اُسے کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔

خادم کا مقام

(خادم کا مقام یہ ہے کہ سر ہر وقت زمین پر سجدہ ریز رہے۔ اس واسطے اس قوم اور اس نسل پر خدا تعالیٰ کا بڑا احسان ہے جسے خدا تعالیٰ نے خادم کا مقام دیا اور خادم کا احساس دیا اور خدمت کا جذبہ عطا کیا۔ یہ مقام آج اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو دیا ہے اور یہ مقام حضرت مسیح موعودؑ کے خلیفہ وقت نے نوجوانانِ احمدیت کو دیا ہے۔ یہ اللہ کا بڑا احسان ہے۔ حمد کے ترانے گاؤ۔ سروں کو اونچا نہ کرو اور خدمت کا جو مقام ہے اسے نہ بھولنا۔ آپ خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے کہا تھا کہ تمہیں میں نے (لِلنَّاس) انسانوں کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے) اگر آپ اپنے اس مقام کو نہ بھولیں تو آپ خیر اُمت ہوں گے۔ دنیا میں ایسی کوئی اُمت پیدا نہ ہوئی ہوگی اور نہ پیدا ہوگی کیونکہ اسلام کی تعلیم، خدمت، پیار اور اخوت کی تعلیم ہے۔ یہ تعلیم ہمہ گیر اور عالمگیر ہے۔ اسلام نے کسی قوم اور کسی زمانے تک اپنی تعلیم کو محدود نہیں کیا۔ اسلام نے یہ نہیں کہا کہ پہلی صدی میں انسان سے پیار کرنا ہے چودھویں صدی میں نہیں کرنا۔ اسلام نے یہ کہا کہ پہلی صدی میں بھی پیار کرنا ہے اور چودھویں صدی میں بھی کرنا ہے اور آخری صدی میں بھی کرنا ہے۔ اسلام نے یہ نہیں کہا کہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی میں نے ہر انسان کو تمہارا بھائی بنایا ہے حضورؐ کی زندگی کے بعد اگر تم نے اس اخوت کو چھوڑ دیا تو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ اسلام نے یہ کہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں ساری بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے اخوت کے مقام پر کھڑا کیا ہے (خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ کہا کہ میں نے انسانوں کو بھائی بھائی بنا کر مساوات کے مقام پر کھڑا کر دیا ہے۔ بحیثیت بشر نہ کوئی کسی سے اونچا ہے نہ کوئی کسی سے نیچا۔ گو ایک دوسرے سے اونچے بھی ہیں لیکن وہی جن کا سر سجدہ ریز ہے ان میں سے بعض ساتویں آسمان پر بھی ہیں)

اسلام نے ہمیں مکمل حسین بلکہ احسن مساوات دی ہے۔ اسلام نے جب یہ کہا کہ تمام انسان بشر کی حیثیت سے مساوی اور برابر ہیں تو یہ نہیں کہا کہ ملک ملک میں فرق کیا جائے گا یا نسل نسل میں فرق کیا جائیگا یا قبیلے قبیلے میں فرق کیا جائے گا یا زمانے زمانے میں فرق کیا جائے گا۔

جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو مخاطب کر کے یہ خدائی حکم سنایا۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔ اُس وقت سے لیکر اُس وقت تک جب آخری انسان اس کرۂ ارض پر آخری سانس لے گا۔ یہ مساوات قائم رہے گی۔

پس خدمت کا مقام جس کے لئے مساوات، خدمت اور حقوق کی ادائیگی کی ضرورت ہے۔ یہ بڑا ہی عجیب مقام ہے۔

جب میں سوچتا ہوں تو میرا دل خدا کی حمد سے بھر

جاتا ہے اُس نے ہمیں تمام آلائشوں سے نکال کر ایک حسین مقام پر لا کر کھڑا کر دیا۔ اور کہا کہ میں نے تمہیں جو حکم دیا کہ اپنی تمہیں زمین سے بلند نہ کرنا تو میں نے تم پر ظلم نہیں کیا تم پر احسان کیا ہے۔ جتنا تم اپنے زور سے بلند اور دارفع ہو سکتے تھے اس سے بے شمار گنا زیادہ میں تمہیں اُٹھا کر اپنے قریب لے آؤں گا۔

یہ جو تمثیلی زبان میں کہا گیا ہے کہ کوئی پہلے آسمان پر پہنچے گا کوئی دوسرے پر کوئی تیسرے پر کوئی چوتھے پر یا اسی طرح کوئی ساتویں آسمان سے بھی گزر کر عرش پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ بیٹھ جائے گا۔ عقلاً اور شرعاً جس اُمت کا نبی متبوع جس آسمان تک پہنچا ہے اس کی اُمت اس آسمان سے آگے نہیں جا سکتی۔ جو موسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے ہیں وہ اس آسمان تک نہیں جا سکتے جس تک خود موسیٰؑ نہیں پہنچے۔ اور جو عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے ہیں وہ اس آسمان تک نہیں جا سکتے جس تک عیسیٰ علیہ السلام نہیں گئے۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم رفعتوں کے اُس مقام تک پہنچے جہاں پہلے کوئی نہیں پہنچا تھا۔ وہ عرش تک پہنچے جہاں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے نظارے ظاہر ہوتے ہیں اور جس جگہ خدا تعالیٰ کی صفات کے جلووں کے لئے اس مادی دُنیا کے وسائل کی ضرورت نہیں پڑتی۔ خدا کرے کہ اس کی حسین جھلک مرنے کے بعد ہم بھی دیکھ سکیں۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس مقام تک پہنچے وہ انتہائی نقطہ عروج ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں سر رکھا اس کا مقام بھی انتہائی نقطۂ عروج پر ہے لیکن اس کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں سر رکھنا ضروری ہے، اس کے بغیر نہیں۔

پس ہمارے رب نے ہمیں خدمت کے مقام پر کھڑا کر دیا تو اس نے ہم پر بڑا ہی احسان کیا۔ آپ اس مقام کو کبھی نہ بھولیں۔

پس تم خدمت کیلئے تیار ہو جاؤ۔ ہر انسان جس حیثیت میں بھی ہے اسکی آپ نے خدمت کرنی ہے۔ ان کی بھی خدمت کرنی ہے جو بھائی ہونے کی حیثیت سے آپ پر اپنی جانیں نثار کرنے والے ہیں ــــ اور ان کی بھی خدمت کرنی ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی ساری عمریں آپ کی دشمنی میں ضائع کر دیں۔ کوئی شخص ہماری خدمت، پیار اور مساوات سے محروم نہیں رہے گا۔ نہ کسی کے حقوق ہمارے ہاتھ سے مارے جائیں گے۔ ہم کچھ بھی نہیں، لاشئی محض ہیں البتہ یہ بات ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام عرش رب العالمین پر ہے اور ہمارا سر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر ہے اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان کیا جو ہمیں آقا ہونے سے بچا لیا اور وہ بزرگی، تزکیہ، طہارت اور وہ بلندی اور وہ رفعت دی کہ جو صرف اُسوقت ملتی ہے جب انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سہارا دیا ہو۔ حَسْبِیَ اللّٰهُ نِعْمَ الْوَکِیْل۔ پھر اس سہارے کے بعد کسی اور سہارے کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے؟

اب آپ یہاں سے جائیں گے۔ خدا تعالیٰ جو

نئی خدمتیں آپ سے لینا چاہتا ہے اُن کو وہی
جانتا ہے ان کے لئے آپ کو تیار رہنا چاہیئے۔
آپ نے ہر انسان کی، ہر جاندار کی بلکہ ہر بے جان
کی خدمت کرنی ہے۔ قرآن کریم میں ایک جنگ
کا ذکر ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی اجازت سے نو۹
درخت کاٹے گئے تھے۔ کوئی جنگل نہیں کاٹا گیا تھا
صرف نو درخت کاٹے گئے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ انسان کے لئے مفید چیزوں کی خواہ وہ بے جان
ہوں اسلام نے کتنی حرمت قائم کی ہے۔

حمد کا مفہوم

حمد کا مفہوم یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو ہمارے
محبوب و مطلوب ہمارے رب کے ہاتھوں سے
خلق ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ہمارا تعلق خدمت
کا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ وہ ہمارے لئے مسخر ہے لیکن
یہ بھی صحیح ہے کہ ہمیں کسی جاندار پر اپنے طور پر چھری
رکھنے کی اجازت نہیں ہے جب تک اس کا خالق اور
ہمارا مالک نہ کہے۔ اسی لئے حکم ہے کہ بسم اللہ
پڑھو ورنہ تمہارے ایمان کمزور ہو جائیں گے۔
بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرنے میں جانور کے گوشت
میں کوئی لذت نہیں پیدا ہوتی لیکن اس سے آپ
کے ذہن اور آپ کی رُوح میں ایک سرور پیدا
ہوگا۔ اس سے آپ کو خدمت والے مقام کی
یاد دہانی کرائی گئی ہے کہ ایک مرغی یا بطخ اگرچہ
ایک حقیر جانور ہے لیکن تم نے اس کی حرمت کا
خیال رکھنا ہے اور اس کی خدمت کرنی ہے۔
اور حکم ہے کہ جانور کو بھوکے یا پیاسے نہیں رکھنا
ورنہ خدا تعالیٰ ناراض ہو جائے گا لیکن جب اللہ
کہے کہ میں نے تمہارے لئے اسے مسخر کیا ہے تم اپنی
صحت کے قائم رکھنے کے لئے جس قدر گوشت کی
ضرورت رکھتے ہو میرا نام لیکر اس جانور کو ذبح کر سکتے
ہو۔ تا تمہیں یہ ذہن نشین رہے کہ میرے نام سے ہی
تمہیں یہ اختیار ملتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ اتنے جانور نہ شکار کرو جو تمہیں ضائع
کرنے پڑیں اور اُن کا گوشت انسان کے استعمال
میں نہ آئے۔

خیر اُمّت کا مقام اور فرائض

اللہ تعالیٰ نے خدمت کا مقام دیکر مجھ پر بھی
اور آپ پر بھی احسانِ عظیم کیا اور ارفع مقام کی
بشارت دی اور خیر اُمّت کہا۔ یہ نہیں کہا کہ جتنا میں
نے موسیٰ (علیہ السلام) کو دیا تم کو اس سے بھی زیادہ
دوں گا۔ نہ ہی یہ فرمایا کہ میں تمہیں اس سے زیادہ دونگا
جتنا کسی انسانی دماغ میں نیکی، بھلائی اور زندگی کا
تصور آسکتا ہے بلکہ فرمایا کہ تم خیر اُمّت ہو گے اور
میں تمہیں اپنے معیار کے مطابق دوں گا۔ اس خیر کا معیار
مقرر کرنا خدا تعالیٰ نے انسان کے سپرد نہیں کیا۔
قرآن کریم میں کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ جو آیا ہے اس
کا مطلب یہ ہے کہ خیر کا معیار تم نے نہیں مقرر کرنا
بلکہ جس چیز کو میں خیر سمجھتا ہوں وہ تمہیں عطا کروں گا۔

اور یہ خیر اُمت وہی ہو سکتی ہے جو اُس پاک اور بزرگ ہستی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں پڑی ہوئی ہو۔ جن کا مقام اس قدر بلند ہے کہ کوئی انسان اس کا صحیح تصور نہیں کر سکتا کیونکہ انسانی عقل وہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔ البتہ اتنا ہماری عقل میں آتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہم سے جو خیر اُمت ہونے کا وعدہ فرمایا ہے وہ بڑا عظیم ہے اور یہ بھی ہماری سمجھ میں آتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں جو ذمہ داری ہم پر عائد ہو گئی ہے وہ بھی عظیم ہے اور اس سے پہلے کسی اُمت پر اتنی عظیم ذمہ داری عائد نہیں کی گئی۔

موسیٰ علیہ السلام کی اُمت کو یہ حکم نہیں دیا گیا تھا کہ غیر یہودیوں سے بھی پیار کرو۔ بائیبل ایسی آیات سے بھری پڑی ہے جن میں یہ کہا گیا ہے کہ مثلاً اپنے بھائی یعنی یہود سے سُود نہ لے لیکن جو یہودی نہیں ہے اس سے سُود لے۔ اور جو ذمہ داری موسیٰؑ اور نوحؑ اور آدم کی قوموں پر ڈالی گئی اس سے کہیں زیادہ ذمہ داریاں ہم پر ڈالی گئی ہیں مگر ہمیں کہا کہ گھبراؤ نہیں بلکہ فرمایا کہ ان ذمہ داریوں میں سے تم اپنی طاقت کے مطابق ادا کرو۔ اور فرمایا کہ ضرورت کے لئے زیادہ سے زیادہ جو کچھ چاہیئے وہ میں تمہیں دوں گا۔ گویا خود ہی سب کچھ دیا اور خود ہی ہمارے خیر اُمت ہونے کا اعلان کر دیا۔ جس مقام تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پہنچی اور پہنچ سکتی ہے موسیٰ علیہ السلام کی اُمت اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔

یہ ایک عظیم بشارت ہے جو ہمیں دی گئی۔ اور بڑی عظیم ذمہ داریاں ہیں جو ہم پر ڈالی گئیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا
ہوں کہ خدمت کے نقطۂ نگاہ
سے جو عظیم ذمہ داریاں ہم پر
ڈالی گئی ہیں انہیں پُورا کرنے
کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی
ہمیں توفیق ملے۔ اور پھر اس کے
بعد محض اپنے فضل سے ——
نہ ہماری کسی خوبی کی وجہ سے ——
ہمیں جو بشارتیں اس نے دی
ہیں اس کے مطابق ہمیں انعامات
سے نوازے۔

کتنے سرور کی بات ہے کہ ہم یہاں بھی اور آخرت میں بھی یہ محسوس کریں کہ ہمارا سر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں پڑا ہُوا ہے۔

خدا کرے کہ مجھے بھی اور آپ کو بھی وہ خوشی، وہ سرور اور وہ لذت حاصل ہو۔ (اس کے بعد حضور نے عہد دہروایا اور دُعا فرمائی) +

صدر محترم کا خطاب

محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ خطاب فرما رہے ہیں

(آپ کو حضور نے آئندہ دو سال کے لئے بھی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
کا صدر مقرر فرمایا ہے)

تقسیم انعامات
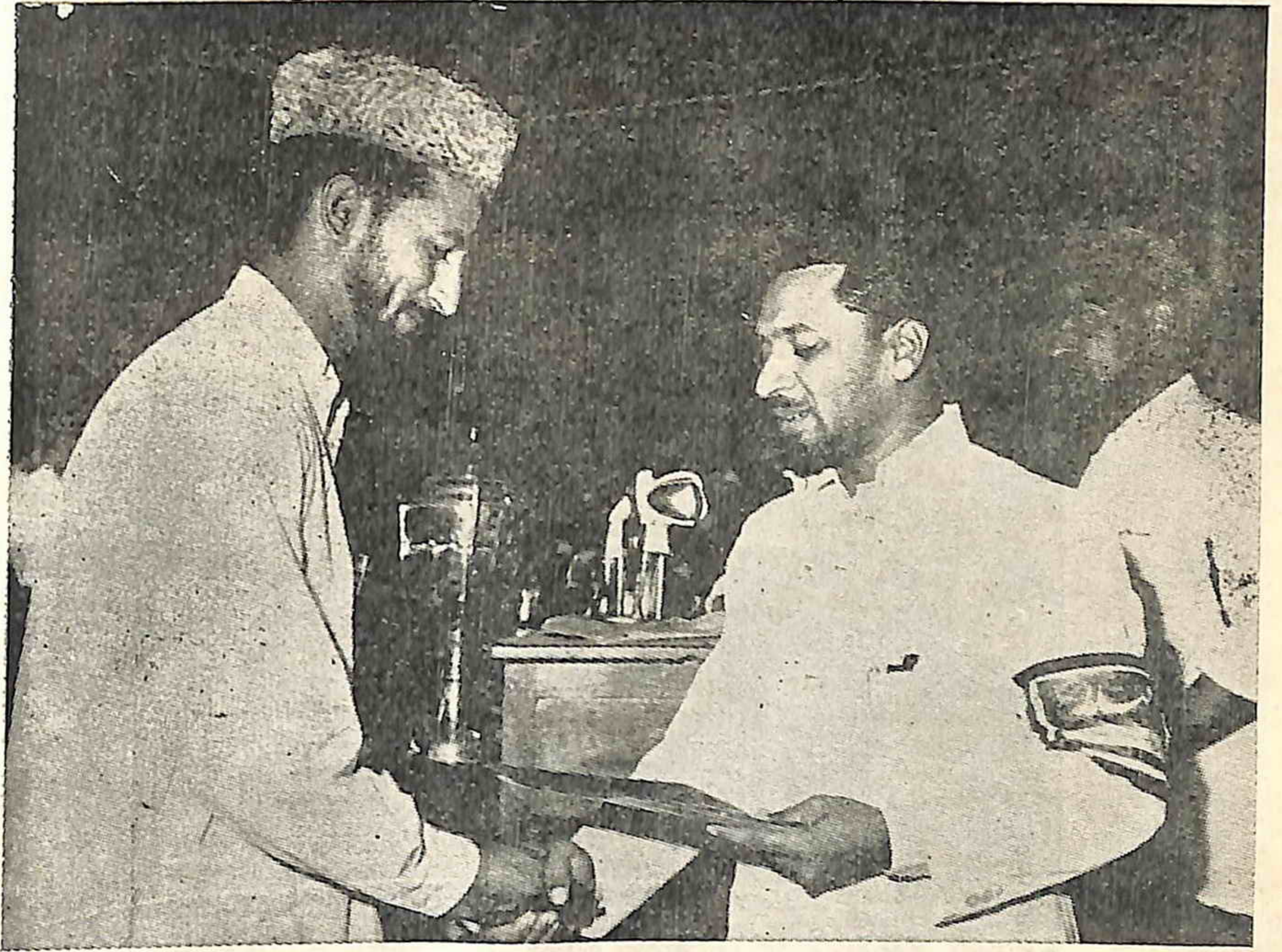
محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
منور احمد خالد صاحب قائد ضلع تھرپارکر کو سند عطا فرما رہے ہیں

ر محترم خواجہ ظفر احمد صاحب قائد ضلع سیالکوٹ کو سند خوشنودی عطا فرمارہے ہیں

خطاب

محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

برموقعہ

سالانہ اجتماع ۱۹۷۱ء

مَیں اِس وقت کچھ متفرق امور بیان کروں گا مجالس کے دَورہ اور اُن کی رپورٹیں دیکھنے کے بعد مَیں اِس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہمارے قائدین کا ایک بڑا حصّہ مقررہ قواعد و ضوابط کے بعض ضروری حصّوں پر عمل نہیں کر رہا۔ ممکن ہے بعض کا اس کا علم نہ ہو اور ممکن ہے بعض کو علم تو ہو لیکن وہ اس کی اہمیت کو محسوس نہ کرتے ہوں۔ میرے جائزہ کے مطابق قائدین نے مجلس عاملہ کے تقرر اور مجلس عاملہ کے اجلاسات کی طرف پوری توجہ نہیں دی۔ عاملہ کے ممبر اس غرض سے رکھے گئے ہیں کہ وہ قائد کا بوجھ بٹائیں اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ جن امور میں مشورہ کی ضرورت ہے اُن کے بارے میں مل کر مشورہ کر لیا کریں۔ عملاً اکثر جگہوں پر یہ شکل بن جاتی ہے کہ قائد خود ہی سارے کام کر رہا ہوتا ہے، اپنے ساتھیوں سے مشورہ بھی نہیں کرتا اور جو کام اُس سے ہو گیا وہ اُس نے کر لیا۔ جو نہ ہوا وہ نہ کیا۔ اگر خلیفۂ وقت کی طرف سے منظور کردہ دستور پر عمل کیا جائے۔ مقامی، ضلعی اور علاقائی ہر لیول پر عہدیداران مقرر کر کے مرکز سے ان کی منظوری حاصل کی جائے اور اُن کے اجلاسات مہینے میں ایک دفعہ یا دو دفعہ یا ضرورت ہو تو زیادہ دفعہ بلائے جائیں تو اس سے مجلس کا کام کئی گُنا زیادہ ترقی کر سکتا ہے۔ مجلس عاملہ کو آپ اُسی طرح سمجھ لیں جیسے ہماری مجلس شوریٰ ہے۔ وہ مقامی شوریٰ کا رنگ رکھتی ہے یہ عالمگیر مجلس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی کرتی ہے۔ وقتاً فوقتاً مل کر بیٹھنا چاہیئے مشورہ کرنا چاہیئے، پروگرام بنانے چاہئیں اور پھر اُن پر عمل کرنا چاہیئے۔

مجالس عاملہ کے اجلاسات یا تو بالکل نہیں ہوتے یا بہت کم ہوتے ہیں۔ اِن اجلاسات کو باقاعدگی سے منعقد کرنے کا اور سب شامل ہونے والوں سے مشورہ لینے کا رواج جو ہے وہ جاری کیا جائے۔ ایک تو عاملہ کے اجلاس منعقد کرنے سے جو مقامی عہدیداران ہیں اُن میں اپنے آپ پر

اعتماد پیدا ہوگا۔ دوسرے مل کر بیٹھنے سے جو لائحۂ عمل ہے اُس کے بہت سے پہلو جو ایک آدمی سے چھپے رہتے ہیں اگر سامنے رکھ کر غور کریں گے تو وہ سامنے آجائیں گے۔ تیسرے اکیلے قائد کی بجائے عاملہ کے کئی ممبر جو ہیں وہ ایک پروگرام یا بعض پروگراموں کے چلانے پر متفق ہو جائیں گے اپنے مشورہ کے بعد۔ اور اُس صورت میں اپنے آپ کو زیادہ پابند سمجھیں گے اور زیادہ دلچسپی لیں گے۔ اور وہ سمجھیں گے کہ انہوں نے مشورہ دیا ہے اور اُن کے مشورے کے بعد پروگرام طے ہوا ہے اور اُسے کامیاب کرنا اُن کی ذمہ داری ہے۔

تو جتنے بھی یہاں مجالس کے نمائندگان ہیں، قائدین ہیں یا نئے قائدین مقرر ہوں گے اُن کو چاہیئے کہ عہدیداران کے اجلاس کو اپنے پروگرام کا مستقل حصہ بنائیں۔ عاملہ کے اجلاس میں دو حصے ہونے چاہیئیں۔ ایک حصہ میں اس بات پر غور ہو کہ مجلس جو کام کر رہی ہے وہ کیسا ہے۔ تسلی بخش ہے یا نہیں۔ اور دوسرا حصہ یہ ہونا چاہیئے کہ آئندہ کیا کام کرنا ہے۔ اگر یہ دونوں حصے عاملہ میں ساتھ ساتھ چلتے رہیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ مجلس کا کام ترقی نہ کرے۔

دوسری بات جو میں اس وقت آپ بھائیوں کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر ہم اپنے خدام الاحمدیہ کے سارے نظام پر غور کریں تو ایک رنگ میں اس کا خلاصہ کچھ اس طرح نکل آتا ہے کہ ہمارے کاموں کا ایک حصہ تعلق رکھتا ہے وعظ و نصیحت سے، اور یہ وعظ و نصیحت ہے جو ہم اپنے اجلاسات عام کے دَوران کرتے ہیں۔ دوسرا حصہ ہمارے کام کا یہ ہے کہ جو وعظ نصیحت کی جاتی ہے اس کو عملی طور پر نافذ کرنے کی کوشش کی جائے۔ اگر وعظ و نصیحت کا سلسلہ جاری ہو تو وعظ و نصیحت سے کچھ لوگ خود بخود فائدہ اُٹھا لیتے ہیں اور ایک طبقہ ایسا ہوتا ہے جو خود بخود فائدہ نہیں اُٹھاتا۔ اس کو پھر وعظ و نصیحت کے بعد بھی تحریک کرنی پڑتی ہے یا انگلی پکڑ کر چلانا پڑتا ہے۔ اسلئے محض وعظ و نصیحت یا محض جلسہ عام یا محض کسی بزرگ کو بُلانا کافی نہیں۔ اس کے مقابل میں تنظیم کا حرکت میں آنا ضروری ہے۔ ہماری جماعت کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ ہمارے ہاں صرف وعظ و نصیحت کا نظام ہی موجود نہیں بلکہ وعظ و نصیحت میں جو باتیں بیان کی جاتی ہیں اُن کو نافذ کرنے کے لئے تنظیم بھی موجود ہے۔ اگر تنظیم نہ ہو تو اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ وعظ و نصیحت کے دَوران جو باتیں کہی جائیں وہ ضائع جائیں یا اُن کے بعض حصے ضائع ہو جائیں۔ اسی طرح جس طرح ایک بیج کو کھیت کے اُوپر پھینک دیا جائے اور وہ مٹی میں دبایا نہ جائے تو اس کے ضائع ہونے کا زیادہ امکان ہے ممکن ہے اس سے پودا ہی نہ اُگے۔ تو وعظ و نصیحت کے ساتھ ساتھ تنظیم کو حرکت دینا

بہت ضروری ہے۔ مثلاً ایک مجلس کے عہدیداران اپنی مجلس کے حالات کے پیشِ نظر یہ پروگرام بناتے ہیں کہ ماہانہ اجلاس منعقد کیا جائے اور اس میں اصلاح و ارشاد اور اُن کے جو طریق ہیں اُس پر تقریر کروائی جائے۔ اس غرض کے لئے کسی بزرگ کو بھی بلاتے ہیں۔ وہ بزرگ تشریف لاتے ہیں۔ اپنے علم کی بناء پر، اپنے تجربے کی بناء پر بہت باتیں جو ہیں وہ خدام کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اب اگر اس جلسے کے بعد اور اس تقریر کے بعد مقامی مجلس کے قائد اور ناظم صاحب اصلاح و ارشاد اور عاملہ اس تقریر میں بیان کردہ باتیں جو ہیں اُن کو نافذ کرنے کے لئے، اُن پر عمل کرنے کے لئے اپنی مجلس کے لئے کوئی پروگرام تجویز نہ کریں تو وہ اُس وعظ و نصیحت کو ضائع کرنے والی بات ہو گی۔ سوائے اس کے کہ کوئی ایک دو آدمی جو ہیں اپنے طور پر اُس نصیحت پر یا اُس کے کچھ حصہ پر عمل کر لیں۔

تو یہ بات سب عہدیداران کو اور سب خدام کو ذہن نشین کرنی چاہیئے کہ ایک طرف وعظ و نصیحت کا سلسلہ جو ہے وہ مستقل طور پر جاری رہنا چاہیئے۔ ذَكِّرْ فَإِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نصیحت کرتے چلے جاؤ اور نصیحت بالآخر انشاء اللہ کارگر ہو گی۔ یہ حصہ جو ہے یہ جاری رہنا چاہیئے لیکن نصیحت کا جلدی نتیجہ حاصل کرنے کے لئے اسے ضائع ہونے سے بچانے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ تنظیم جو ہے وہ وعظ کی روشنی میں فوراً پروگرام بنائے اور حرکت میں آجائے۔

مَیں نے اصلاح و ارشاد کی مثال دی ہے۔ اور مثال لے لیں۔ آپ اپنے گاؤں میں یا شہر میں نماز باجماعت کے متعلق تحریک کرتے ہیں۔ مغرب کی نماز کے بعد جلسہ ہوتا ہے۔ قرآن مجید کی آیتیں، احادیث، بزرگوں کے اقوال، ذاتی تجربات تقریر کرنیوالے بزرگ بیان فرماتے ہیں۔ سب سُننے والے جو ہیں وہ اس کا اثر قبول کرتے ہیں اور دل میں اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم نماز کے بارے میں غفلت نہیں کریں گے۔ لیکن پھر بھی ایک طبقہ ایسا ہوتا ہے جس کی سُستی ایک روک بن جاتی ہے۔ اگر عہدیداران اس جلسہ کے بعد گھر جا کر سو جائیں اور ناظم صاحب تربیت بھی گھر جا کر سو جائیں اور اگلی نماز یعنی فجر کی نماز میں خدام کو گھروں سے لانے کی کوشش نہ کریں تو یہ اُس وعظ و نصیحت کو ضائع کرنیوالی بات ہو گی۔ تو آپ اپنے ہاں اجلاس عام کا جو طریق ہے اُسے باقاعدگی سے جاری کریں۔ وعظ و نصیحت کا سلسلہ جاری رہنا چاہیئے اور دوسرے وعظ و نصیحت جو ہے اپنی مجلس کے حالات کے مطابق کروائیں۔ اور تیسرے جو نصائح کی جائیں اُن کو اپنے عہدیداران کے ذریعہ اپنی تنظیم کے ذریعہ سے اور اراکین کے ذریعہ سے نافذ کرنے کی کوشش کی جائے۔ ورنہ محض تقاریر کروا لینے کا اتنا فائدہ نہیں ہو سکتا

اجلاس عام جو ہے وہ بہت بڑا اہم چیز ہے بعض دفعہ مجالس اس کی اہمیت کو محسوس نہیں کرتیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا۔

کہ دلوں کا آپس میں جوڑنا اور آپس میں محبت پیدا کرنا اور دلوں کے آپس میں جوڑنے کے نتیجہ میں دماغوں کا آپس میں جوڑنا بہت ضروری ہے۔

دو۲ آدمی بیٹھے ہوئے ہوں، کسی بات سے متفق ہوں، ایک جیسے اُن کے خیالات ہوں، اُن میں کوئی اختلاف نہ ہو تو بڑی طاقت ہے۔ وہ مل کے کام کر سکتے ہیں لیکن اگر دو۲ آدمی بیٹھے ہوئے ہیں اور اُن کے خیالات کا آپس میں اتفاق ہی نہ ہو، اتحاد ہی نہ ہو، ایک دوسرے کو غلط سمجھتا ہو تو وہ مل کے کام کر ہی نہیں سکتے۔ وہ کوئی طاقت نہیں۔ باوجود دو۲ ہونے کے دونوں صورتوں میں وہ دو۲ ہیں۔ ایک صورت میں اُن کے خیالات ایک جیسے ہیں، وہ خیالات کے لحاظ سے متحد ہیں اور اُن کی بڑی طاقت ہے۔ دوسری صورت میں خیالات کے لحاظ سے متحد نہیں ہیں۔ اُن کی کوئی طاقت نہیں ہے۔

اجلاس عام جو ہے وہ خدام کے اندر اتحادِ خیال پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہ سب خدام یا اطفال ایک ہی آدمی کی زبان سے ایک ہی قسم کی باتیں سُنتے ہیں اور اُن باتوں کو اپناتے ہیں اور اُن کے اندر ایک قدرِ مشترک پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کو ہم اتحادِ خیالی کہہ سکتے ہیں۔ جب تک کسی تنظیم یا جماعت یا مجلس کے اندر اتحادِ خیالی نہ ہو اس وقت تک اس کے اندر اتحادِ عمل پیدا نہیں ہو سکتا۔ اتحادِ خیالی چاہیئے ہی اتحادِ عمل پیدا کرنے کے لئے۔ ایک مثال لے لیں۔ رسّہ کشی کا یہاں مقابلہ ہوا تھا۔ دو۲ ٹیمیں ہوتی ہیں۔ گیارہ آدمی ایک طرف ہیں گیارہ دوسری طرف ہیں۔ ایک ٹیم کے اندر اس بات پر اتحادِ خیال ہوتا ہے کہ اس نے رسّہ اِس طرف کھینچنا ہے۔ اور دوسری ٹیم کے اندر اتحادِ خیال ہوتا ہے کہ اس نے رسّہ کو دوسری طرف کھینچنا ہے۔ اگر ایک ٹیم کے گیارہ ممبر جو ہیں اُن میں سے دس جو ہیں ان میں تو یہ اتحادِ خیالی ہو کہ رسّہ اس طرف کھینچنا ہے لیکن گیارھویں کے دماغ میں یہ بات سمائی ہوئی ہو کہ نہیں رسّہ دوسری طرف کھینچنا ہے تو وہ اپنی ٹیم کو ہرا دیگا۔ تو ایک آدمی کا بھی جماعت کے ساتھ خیالات کے لحاظ سے متفق نہ ہونا، جماعت کا زور جس طرف لگ رہا ہے اُسے نقصان پہنچا سکتا ہے۔

اجلاسات عام جو ہیں وہ نوجوانوں کے اندر سلسلہ کی تعلیم کی روشنی میں، اسلام کی تعلیم کی روشنی میں، قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں، خلیفۂ وقت کی طرف سے جاری کردہ پروگراموں کی

روشنی میں، اتحادِ خیال پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اگر ہم اِن کو یہ اہمیت نہ دیں تو خیالات کے لحاظ سے ہم متحد نہیں ہو سکتے۔ انتشار کے امکانات ہیں۔ اسلئے ماہانہ اجلاس عام جو ہمارے قواعد کی رُو سے ہر مجلس میں ہونا چاہیئے۔ اس کو کم ضروری نہ خیال کریں۔ ہمیشہ اِس لائن میں کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ اجلاسات ہو سکیں۔ خدام کی سہولت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے تاکہ سب کے سب خدام جو ہیں وہ ایک خیال پر قائم ہو جائیں اور ایک ہی طرف زور لگائیں اور خواہ وہ تربیت کا میدان ہو، خواہ وہ تعلیم کا میدان ہو، خواہ وہ تبلیغ کا میدان ہو، لیکن مل کر کام کر رہے ہوں کسی کی طاقت دوسرے کے خلاف استعمال نہ ہو رہی ہو۔ ہر ایک کی طاقت جو ہے وہ دوسرے کی مدد کر رہی ہو۔

تیسری بات جو مَیں اِس وقت پیش کرنا چاہتا ہوں وہ اِس پہلے مضمون کی تفصیل ہی ہے کہ وعظ اور نصیحت اور اس کے بعد تنظیم کی مدد سے اراکین میں اس کا نفاذ۔

یہ جو باتیں مَیں نے بیان کی ہیں ان کا خلاصہ ایک دو فقروں میں آجاتا ہے۔ وعظ و نصیحت کا انتظام اور تنظیم کی مدد سے اس وعظ و نصیحت کا اراکین میں نفاذ عملی رنگ میں۔

یہ سوچنے والی بات ہے کہ کب ہم کہیں گے کہ فلاں نصیحت جو تھی وہ مجلس میں نافذ ہو گئی ہے۔ مثلاً نصیحت یہ کی گئی تھی کہ پانچوں نمازیں مسجد میں آ کر جماعت کے ساتھ ادا کریں (یا محلّے میں اکیلا احمدی بھی رہتا ہے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق اپنے گھر میں ہی اذان دیکے اپنے بچوں کو ساتھ ملا کے نماز با جماعت پڑھ لیا کریں) اب کیسے ہمیں پتہ لگے گا کہ یہ نصیحت جو ہے نافذ ہو گئی ہے۔

یہ تو نہیں کہ آج نصیحت کی گئی اور قائد صاحب نے اگلے دن پانچوں نمازیں جو ہیں وہ سب خدام کو یا اکثر کو پڑھا دیں اور اس کے بعد سمجھ لیا کہ نصیحت جو ہے وہ نافذ ہو گئی ہے، اور اُس سے اگلے دن خواہ آ گئے ہیں یا کم آئیں یا کوئی نہ آئے۔ نصیحت کے نفاذ کی علامت یہ ہے کہ کی گئی نصیحت پر خدام و اطفال اتنی دفعہ اور بار بار اور اس حد تک عمل کریں کہ اُن کو اس نصیحت کے مطابق نماز پڑھنے کی عادت ہو جائے، یا تبلیغ کرنے کی عادت ہو جائے، سچ بولنے کی عادت ہو جائے، یا جو بھی نصیحت کی جائے اسکی عادت ہو جائے۔

تو نصیحت اور نصیحت کا نفاذ بذریعہ تنظیم اس کا نتیجہ بالآخر یہ نکلنا چاہیئے کہ کی گئی نصیحتوں کے مطابق خدام کے اندر وہ عادتیں جو ہیں پیدا ہو جائیں۔ جب کوئی عادت پیدا ہو جاتی ہے تو پھر اُس کے لئے زور نہیں لگانا پڑتا خود بخود آدمی عادت کے زور پر کام کرتا چلا جاتا ہے لیکن

جب کسی چیز کی عادت نہ ہو تو وہ کام کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ جن کو صبح اُٹھنے کی عادت نہیں ہوتی اُن کو جب صبح اُٹھایا جاتا ہے تو بڑی مشکل سے اُٹھتے ہیں۔ تو عادت ڈالنے کے لئے منتظمین کو بھی مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ جس نے عادت اختیار کرنی ہوتی ہے اُسے بھی مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ ایک عادت کو چھوڑ کے دوسری عادت کو اختیار کرنا کافی مشکل کام ہے۔ اس کے لئے صبر اور استقلال اور ہمت چاہیئے۔ تو ہمارے وعظ و نصیحت اور ہماری تنظیم کی کوششوں کا نتیجہ یہ نکلنا چاہیئے کہ نوجوانوں کے اندر اور بچوں کے اندر وہ اچھی عادات پیدا ہو جائیں جو اسلام چاہتا ہے کہ پیدا ہوں۔

ہماری عادات جو ہیں اور ہمارے خصائل جو ہیں اور ہمارے اخلاق جو ہیں یہ ہم تک محدود نہیں ہیں۔ ان کا اثر ہماری ذات سے باہر بھی پڑتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ اپنی مجلس میں اپنے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

> "ہر ایک اجنبی جو تم کو ملتا ہے وہ تمہارے مُنہ کو تاڑتا ہے اور تمہارے اخلاق، عادات، استقامت، پابندیٔ احکامِ الٰہی کو دیکھتا ہے کہ کیسے ہیں۔ اگر عمدہ نہیں تو وہ تمہارے ذریعہ ٹھوکر کھاتا ہے۔"

پس ان باتوں کو یاد رکھیں ـــ آپ سے کوئی غلطی ہوتی ہے تو سب کہیں گے کہ ایک احمدی نے یہ غلطی کی ہے۔

دوسرا آپ کی اچھی یا بُری عادات کا پرتو ہر دیکھنے والے پر ہے خواہ وہ واقف ہو یا ناواقف۔ اگر بُری عادت ہے تو اُس کا بُرا اثر جو ہے کسی دوسرے پر پڑتا ہے اور آپ بھی اُس کے گناہ میں شریک ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب ایک آدمی کی نیکی کو دیکھ کر کوئی آدمی نیکی اختیار کرتے ہیں تو اُس کا بدلہ جو ہے وہ اس آدمی کا بھی ہوتا ہے۔ اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ۔

جو کوئی نیکی کی تحریک کرتا ہے وہ ایسا ہی ہے جیسا نیکی کرنے والا۔ پس اپنے نمونہ کو، اپنی عادات کو اور اپنے خصائل کو اس نقطۂ نگاہ سے بھی جانچنا چاہیئے کہ یہ ہماری ذات تک محدود نہیں بلکہ ہمارے گھر سے باہر، ہمارے گھر میں، محلے میں، شہر میں، دوستوں میں، دفتر میں بھی ان کا اثر پڑتا ہے۔

آخری بات جو میں اس وقت بیان کرنا چاہتا ہوں آپ کی خدمت میں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بذریعہ الہام یہ وعدہ فرمایا تھا کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ کہ ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

> "اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے خاک و خشت کے گھر میں بودوباش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے رُوحانی گھر میں داخل ہیں۔"

یہ ایک بہت عظیم الشان وعدہ ہے کسی کو یہ بتا دیا جائے کہ تم حفاظت میں ہو اور امن میں ہو اور تمہیں کوئی دُکھ نہیں پہنچے گا۔ اور زمانے کے نشیب و فراز سے تم محفوظ رہو گے خواہ باقی لوگ محفوظ رہیں یا نہ رہیں۔ لیکن اس وعدہ کے ساتھ ایک شرط لگی ہوئی ہے کہ میرے گھر میں وہی شامل ہے جو میری پُوری پیروی کرتا ہے۔

ہم میں سے ہر ایک کو دیکھنا چاہیئے کہ کیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُوری پُوری پیروی کر رہا ہے اگر اُس کی پُوری پیروی کی تسلّی ہے تو پھر ہی اس کے حق میں حفاظت کا وعدہ جو ہے وہ پُورا ہو سکتا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ فضل فرما دے تو فرما دے ہم اپنے ذاتی محاسبہ کی بناء پر اس کی توقع نہیں رکھ سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کے لوگوں کی حفاظت کے اسی مضمون کو ایک دوسری جگہ اِس طرح بیان فرمایا ہے :-

"میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے۔ جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اس روشنی سے حصّہ لے گا مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دُور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائیگا۔ اس زمانہ کا حصنِ حصین مَیں ہوں۔ جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں، قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دُور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اُسے موت درپیش ہے اور اُس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔ مجھ میں کون داخل ہوتا ہے۔ وہی جو بدی کو چھوڑتا ہے اور نیکی کو اختیار کرتا ہے اور کجی کو چھوڑتا ہے اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک بندہ مطیع بن جاتا ہے۔ ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ میں سے ہے اور مَیں اُس میں سے ہوں"

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار دیواری کے اندر رکھے اور اُس کے باہر نکلنے سے بچائے کیونکہ حضورؑ فرماتے ہیں ؎

ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حصار

مجھے آپ کی تلاش ہے[1]

جہاں نیکیوں کی ہو روشنی مجھے اُس جہاں کی تلاش ہے
اُسی سرزمیں کی ہے جستجو۔ اُسی آسماں کی تلاش ہے

جسے حق کے بندوں سے پیار ہو جسے حق سے ہی سروکار ہو
جو غریب پر بھی ہو مہرباں۔ اُسی مہرباں کی تلاش ہے

جسے صاف گوئی عزیز ہو جسے نیک و بد کی تمیز ہو
جسے صرف خوف خدا کا ہو۔ مجھے اُس جواں کی تلاش ہے

جو بُرائی پر نہ کرے نظر۔ کہے بات جو بھی ہو پُر اثر
اُسی خوش نظر کی ہے جستجو۔ اُسی خوش بیاں کی تلاش ہے

جو خلوصِ دل سے بصد ادب۔ کرے اعتراف گناہ کا
جو زباں دراز نہ ہو کبھی۔ اُسی کم زباں کی تلاش ہے

جسے زورِ بازو پہ ناز ہو۔ جو منارِ ناز و نیاز ہو
وہ جو آندھیوں کو بھی روک دے۔ مجھے اُس جواں کی تلاش ہے

وہ جو امن و عدل پسند ہے۔ مرا نورِ دل بھی ہے۔ وہ جسے
کسی تیرہی کی ہے جستجو۔ نہ کسی کماں کی تلاش ہے

دلِ دشمناں کو جو کاٹ دے۔ دلِ دوستاں کو جو دے سکوں
مجھے رزم گاہِ حیات میں اُسی اِک سناں کی تلاش ہے

جو خدائے پاک کا نور ہو۔ جسے زندگی کا شعور ہو
مجھے اُس جواں کی ہے آرزو۔ مجھے اُس جواں کی تلاش ہے

ثاقب زیروی

---

[1] اپنے آقا حضرت المصلح الموعودؓ کی طرف سے واقفینِ زندگی کے سلسلہ میں ایک مطالبہ "مجھے آپ کی تلاش ہے" پڑھ کر۔ (ثاقب)

مقام اجتماع کا ایک طائرانہ منظر

خدام کے ہاتھ سے بنے ہوئے خیمے
تنظیم ۔ باہمی اخوت ۔ یگانگت اور ہمدردی کا پتہ دیتے ہیں

سالانہ اجتماع کے موقع پر ایک عارضی اصطبل کا انتظام بھی کیا گیا ۔
جس میں اعلیٰ اور عمدہ قسم کے گھوڑے رکھے گئے

فوٹو گرافی : تنویر سٹوڈیو ربوہ

انتیسویں سالانہ اجتماع کے مختصر کوائف

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتیسواں سالانہ اجتماع اپنی پاکیزہ روایات کے ساتھ جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں مورخہ ۸، ۹، ۱۰ اخاء ۱۳۵۰ہش (اکتوبر ۱۹۷۱ء) کو بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ اجتماع کے یہ تین دن عبادات، ذکر الٰہی، درس قرآن و حدیث، وعظ و نصیحت، علمی اور ورزشی سرگرمیوں میں انتہائی نظم و ضبط اور محبت و خلوص کے ماحول میں گزرے۔

یہ امر یاد رہے کہ اجتماع میں شمولیت کے بعد سوائے کسی اشد مجبوری کے کسی خادم کو اجتماع کے تین ایام میں باہر جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ اجتماع کے پروگرام کا آغاز نماز فجر سے ایک گھنٹہ پہلے نماز تہجد سے ہوتا ہے اور اختتام رات کے ساڑھے دس بجے ہوتا ہے۔ پروگرام بہت مصروف ہوتا ہے۔ انتہائی سنجیدہ دینی ماحول، علمی اور تربیتی تقاریر کے ساتھ ساتھ انفرادی اور اجتماعی کھیلوں کے باہم مقابلے ہوتے ہیں۔ نظم و ضبط کی تربیت دی جاتی ہے۔

امسال پاکستان کے دونوں حصوں کی ۲۸۴ مجالس کے ۳۱۰۲ خدام باقاعدہ طور پر اجتماع میں شریک ہوئے۔ ان کے علاوہ اطفال اور بزرگ افراد بطور زائر وقتاً فوقتاً بڑی تعداد میں مختلف پروگراموں میں شریک ہوتے رہے۔

اجتماع تعلیم الاسلام کالج کے جنوبی جانب ایک وسیع میدان میں منعقد ہوا۔ خدام نے یہ تین دن اپنے گھروں سے باہر خیموں کی ایک بستی میں گزارے۔ سوائے مرکزی دفاتر اور منتظمین کے خیموں کے تمام خیمے خدام نے خود نصب کئے۔ گو اصل اجتماع ۸ اخاء سے شروع ہوا لیکن مقام اجتماع میں کھانا پکانے کے جملہ انتظامات، آب رسانی کیلئے نلکوں کی تنصیب، کھیلوں کیلئے مختلف گراؤنڈیں، رہائشی خیمہ جات کیلئے مخصوص مقامات کی نشاندہی، پنڈال اور مرکزی دفاتر کے خیمہ جات وغیرہ لگانے کا کام پہلے ہی مکمل ہو گیا تھا۔

۷ تاریخ کی شام سے ہی خدام اجتماع میں شرکت کیلئے پہنچنے شروع ہو گئے تھے۔ ۸ تاریخ کی صبح کو مقام اجتماع میں خدام نے اپنے خیمے مقررہ جگہوں پر نصب کرنے شروع کر دیئے۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے گیارہ بجے تمام انتظامات اور خیموں کا معائنہ فرمایا اور ضروری ہدایات دیں۔ ابتدائی کاموں سے فارغ ہونے کے بعد خدام نے جمعہ اور عصر کی نمازیں مسجد مبارک میں ادا کیں اور مقام اجتماع میں آکر اپنے داخلہ کے ٹکٹ حاصل کئے۔

ساڑھے تین بجے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افتتاح کیلئے مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ حضور کو خوش آمدید کہنے کیلئے اکتالیس چاک و چوبند گھوڑ سوار ایک قطار میں کھڑے منتظر تھے۔ خیمہ اجتماع سے باہر صدر صاحب مجلس مرکزیہ نے اپنے رفقاء کار کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ سلسلہ کی روایات کے مطابق تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور ایدہ اللہ نے خدام سے عہد لیا اور پھر قریباً ایک گھنٹہ تک سورۃ المدثر کی لطیف اور پرمعارف تفسیر فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلو دلنشیں انداز میں بیان فرمائے۔ حضور

قرآن کریم کی مذکورہ آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ سے محسن کامل بننے کے سات اصول اخذ کر کے بیان فرمائے۔ اسکے بعد حضور واپس تشریف لے گئے اور اجتماع کی کارروائی باقاعدہ پروگرام کے مطابق شروع ہوا۔

اجتماع کے اہم پروگرام

شوریٰ ۔ مجالس کے منتخب ۲۷۴/۳۳۴ نمائندوں پر مشتمل شوریٰ کے تین اجلاس ہوئے۔ مورخہ ۸ اخاء کے پہلے اجلاس میں دستور اساسی کے قواعد کے مطابق معتمد مجلس مرکزیہ نے شوریٰ کے نمائندوں کے سامنے رد شدہ تجاویز پڑھیں اور انکو ایجنڈے میں شامل نہ کرنیکی وجوہات بھی بیان کیں۔ اسکے بعد ایجنڈا میں شامل تجاویز پڑھی گئیں اور دو سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ سب کمیٹی اعتماد اور سب کمیٹی مال دونوں کیلئے اکتیس اکتیس ممبر مجلس شوریٰ نے تجویز کئے۔ سب کمیٹی اعتماد کے صدر محترم چوہدری عبدالغفور صاحب حیدرآباد اور سیکرٹری محترم بشیر احمد صاحب شمس معتمد مرکزیہ اور سب کمیٹی مال کے صدر محترم سید عبدالماجد صاحب لائل پور اور سیکرٹری محترم پروفیسر عبدالرشید صاحب غنی مہتمم مال مقرر کئے گئے۔ دونوں سب کمیٹیوں کا اجلاس رات قریباً نصف شب تک جاری رہا۔

اگلے دو دن یعنی ۹ اور ۱۰ اخاء کو شوریٰ کے مزید دو طویل اجلاس ہوئے جن میں ایجنڈا کی تجاویز کے متعلق نمائندگان نے اپنی سفارشات پیش کیں (تفصیل آئندہ صفحات میں ملاحظہ ہو)

انتخاب صدر ۔ دستور اساسی کے قواعد کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ کے صدر کی مدت دو سال مقرر ہے۔ اس سال مجلس شوریٰ کا ایک اہم اجلاس صدر کے انتخاب کیلئے منعقد ہوا جسکی صدارت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کی۔ محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب ایم اے، محترم مرزا غلام احمد صاحب ایم اے، محترم بشیر احمد صاحب شمس، محترم شفیق احمد صاحب قیصر، محترم پروفیسر عبدالرشید صاحب غنی، محترم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال، محترم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب، محترم مرزا خورشید احمد صاحب، محترم قریشی نورالحق صاحب تنویر کے نام صدارت کے لئے پیش ہوئے۔ موخر الذکر دو نام دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۵۶ ب کے مطابق ساقط ہو گئے کیونکہ ان کی عمر سنہ ۱۹۷۲ء کے دوران چالیس سال کی ہو جاتی ہیں۔ قاعدہ کے مطابق شوریٰ کا ہر نمائندہ تین ووٹ دے سکتا ہے چنانچہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ایم اے کو ۲۷۴ نمائندگان میں سے ۱۹۴، محترم بشیر احمد صاحب شمس کو ۲۶۱، اور محترم مرزا غلام احمد صاحب ایم اے کو ۲۵ ووٹ ملے۔ اس انتخاب کی حیثیت ایک سفارش کی ہوتی ہے تاہم سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مرکزیہ کے موجودہ صدر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ایم اے کو آئندہ دو سال کیلئے بھی صدر مقرر فرما دیا۔ اس کا اعلان اجتماع کے تیسرے روز محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمایا۔

نماز تہجد ۔ اجتماع کے دوسرے اور تیسرے روز نماز فجر سے ایک گھنٹہ قبل اجتماعی نماز تہجد ادا کی گئی۔ یہ امر انتہائی خوشکن ہے کہ نماز تہجد کی حاضری تسلی بخش ہوتی تھی۔ ان نمازوں میں ملک و قوم کی حفاظت و سالمیت، اسلام کی ترقی اور جماعت کے استحکام کے لئے دعائیں کی گئیں۔

درس قرآن کریم ۔ اجتماع کے دوسرے اور تیسرے روز نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا باقاعدہ درس ہوا۔ محترم بشیر احمد صاحب شمس اور محترم حیدر علی صاحب ظفر مربی سلسلہ نے عبادالرحمٰن

کی صفات اور آدابِ مجالس کے موضوعات پر قرآن کریم سے درس دیا۔

درسِ حدیث۔ مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد پہلے اور دوسرے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کی روشنی میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب اور محترم مولوی اللہ بخش صاحب مہتمم تربیت نے درس دیا۔ درسوں کے یہ دونوں پروگرام متانت اور سنجیدگی سے سُنے گئے۔

ذکرِ حبیب۔ مورخہ ۹ اخاء کو بعد نماز ظہر و عصر ذکرِ حبیب کا پروگرام بڑا ایمان افروز تھا۔ اس پروگرام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابیوں نے حضور کی سیرتِ طیبہ کے متعلق اپنے چشم دید واقعات بیان کرنے تھے۔ چنانچہ حضور کے صحابی محترم حکیم دین محمد صاحب باوجود طبیعت کی خرابی کے تشریف لائے اور آپ نے حضور کی سیرت کے متعلق بعض واقعات سنائے۔ حضور کے دوسرے صحابی محترم مرزا برکت علی صاحب علالتِ طبع کی وجہ سے خود تو تشریف نہ لا سکے البتہ آپ نے اپنا ایک مضمون تحریر کرکے ارسال فرمایا تھا جسے محترم منصور احمد صاحب عمر نے پڑھ کر سُنایا۔ یہ دونوں مضامین خالد کی آئندہ اشاعتوں میں دیئے جارہے ہیں۔

علمی تقاریر۔ اجتماع کے تیسرے روز بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام کے ایمان افروز واقعات کے عنوان کے تحت محترم صوفی محمد اسحٰق صاحب نے جنہیں مشرقی اور مغربی افریقہ میں بیس سال تبلیغِ اسلام کرنے کا موقع ملا ہے اور ان کے بعد محترم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے میدانِ تبلیغ میں رونما ہونے والے معجزانہ نتائج اور تائیدِ الٰہی کے بعض ایمان افروز واقعات سنائے اور بتایا کہ اللہ تعالےٰ کس طرح ہماری حقیر مساعی میں برکت بخش رہا ہے اور کس طرح جماعت کے مبلغین کی غیب سے مدد ہو رہی ہے (یہ ہر دو تقاریر بھی آئندہ اشاعتوں میں دی جارہی ہیں۔

ان کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے متعلق نہایت مبسوط اور عالمانہ تقریر فرمائی۔

علمی اور مذہبی سوالات کے جوابات۔ یہ پروگرام انتہائی دلچسپ اور انتہائی گرانقدر تھا۔ سلسلہ کے علماء میں سے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل، محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل، محترم شیخ مبارک احمد صاحب، محترم مولوی غلام باری صاحب سیف، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے نے ان مختلف علمی اور مذہبی سوالات کے جوابات دیئے جو خدام نے پیش کئے تھے۔ یہ پروگرام انتہائی توجہ اور دلچسپی سے سنا گیا اور خدام کے علم میں اضافہ کا موجب ہوا۔

تلقینِ عمل۔ اس پروگرام کے دو حصے تھے۔ اجتماع کے دوسرے دن رات کے پروگرام میں محترم مولوی عنایت اللہ صاحب احمدی مبلغ مشرقی افریقہ نے خشیتِ الٰہی کے موضوع پر ایک مؤثر اور رقت انگیز تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں آپ نے اللہ تعالےٰ کے غضب سے بچنے کیلئے توبہ اور اصلاحِ نفس اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کیلئے نیکیوں میں بڑھنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے یہ تقریر قلمبند فرمائی تھی اور اس میں جابجا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس تحریرات کے اقتباسات دیئے گئے تھے۔ سامعین نے اس تقریر سے گہرا اثر لیا۔

آپ کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے خدام سے خطاب فرماتے ہوئے تبلیغ اسلام کے مؤثر ذرائع اور "احسن" اسلوب بتائے۔ آپ کی تقریر میں مذہبی گفتگو کا شوق رکھنے والوں کیلئے

بہت سی باتیں سیکھنے کی تھیں۔ (یہ دونوں تقاریر بھی انشاء اللہ خالد کی آئندہ اشاعتوں میں دی جائیں گی۔)

ان کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایم اے نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اجتماع کے دوسرے روز ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد خدام کے سامنے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمودات مشعل راہ سے پڑھ کر سنائے۔

تلقین عمل کا دوسرا حصہ انتظامی ہدایات سے متعلق تھا۔ یہ پروگرام اجتماع کے تیسرے دن ساڑھے نو بجے شروع ہوا۔ اس پروگرام میں مجالس عاملہ مرکزیہ کے مہتممین نے دوران سال اپنے اپنے شعبہ کی کارکردگی کی رپورٹیں بھی پڑھیں اور ساتھ ہی اپنے اپنے شعبہ کے متعلق مجالس کو ہدایات دیں۔ اس پروگرام کے آخر میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے تقریر فرمائی (جس کا مکمل متن شامل اشاعت ہے)

علمی مقابلہ جات۔ خدام میں دینی علوم کی ترویج کیلئے سالانہ اجتماع میں پروگرام کا بیشتر حصہ تعلیمی ہوتا ہے۔ علمی مقابلوں میں شمولیت کے لئے خدام کے تین معیار قائم ہیں۔ قرآن مجید اور عام دینی معلومات اور ذہانت کے تحریری امتحانوں میں تمام خدام کی شمولیت لازمی ہوتی ہے۔ درحقیقت یہ کوئی مقابلہ کے امتحان نہیں بلکہ مجلس مرکزیہ ان پرچوں کے جوابات سے خدام کی ذہنی، علمی اور دینی معلومات کے معیار کا جائزہ لیتی ہے۔ ان کے علاوہ تلاوت قرآن کریم، حفظ قرآن کریم، ترجمہ قرآن کریم، حدیث، کتب مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ، تقریر اور تحریر، نظم خوانی اور عام معلومات کا باقاعدہ مقابلہ ہوتا ہے جس میں ہر خادم شریک ہو سکتا ہے۔ امسال زیادہ دلچسپی عام معلومات کے مقابلہ اور تقریری مقابلہ میں لی گئی۔

ورزشی مقابلہ جات۔ نوجوانوں میں صحت کو برقرار رکھنے، مشقت برداشت کرنے اور نظم و ضبط کے بعض پہلوؤں کی تربیت کے لئے انفرادی اور اجتماعی کھیلوں کا انعقاد سالانہ اجتماع کے پروگرام کا ایک دلچسپ پہلو ہے۔ اجتماعی کھیلوں میں کبڈی، فٹ بال، والی بال اور رسہ کشی کے بڑے دلچسپ مقابلے ہوئے جن میں کھلاڑیوں نے اعلیٰ کھیل اور نظم و ضبط کا بہترین مظاہرہ کیا۔ کھیلیں نہایت دلچسپی سے دیکھی گئیں۔

انفرادی کھیلوں میں ۱۱۰ گز، ۴۴۰ گز اور ایک میل کی دوڑ، لمبی اور اونچی چھلانگ، کلائی پکڑنا، ڈسکس تھرو، ویٹ لفٹنگ، نشانہ غلیل کے مقابلے ہوئے۔ ان مقابلوں میں نمایاں امتیاز حاصل کرنے والے خدام اور ٹیموں کے نام تفصیل سے اسی شمارہ میں دیئے گئے ہیں۔

گھوڑ دوڑ۔ نیزہ بازی۔ انتیسویں سالانہ اجتماع کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ حضور کے منشاء مبارک کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس میں پہلی بار گھوڑوں کی نمائش، گھوڑ دوڑ اور نیزہ بازی کے مقابلے کروائے گئے۔ مقام اجتماع میں گھوڑوں کیلئے ایک عارضی اصطبل کا انتظام کیا گیا تھا۔ کل ۸۴ گھوڑے اجتماع میں شریک ہوئے۔

الوداعی خطاب۔ اجتماع کے تیسرے روز سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مقام اجتماع میں تشریف لا کر پہلے اجتماعی کھیلوں، گھوڑ دوڑ، نیزہ بازی اور گھوڑوں کی نمائش میں امتیاز حاصل کرنے والے خدام کو انعامات سے نوازا پھر الوداعی خطاب فرمایا (جس کی تلخیص شامل اشاعت ہے) حضور نے آخر میں ایک پُرسوز دعا فرمائی اور خدام کو رخصت کی اجازت دی۔ بعض ضروری تفصیلات اگلے صفحات پر ملاحظہ

تلقین عمل کا پروگرام

بزرگان سلسلہ کی تقاریر

محترم مولانا عنایت اللہ صاحب احمدی سابق مبلغ تنزانیہ
تلقین عمل کے پروگرام میں خدام سے خطاب فرما رہے ہیں

مہتممین کے تلقین عمل کے پروگرام میں
محترم بشیر احمد صاحب شمس معتمد مرکزیہ خدام سے مخاطب ہیں

درس کا پروگرام
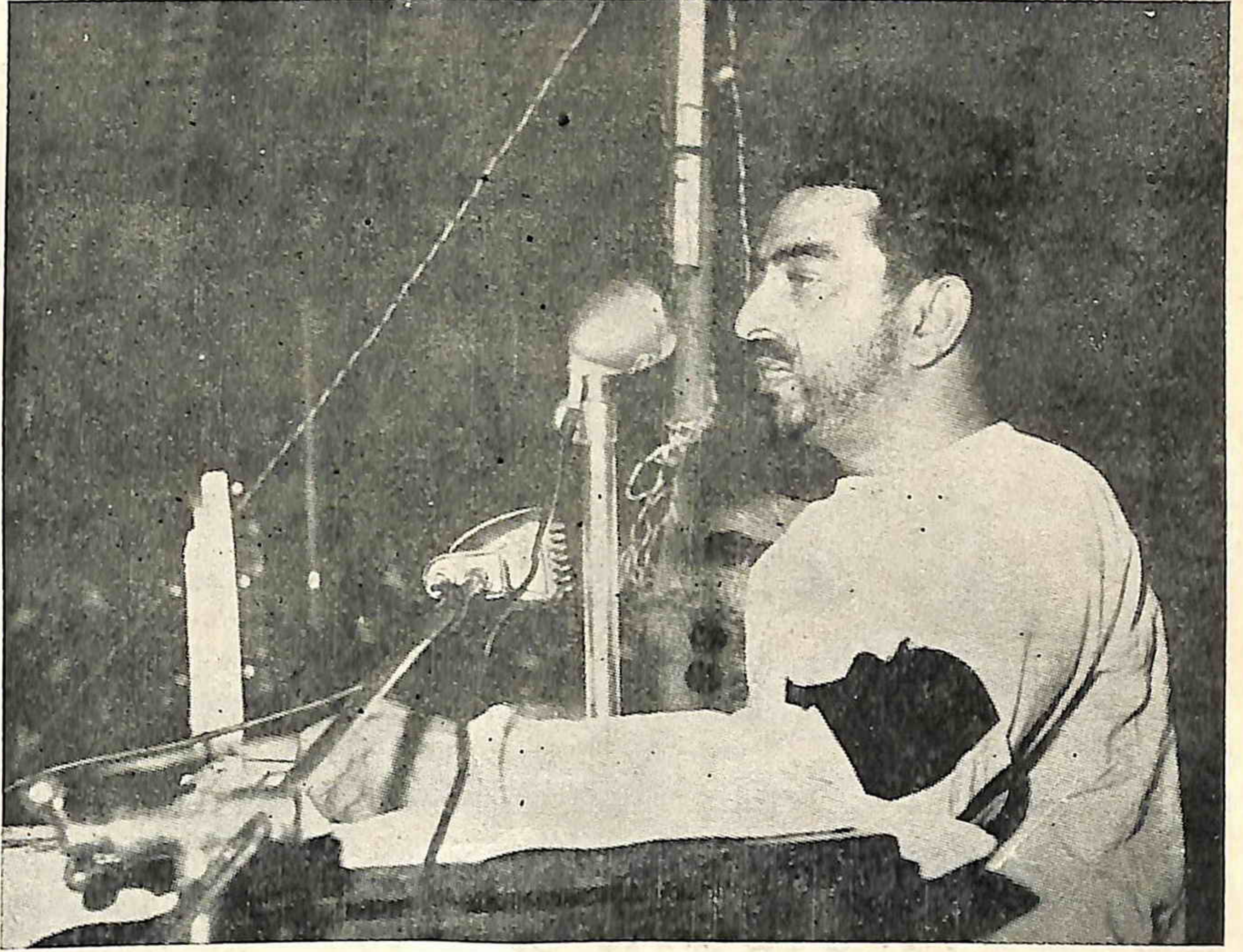
محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایم۔اے نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ
مرکزیہ کتاب مشعل راہ سے درس دے رہے ہیں

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب
ناظر اصلاح و ارشاد
حدیث کا درس دے رہے ہیں

علمی و مذہبی سوالات کے جوابات

علماء کرام سلسلہ احمدیہ خدام کے سوالات کے جوابات دے رہے ہیں
محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری - محترم مولانا غلام باری صاحب سیف -
محترم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم-اے - محترم مولانا ابوالعطاء صاحب - محترم
شیخ مبارک احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

سالانہ اجتماع کے موقع پر نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں
خدام کے ہاتھ کی بنی ہوئی اشیاء پیش کی گئیں

انتخاب صدر کی کارروائی

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خدام کو انتخاب صدر سے
متعلق قوانین و ھدایات سے آگاہ فرما رہے ھیں
آپ کے بائیں جانب بشیر احمد صاحب شمس معتمد مرکزیہ تشریف فرما ھیں ۔

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خدام سے تلقین عمل کے پروگرام
میں 'اصلاح و ارشاد' کے موضوع پر خطاب فرما رہے ھیں

انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

شوریٰ سنہ ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء کے نمائندگان نے آئندہ دو سال ۱۳۵۰-۵۲ ہش / ۱۹۷۱-۷۳ء کیلئے صدر مجلس کے عہدہ کیلئے تین ناموں کی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں سفارش کرنی تھی جس کیلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو انتخاب صدر کیلئے مقرر فرمایا۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت یہ کارروائی اجتماع خدام الاحمدیہ کے دوسرے روز تین بجے بعد دوپہر دعا کے ساتھ شروع ہوئی۔ یہ انتخاب نہایت عمدہ اور پاکیزہ ماحول میں ہوا۔ انتخاب کی رُو سے مندرجہ ذیل تین اسماء علی الترتیب حضور کی خدمت میں پیش ہوئے :-

۱- محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ۴۱۹/۴۲۷

۲- محترم بشیر احمد صاحب شمس ۲۶۱/۴۲۷

۳- محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ۲۵۷/۴۲۷

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مرکزیہ کے موجودہ صدر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کو ہی آئندہ دو سال کیلئے صدر مجلس مقرر کئے جانے کی منظوری عطا فرمائی جس کا اعلان محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اجتماع کے تیسرے روز فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ اس انتخاب کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور مجلس خدام الاحمدیہ آپ کی زیر قیادت اور زیادہ ترقیات کی منازل طے کرے۔ آمین

انتخابات و تقرر عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ کا نیا سال یکم نبوت ۱۳۵۰ ہش / نومبر ۱۹۷۱ء سے شروع ہو چکا ہے اس لئے جن مجالس کے انتخابات قائد نہیں ہوئے وہ فوری طور پر انتخاب قائد کروا کر مرکز میں بھجوائیں۔ فارم انتخاب قائد مقامی پریذیڈنٹ صاحبان کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ انتخاب قائد مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی صدارت میں ہونا چاہئیے۔

جن مجالس کے انتخاب قائد ہو چکے ہیں اور مرکز سے منظوری جا چکی ہے وہ مجالس اپنی مجلس عاملہ کا تقرر کر کے اور شہری مجالس انتخاب زعیم کر کے مرکز سے منظوری حاصل کر لیں تا شروع سال سے ہی باقاعدگی سے کام ہو سکے

بشیر احمد شمس
معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

فیصلہ جات شوریٰ مجلس خدام الاحمدیہ ۱۳۵۰ہش

فیصلہ حضور اقدس	فیصلہ شوریٰ برائے منظوری حضور	مشورہ سب کمیٹی	اصل تجویز	نمبر شمار
			اعتماد	
رد	کثرت رائے سفارش سب کمیٹی کو رد کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	سب کمیٹی اس تجویز کو منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔	قاعدہ ۱۶۳ دستور اساسی مجلس خدام الاحمدیہ میں نائب صدر ملک کے بعد اور قائد مقامی سے پہلے "قائد علاقہ اور قائد ضلع" کے الفاظ ایزاد کئے جائیں۔ (قائد مجلس ڈیرہ غازیخان) نوٹ:- اس تجویز کا مقصد یہ تھا کہ قائد ضلع اور قائد علاقہ کو ذریعہ اصلاح تجویز کرنے کا اختیار دیا جائے۔ موجودہ دستور قائد ضلع اور قائد علاقہ کو یہ اختیار نہیں دیتا۔ (حمید اللہ)	۱
رد	کثرت رائے سفارش سب کمیٹی کو رد کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	سب کمیٹی اس تجویز کو منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔	جیسا کہ مسابقت کی رُوح پیدا کرنے کی غرض سے بہتر کارکردگی والی مجلس مقامی کو "علَم انعامی" اور قیادت ضلع کو شیلڈ بطور انعام دی جاتی ہے۔ اسی طرح قیادت ہائے علاقہ میں بھی مسابقت کی رُوح پیدا کرنے کیلئے اس قسم کا انعام رکھا جائے۔ (قیادت ضلع کراچی)	۲
			ہجری شمسی مہینوں کی اہمیت کے پیش نظر دستور اساسی میں انگریزی مہینوں کے ساتھ ہجری شمسی	۳

نمبر شمار	اصل تجویز	مشورہ سب کمیٹی	فیصلہ شوریٰ برائے منظوری حضور	فیصلہ حضور انور
	مہینے بھی درج کئے جائیں۔ اس طرح کہ ہجری شمسی مہینے پہلے اور انگریزی کے بعد میں آئیں۔ اس کے لئے دستور اساسی کے مندرجہ ذیل قواعد میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی جائیں۔ نمبر ۱:۔ قاعدہ نمبر ۶۳۔ دسمبر سے پہلے فتح اور بعد میں دسمبر کا لفظ بریکٹ میں۔ یعنی اس قاعدہ کی ترمیم شدہ شکل یوں ہوگی:۔ قاعدہ نمبر ۶۳۔ "جو خدام سال بھر میں ۳۱ فتح (دسمبر) تک کی کسی تاریخ کو ۴۰ سال کی عمر میں پہنچ جائیں وہ نئے سال کے آغاز یعنی یکم صلح (جنوری) سے انصار اللہ میں شامل ہو جائیں گے۔" نمبر ۲:۔ قاعدہ نمبر ۶۵۔ "(ستمبر) سے پہلے تبوک اور بعد میں ستمبر کا لفظ بریکٹ میں اور اکتوبر سے پہلے (اخاء) اور بعد میں اکتوبر کا لفظ بریکٹ میں اور نومبر سے پہلے (نبوت) کا لفظ اور بعد میں (نومبر) بریکٹ میں۔ یعنی اس قاعدہ کی ترمیم شدہ شکل یوں ہوگی:۔ قاعدہ نمبر ۶۵۔ قائدین مقامی کے انتخابات ۱۵ تبوک (ستمبر) سے یکم اخاء (اکتوبر) تک ہوں گے۔ نئے عہدیداران بعد منظوری یکم نبوت (نومبر) سے چارج لیں گے۔ نمبر ۳:۔ قاعدہ نمبر ۶۶ میں دونوں جگہ	سب کمیٹی اس تجویز کو بالاتفاق منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔	سفارش سب کمیٹی منظور ہے۔	منظور ہے

نمبر شمار	اصل تجویز	مشورہ سب کمیٹی	فیصلہ شوریٰ برائے منظوری حضور	فیصلہ حضرت اقدس
	(نومبر) سے پہلے نبوت اور نومبر کا لفظ بریکٹ میں۔ اس قاعدہ کی ترمیم شدہ شکل یوں ہوگی:۔ قاعدہ نمبر ۶۶۔ زعماء حلقہ جات کا انتخاب یکم نبوت (نومبر) سے ۱۵ نبوت (نومبر) تک ہوگا۔ (مجلس بہاولپور)			
	تعلیم			
۴	مرکزی سالانہ امتحانات جو کہ اگست میں ہوتے ہیں کے علاوہ مجالس کو پابند کیا جائے کہ وہ ماہ فروری میں مقامی طور پر ایک امتحان لے لیں۔ تا خدام کی مرکزی امتحان کے لئے اچھی طرح تیاری ہو سکے اور جائزہ بھی لیا جا سکے اس کے لئے مجالس کی خصوصی کارکردگی کے نمبر رکھے جائیں۔ نیز مقامی امتحان کا نصاب مرکز مقرر کرے۔ (مجلس خوشاب)	سب کمیٹی اس تجویز کو "رد" کرنے کی سفارش کرتی ہے	شوریٰ سفارش سب کمیٹی کو منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	منظور ہے
۵	اطفال الاحمدیہ کے لئے جس طرح کتابچہ "یاد رکھنے کی باتیں" شائع کیا گیا ہے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ کے معیار کے مطابق کتابچہ شائع کیا جائے جس میں دینی اور علمی موضوعات پر مشتمل مضامین ہوں۔ اور خدام سے توقع کی جائے کہ ان کو زبانی یاد کریں۔ سال کے کسی حصے میں اس کا	مشعل راہ کے صفحہ ۴۴۵-۴۴۴ کے اقتباس کی روشنی میں سب کمیٹی کے ممبران نے کثرت رائے سے یہ فیصلہ کیا کہ اس تجویز کے حق یا مخالفت میں سب کمیٹی اپنی کوئی سفارش پیش نہ	ارشادات حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ مندرجہ مشعل راہ صفحہ ۴۴۵-۴۴۴ کی بنا پر علم العقائد، علم الاعمال، علم الاخلاق پر مشتمل کتاب مرکز لکھوا کر شائع کرے۔	منظور ہے

نمبر شمار	اصل تجویز	مشورہ سب کمیٹی	فیصلہ شوریٰ برائے منظوری حضور	فیصلہ حضرت اقدس
	امتحان بھی لیا جاسکتا ہے۔ (مجلس ڈرگ روڈ)	کرے بلکہ اس کا فیصلہ نمائندگان شوریٰ پر چھوڑ دیا جائے۔		
	تربیت			
۶	مجالس میں عمومی طور پر تربیتی پہلو کی کمزوری کی وجہ سے تنظیمی کاموں میں عدم تعاون کا رجحان پایا جاتا ہے جس کے متعلق ہماری تجویز یہ ہے کہ تربیت کے پہلو کو مضبوط کرنے کیلئے مرکز کی طرف سے شعبہ تربیت کے تحت مراقبین مقرر کئے جائیں۔ (قائد ضلع ملتان)	سب کمیٹی اس تجویز کو رد کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	شوریٰ سفارش سب کمیٹی کو منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	منظور ہے
	اطفال			
۷	جیسا کہ مرکز کی طرف سے ہر سال خدام کے لئے سالانہ تربیتی کلاس مرکز میں منعقد کی جاتی ہے اسی طرح اور انہی دنوں میں معیار کبیر کے اطفال کی بھی علیحدہ تربیتی کلاس منعقد کی جایا کرے جس میں کورس اطفال کے معیار کے مطابق ترتیب دیا گیا ہو۔ (قیادت ضلع کراچی)	سب کمیٹی نے کثرت رائے سے اس تجویز کو ردّ کرنے کی سفارش کی ہے۔	شوریٰ سفارش سب کمیٹی کو منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	منظور ہے
	مال			
۸	قاعدہ ۳۶ دستور اساسی مجلس خدام الاحمدیہ کے آخر میں یہ الفاظ بڑھائے جائیں:۔	جب یہ تجویز سب کمیٹی کے سامنے پیش کی گئی تو	شوریٰ اصل تجویز کو رد کرنے کی سفارش	

نمبر شمار	اصل تجویز	مشورہ سب کمیٹی	فیصلہ شوریٰ برائے منظوری حضور	فیصلہ حضرت اقدس
	"لیکن اس کا اعلان اگلے سال کی مجلس شوریٰ میں مع وجوہ تبدیلی کے کیا جائیگا۔" (قائد مجلس ڈیرہ غازیخان)	نمائندہ مجلس ڈیرہ غازیخان نے اپنی تجویز واپس لے لی۔	کرتی ہے۔	رد ہے
۹	قاعدہ ۱۹۱ مد "ا" میں لفظ "مڈل" کو میٹرک سے اور مد "ج" میں "۳۰" کے عدد کو "۵۰" سے بدل دیا جائے۔ موجودہ مد "ب" حذف کر دی جائے اور اس کی جگہ یہ مد "ب" قائم کر دی جائے۔ میٹرک سے اوپر کے طلباء چندہ خدام الاحمدیہ کی غرض کے لئے "برسر روزگار خدام" اور اُن کے ماہانہ اخراجات اُن کی آمد شمار ہوں گے۔ لیکن یہ چندہ کسی صورت میں بھی ۵۰ پیسے سے کم نہ ہوگا۔ اِس قاعدہ کی مد "د" میں "ایک فیصد" کے الفاظ کو "دو فیصد" کے الفاظ سے بدل دیا جائے۔ (مجلس راجن پور)	سب کمیٹی کی اکثریت اِس کے خلاف ہے اس لئے اِس کے نامنظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔	شوریٰ اصل تجویز رد کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	رد ہے

فیصلہ حضرت اقدس	فیصلہ شوریٰ برائے منظوری حضور	مشورہ سب کمیٹی	اصل تجویز	نمبر شمار
منظور ہے	شوریٰ سفارش سب کمیٹی منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔	سب کمیٹی مجوزہ آمد و خرچ مجلس خدام الاحمدیہ بابت سال ۱۳۵۰-۵۱ ہش / ۷۲-۱۹۷۱ء جس کی تفصیل درج ذیل ہے منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔	بجٹ آمد و خرچ بابت ۱۳۵۰-۵۱ ہش / ۷۲-۱۹۷۱ء پیش ہے!	۱۰

نمبر شمار	نام مد (آمد)	رقم	نام مد (خرچ)	رقم
۱	محاصل خالص		اخراجات خالص	
	چندہ خدام الاحمدیہ	۱,۲۰,۰۰۰	عملہ دفتر و مراقبین	۲۷,۰۷۲
			پنشن و امداد لواحقین	۱,۰۸۳
	" سالانہ اجتماع	۱۴,۰۰۰	سائر	۴۶,۲۵۰
	" انسٹی ٹیوٹ آف کامرس	۱,۵۰۰	شعبہ جات مرکزیہ	۹,۶۵۰
			غیر معمولی اخراجات	۳,۰۰۰
	چندہ مجلس و سالانہ اجتماع		حصہ مجالس خدام الاحمدیہ	۴۲,۰۰۰
	وعطایا براستے اطفال	۱۳,۷۰۰	حصہ مجالس و اجتماع اطفال الاحمدیہ	۱۳,۷۰۰
			سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ	۱۴,۰۰۰
			انسٹی ٹیوٹ آف کامرس	۱,۵۰۰
			تربیتی کلاس	۷,۵۰۰
			ریزرو برائے واپسی قرضہ	۵,۰۰۰
	عطایا	۲,۸۶۰	" اضافہ دوران سال	۴,۲۰۵
	میزان محاصل خالص	۱,۷۲,۰۶۰	میزان اخراجات خالص	۱,۷۲,۰۶۰
۲	محاصل مشروط		اخراجات مشروط	
	چندہ تعمیر ہال	۴۵,۰۰۰	تعمیر ہال	۳۵,۰۰۰
	صحتِ جسمانی	۸,۰۰۰	واپسی قرضہ تعمیر ہال	۱۰,۰۰۰
	اصلاح و ارشاد	۲,۰۰۰	صحتِ جسمانی	۸,۰۰۰
			اصلاح و ارشاد	۲,۰۰۰
	میزان محاصل مشروط	۵۵,۰۰۰	میزان اخراجات مشروط	۵۵,۰۰۰
۳	محاصلات صیغہ جات امانتی	۲۳,۴۰۰	اخراجات صیغہ جات امانتی	۲۳,۴۰۰
	میزان کل آمد	۲,۵۰,۴۶۰	میزان کل خرچ	۲,۵۰,۴۶۰

تعمیل فیصلہ جات شوریٰ

سال ۴۹-۱۳۵۰ ہش
۷۰-۱۹۷۱ء

فیصلہ ۱: دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۲ (و) میں لفظ "زعیم" کے بعد "نائب زعیم" کا اضافہ کر دیا جائے۔

تعمیل: اس سال کے ابتداء ہی میں تمام فیصلہ جات شوریٰ شائع کروا کر تمام مجالس کو بذریعہ ڈاک پوسٹ کروائے گئے۔ تا مجالس عاملہ کی تشکیل کرتے وقت زعماء کے ساتھ نائب زعماء کا تقرر بھی عمل میں لا سکیں۔

۲۔ آئندہ ماہ نومبر میں جب زعماء کا انتخاب عمل میں آئے گا تو مجالس کو قبل از وقت بذریعہ سرکلر ہدایت کر دی جائیگی کہ عاملہ کی تشکیل میں زعیم کے ساتھ نائب زعیم بھی مقرر کریں۔

فیصلہ ۲: ا۔ خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب اور نامزدگی کے لئے قرآن کریم ناظرہ کو معیار قرار دیا جائے۔

ب۔ شہری مجالس پر اس معیار کا اطلاق فوراً ہو۔

ج۔ دیہاتی مجالس پر اس معیار کا اطلاق تین سال بعد ہو۔

د۔ تین سال بعد شہری مجالس کے عہدیداران کے تقرر کے لئے کم از کم معیار ترجمہ قرآن کریم کا جاننا ہو۔

تعمیل: فیصلہ جات شوریٰ کی باقاعدہ بذریعہ پوسٹ اطلاع کے علاوہ (۱) متعدد بار اخبار الفضل میں اعلانات کروائے گئے۔ (۲) شعبہ تعلیم کے تحت کوالف قائدین سے منگوانے کا انتظام کیا گیا۔ (۳) انتخاب فارم میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔

رپورٹ اضافہ جات دوران سال

دورانِ سال منظور شدہ بجٹ میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔

بشیر احمد شمس

امسال ۲۸۰ مجالس کے ۲۱۰۲ خدام شامل ہوئے

سالانہ اجتماع میں نمائندگی

نام ضلع	کل تعداد مجالس		سنہ ۱۳۴۹ ہش ۱۹۷۰ء		سنہ ۱۳۵۰ ہش ۱۹۷۱ء	
			تعداد مجالس جن کی سالانہ اجتماع میں نمائندگی ہوئی	تعداد خدام جو شامل ہوئے	تعداد مجالس جن کی سالانہ اجتماع میں نمائندگی ہوئی	تعداد خدام جو شامل ہوئے
پشاور	۱۰	۱۰	۶	۳۵	۴	۱۰
مردان	۳	۳	۴	۸	۲	۴
ہزارہ	۷	۷	۷	۲۵	۴	۱۴
ڈیرہ اسماعیل خاں	۱	۱	۱	۱		
کوہاٹ	۲	۲	۱	۲		
کیمبل پور	۲	۲	۲	۵		
راولپنڈی	۱۲	۱۲	۷	۴۸	۶	۳۷
جہلم	۱۲	۱۲	۶	۱۴	۷	۱۱
سرگودھا	۶۱	۶۱	۵۴	۲۴۰	۶۱	۲۹۴
میانوالی	۸	۸	۸	۱۷	۵	۱۱
جھنگ	۲۳	۲۳	۱۳	۴۵	۱۱	۹۷
لائل پور	۸۴	۸۴	۵۳	۲۵۴	۵۴	۳۰۱
لاہور	۳۵	۳۵	۲۸	۲۴۹	۳۲	۲۷۱
سیالکوٹ	۷۸	۷۸	۲۲	۸۶	۲۸	۶۰
شیخوپورہ	۵۳	۵۳	۳۹	۱۷۴	۴۸	۱۶۱
گوجرانوالہ	۳۳	۳۳	۲۰	۱۰۸	۲۴	۶۵
ملتان	۳۲	۳۲	۲۱	۳۸	۱۴	۵۵
ساہیوال	۲۲	۲۲	۱۲	۳۹	۱۴	۴۱

نام ضلع	کل تعداد مجالس		۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء تعداد مجالس جن کی سالانہ اجتماع میں نمائندگی ہوئی	۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء تعداد خدام جو شامل ہوئے	۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء تعداد مجالس جن کی سالانہ اجتماع میں نمائندگی ہوئی	۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء تعداد خدام جو شامل ہوئے
مظفرگڑھ	۱۲	۱۲	۴	۵	۹	۱۳
ڈیرہ غازیخان	۹	۹	۳	۱۱	۵	۹
بہاولپور	۱۵	۱۵	۱۰	۲۲	۸	۱۹
رحیم یارخان	۱۶	۱۶	۱۳	۱۷	۷	۱۰
سکھر	۶	۶	۱	۶	۴	۶
جیکب آباد	۳	۳	۱	۱	۱	۱
لاڑکانہ	۸	۸	—	—	—	—
خیرپور	۱۱	۱۱	۴	۶	۳	۶
نواب شاہ	۲۰	۲۰	۶	۱۰	۹	۱۴
حیدرآباد	۲۳	۲۳	۴	۱۱	۱۰	۲۱
سانگھڑ	۷	۷	۱	۲	۴	۵
دادو	۲	۲	—	—	—	—
تھرپارکر	۲۱	۲۱	۱۰	۱۱	۱۸	۲۸
کراچی	۴	۴	۴	۴۴	۴	۴۶
کوئٹہ	۳	۳	۲	۱۸	۱	۱۲
میرپور آزاد کشمیر	۹	۹	۶	۹	۳	۸
مظفرآباد ״	۴	۴	۴	۵	—	—
گجرات	۲۹	۲۹	۱۸	۴۰	۱۷	۴۲
بہاولنگر	۲۶	۲۶	۹	۱۸	۱۸	۲۳
ربوہ	۱	۱	۲۱	۱۳۴۵	۱	۱۵۱۹
بنوں	۱	۱	۱	۳	—	—
مشرقی پاکستان	۳۶	۳۶	۴	۷	۴	۷
ٹوٹل	۸۱۰		۳۵۹	۲۹۷۲	۴۲۴	۲۹۴۳
کل مجالس	۷۴۴		۲۳۰	۳۰۲۹	۲۸۱	۳۱۰۶

سالانہ اجتماع ۱۳۵۰ میں مجالس کی نمائندگی کی ضلعوار تفصیل

ضلع جھنگ

کل مجالس :- ۲۴
کل مجالس حاضر :- ۱۲
تعداد خدام :- ۹۳
تعداد خدام ربوہ :- ۱۵۱۹
میزان :- ۱۶۱۶

مجلس	تعداد
۱- ربوہ	۱۵۱۹
۲- جھنگ شہر	۴
۳- جھنگ صدر	۱۳
۴- چنیوٹ	۲۱
۵- شورکوٹ	۳
۶- احمد نگر	۴۱
۷- ڈاور	۱
۸- چک ۴۹۷ ج - ب	۱
۹- بیل بھٹیاں	۲
۱۰- یکّا نسوآنہ	۶
۱۱- چھنّی	۴
۱۲- بیاہ لڈیانہ	۱

ضلع سرگودھا

کل تعداد مجالس :- ۶۱
تعداد مجالس حاضر :- ۶۱
تعداد خدام :- ۲۹۴

مجلس	تعداد
۱- سرگودھا شہر	۴۸
۲- بھیرہ	۴
۳- چک ۳۳ جنوبی	۳
۴- چک ۹۹ شمالی	۱۲
۵- چک ۳۵ جنوبی	۵
۶- چک ۸۷ جنوبی	۸
۷- تخت ہزارہ	۲
۸- چک ۴۰ جنوبی	۳
۹- چک ۳۸ جنوبی	۱
۱۰- چک ۷۱ جنوبی	۳
۱۱- چک ۹ پنیار	۸
۱۲- خوشاب	۱۸
۱۳- گھوگھیاٹ میانی	۱
۱۴- چک ۹۸ شمالی	۱۵
۱۵- روڈہ	۱
۱۶- چک ۱۱۶ جنوبی	۳
۱۷- چک ۳۷ جنوبی	۳
۱۸- کوٹ مومن	۵
۱۹- بھلان امید علی ورک	۱
۲۰- ادرحمہ	۹
۲۱- دودہ	۷
۲۲- چک ۱۲۴ جنوبی	۵
۲۳- مجوکہ - عمرآباد	۱
۲۴- چک ۷۹ شمالی	۱
۲۵- مٹھہ ٹوانہ	۱
۲۶- چک ۸۷ شمالی	۵
۲۷- چک ۸۱ جنوبی	۳
۲۸- چک ۳۹ ڈی - بی	۲
۲۹- چک ۴۳ جنوبی	۱۰
۳۰- قائدآباد	۲
۳۱- چک ایم - بی	۱
۳۲- چک ۲ ٹی - ڈی اے	۱
۳۳- منگلا	۱۳
۳۴- جوہرآباد	۱
۳۵- چک ۱۵۲ شمالی	۲۲
۳۶- چک ۸۶ جنوبی	۲
۳۷- ٹھٹھہ جوئیہ	۷
۳۸- چک ۶۲ شمالی	۳
۳۹- بھابڑہ	۱
۴۰- سرگودھا کینٹ	۱۵
۴۱- ہجکہ	۱
۴۲- چک ۶۲ جنوبی	۴
۴۳- چک ۳۵ شمالی	۱
۴۴- سوبھاگہ	۱
۴۵- بستی مسلم شیخاں	۲
۴۶- شاہ پور صدر	۲
۴۷- بیاہ سردار والہ	۱
۴۸- چاہ چوگی	۴
۴۹- دھول بالا	۲
۵۰- چک ۱۳۰ شمالی	۱
۵۱- حویلی مجوکہ	۲
۵۲- کھائی کلاں	۱
۵۳- پیلو وینس	۱
۵۴- چک ۳۴ جنوبی	۱
۵۵- ہلال پور	۱
۵۶- ماہیوال	۱
۵۷- رکھ چراگاہ بھیرہ	۲
۵۸- بھلوال	۴
۵۹- چک ۸ شمالی	۶
۶۰- سلانوالی	۲
۶۱- چک ۳۶ جنوبی	۲

ضلع میانوالی

کل تعداد مجالس :- ۸
تعداد مجالس حاضر :- ۵
تعداد خدام :- ۱۲

مجلس	تعداد
۱- میانوالی شہر	۶

۲- بھکر ۲
۳- چک ۷ ایم-ایل ۱
۴- چشمہ بیراج ۱
۵- چک ۱۵ ڈی-بی ۱

ضلع لاہور

تعداد کل مجالس :- ۳۵
تعداد مجالس حاضر :- ۳۲
تعداد خدام :- ۲۷۰

۱- لاہور ۱۰۸
۲- گنج مغلپورہ ۱۶
۳- قصور ۴
۴- ہانڈو گوجر ۳
۵- ہڈیارہ ۱
۶- کماس ۱
۷- بھلیر ۱
۸- شمس آباد ۶
۹- کھر پیڑ ۱
۱۰- شاہدرہ ٹاؤن ۳
۱۱- جاہمن ۱
۱۲- بھائی پھیرو ۱
۱۳- باٹا پور ۲
۱۴- رکھ شیخ کوٹ ۱
۱۵- اڈہ چھبیل ۱
۱۶- کوٹ محمد شیر ۲
۱۷- سدھو کے نیون ۳
۱۸- جوڑہ ۳
۱۹- سانگرہ ۱
۲۰- نانوں ڈوگر ۱
۲۱- پتوکی ۳
۲۲- چونیاں ۱
۲۳- ماڈل ٹاؤن ۷
۲۴- شاہدرہ فیکٹری ۲
۲۵- باغبانپورہ ۱
۲۶- للیانی ۲
۲۷- بھجہ شمولہ ۱
۲۸- شالامار ٹاؤن ۳
۲۹- رائے ونڈ ۲
۳۰- کھڈیاں ۱
۳۱- ستوکی ۲
۳۲- لاہور چھاؤنی ۱

ضلع سیالکوٹ

تعداد کل مجالس :- ۷۸
تعداد مجالس حاضر :- ۲۸
تعداد خدام :- ۶۰

۱- سیالکوٹ شہر ۹
۲- پسرور ۲
۳- بشمول جھانگا ۱
۴- نارووال ۱
۵- سلیم پور ۱
۶- داتا زید کا ۴
۷- بدوملہی ۸
۸- کلاس والہ ۱
۹- چندر کے منگولے ۳
۱۰- ڈگری گھمناں ۱
۱۱- مانو کے بھگت ۲
۱۲- کوٹ آغا ۱
۱۳- پنڈی بھاگو ۲
۱۴- موسے والا ۴
۱۵ گھنوکے ججہ ۱
۱۶- لدھڑ کرم سنگھ ۱
۱۷- ڈیریانوالہ ۱
۱۸- سمبڑیال ۵
۱۹- ترسکہ سیال ۱
۲۰- کھریا ۱
۲۱- بھوپال والا ۱
۲۲- گھٹیالیاں خورد ۱
۲۳- بھروکے کلاں ۱
۲۴- گھمو بھٹی ۱
۲۵- مانگا ۲
۲۶- کوٹ گوندل ۲
۲۷- ڈسکہ ۱
۲۸- رائے پور ۱

ضلع گوجرانوالہ

تعداد کل مجالس :- ۳۳
تعداد مجالس حاضر :- ۲۴
تعداد خدام :- ۶۵

۱- گوجرانوالہ ۶
۲- ترگڑی ۴
۳- موہلن کے ۱
۴- حافظ آباد ۲
۵- وزیر آباد ۳
۶- تلونڈی راہوالی ۳
۷- مانگٹ اونچے ۸
۸- فیروزوالہ ۶
۹- تلونڈی کھجوروالی ۱
۱۰- پریم کوٹ ۵
۱۱- ڈاہرانوالی ۲
۱۲- چک چٹھہ ۲
۱۳- پیرکوٹ ثانی ۷
۱۴ بھڑی شاہ رحمان ۱
۱۵- گرمولہ ورکاں ۳
۱۶- رسول نگر ۲
۱۷- چک پٹھان ۱
۱۸- نوشہرہ ورکاں ۱
۱۹- تلونڈی موسیٰ خاں ۱
۲۰- علی پور چٹھہ ۱
۲۱- کھیوے والی خورد ۱
۲۲- بھاکا بھٹیاں ۳
۲۳- پنڈی بھٹیاں ۱
۲۴- قیام پور ۱

ضلع شیخوپورہ

تعداد کل مجالس :- ۵۳
تعداد مجالس حاضر :- ۴۸
تعداد خدام :- ۱۶۱

مجلس	تعداد
۱۔ شیخوپورہ	۲۵
۲۔ چک ۱۸ بھوڑو	۱۰
۳۔ ننکانہ صاحب	۷
۴۔ مانگلہ ہل	۸
۵۔ چوہڑکانہ	۴
۶۔ شرقپور بھینی	۲
۷۔ چک ۱۱۷ چہور	۷
۸۔ چک ۳۲ دھاروالی	۱
۹۔ چک ۱۹۹ گرمولہ ورکاں	۶
۱۰۔ کوتو	۴
۱۱۔ چک ۹ نواں کوٹ	۳
۱۲۔ کوٹ سوندھا	۱
۱۳۔ ککی اُنا	۱
۱۴۔ چک رتیاں	۳
۱۵۔ چک ۳/۵۳	۲
۱۶۔ آنبہ	۵
۱۷۔ کجر	۲
۱۸۔ کوٹلی پہور	۳
۱۹۔ کوٹ رحمت خاں	۶
۲۰۔ بیدارپور	۲
۲۱۔ شیرو کے	۱
۲۲۔ چک ۲۵ سٹھیالی خورد	۴
۲۳۔ چک ۱۰/۶۳	۱
۲۴۔ چک ۲۹۲ رام پور	۱
۲۵۔ سید والہ	۴
۲۶۔ جھنگڑ عالم والا	۶
۲۷۔ کرم پورہ واڈیٹی	۲
۲۸۔ بیوڑا سنگھ	۲
۲۹۔ مریدکے	۲
۳۰۔ شاہ کوٹ	۱
۳۱۔ چک ۱۲۰ بھیکی	۳
۳۲۔ کوٹ دیال داس	۳
۳۳۔ چک ۶۴۱	۱
۳۴۔ چک ۲/۵۲ جواہر سنگھ والا	۱
۳۵۔ نارنگ منڈی	۱
۳۶۔ بھوئیوال	۱
۳۷۔ چک ۲۲/۲۵	۲
۳۸۔ رنگڑ تنگل	۲
۳۹۔ چک ۱۶ جید	۱
۴۰۔ کالیہ	۶
۴۱۔ گھگل ورک	۱
۴۲۔ کیلے	۳
۴۳۔ چک ۴ بھگوان پورہ	۲
۴۴۔ راتانوالہ	۱
۴۵۔ ساہووالہ	۳
۴۶۔ کوٹ عبدالمالک	۱
۴۷۔ گھڑیال کلاں	۱
۴۸۔ باڑیانوالہ	۲

ضلع لائل پور

تعداد کل مجالس :- ۵۴
تعداد مجالس حاضر :- ۵۴
تعداد خدام ۲۰۱

مجلس	تعداد
۱۔ لائل پور	۷۰
۲۔ گوکھووال چک ۱۳۱	۱۰
۳۔ چک جھمرہ	۵
۴۔ چک ۲۷۵ آر۔بی	۵
۵۔ گوجرہ	۴
۶۔ چک ۵۸ ج۔ب	۵
۷۔ جڑانوالہ	۴
۸۔ چک ۹۶ گ۔ب	۸
۹۔ سمندری	۳
۱۰۔ چک ۲۷۶ گوکھووال	۱۵
۱۱۔ چک ۲۱۳ ج۔ب	۵
۱۲۔ چک ۲۱۹ گنڈا سنگھ والہ	۳
۱۳۔ چک ۵۷ ج۔ب بانیانوالا	۱
۱۴۔ چک ۳۰ ج۔ب	۱
۱۵۔ چک ۲۴۸ گ۔ب	۲
۱۶۔ چک ۴۳ گ۔ب	۱
۱۷۔ چک ۱۹۶ لاٹھیانوالہ	۵
۱۸۔ چک ۹۹ گھسیٹ پورہ	۶
۱۹۔ چک ۲۹۵ گ۔ب	۲
۲۰۔ چک ۵۲۸ گ۔ب	۱
۲۱۔ چک ۹۶ ج۔ب	۱
۲۲۔ چک ۲۶۶ کھڑیانوالہ	۵
۲۳۔ چک ۳۶۷ ج۔ب	۲
۲۴۔ چک ۴۸ ج۔ب	۳
۲۵۔ چک ۸۶ ج۔ب	۱
۲۶۔ چک ۶۱ 〃	۸
۲۷۔ چک ۹۴ 〃	۱
۲۸۔ چک ۲۰۱ ر۔ب	۳
۲۹۔ چک ۲۹ ج۔ب	۲
۳۰۔ چک ۱۰ ر۔ب	۳
۳۱۔ چک ۶۰ ج۔ب	۲
۳۲۔ چک ۵ 〃	۱
۳۳۔ چک ۲۳۳ ر۔ب	۱
۳۴۔ چک ۱۹۵ 〃	۱
۳۵۔ چک ۳۳ ج۔ب	۳
۳۶۔ چک ۵۶۵ گ۔ب جھلیانوالہ	۴
۳۷۔ تاندلیانوالہ	۳
۳۸۔ چک ۶۶۴ ٹھٹھہ [illegible]	۱
۳۹۔ گھکھووالی	۱
۴۰۔ چک ۲۹۷ ج۔ب	۳
۴۱۔ [illegible] انوالہ	۳
۴۲۔ منڈی [illegible]	۲
۴۳۔ چک [illegible]	۲
۴۴۔ چک ۲۳۰ [illegible]	۲

۴۵۔ چک ۵۰۴/۳ ج۔ب ۱
۴۶۔ چک ۵۶۳ گ۔ب ۳
۴۷۔ چک ۱۲۵ ر۔ب ۱
۴۸۔ چک ۳۳۲ ج۔ب ۱
۴۹۔ چک ۷۶ گ۔ب ۱
۵۰۔ چک ۵۴ " ۲
۵۱۔ چک ۱۱ ر۔ب ۱
۵۲۔ چک ۶۷ " ۱
۵۳۔ ماموں کانجن ۱
۵۴۔ چک ۲۶۱ ر۔ب ۱

ضلع ساہیوال

تعداد کل مجالس:- ۲۲
تعداد مجالس حاضر:- ۱۴
تعداد خدام:- ۴۱
۱۔ ساہیوال ۱۲
۲۔ اوکاڑہ ۷
۳۔ عارف والہ ۱
۴۔ چک ۵۵-۱۲-ایل ۱
۵۔ صدر گوگیرہ ۱
۶۔ چک ۳۰-۱۱-ایل ۱
۷۔ چک ۱۳۷-۹-ایل ۵
۸۔ چیچہ وطنی ۳
۹۔ چک ۱۷-۱۴-ایل ۱
۱۰۔ قبولہ ۳
۱۱۔ بصیر پور ۱

۱۲۔ چک ۲۸۵ ای بی ۱
۱۳۔ گگو منڈی ۱
۱۴۔ میرک ۲

ضلع ملتان

تعداد کل مجالس:- ۳۲
تعداد مجالس حاضر:- ۱۴
تعداد خدام ۵۵
۱۔ ملتان ۱۸
۲۔ لودھراں ۳
۳۔ خانیوال ۱
۴۔ بوریوالہ ۱
۵۔ دنیا پور ۲
۶۔ چک A-۹۱ / R-۱۰ ۱
۷۔ چک ۱۳۳/۵ / E.B ۱۲
۸۔ چک ۵ ۱
۹۔ کوٹھے والہ ۲
۱۰۔ وہاڑی منڈی ۶
۱۱۔ چک ۱۷ / ۱۰-R ۱
۱۲۔ چک ۲۳ / N.B ۲
۱۳۔ میاں چنوں ۲
۱۴۔ پیراں غائب ۱

ضلع مظفرگڑھ

تعداد کل مجالس:- ۱۲
تعداد مجالس حاضر:- ۹
تعداد خدام:- ۱۳
۱۔ مظفرگڑھ ۲
۲۔ لیہ ۴
۳۔ علی پور گھلواں ۱
۴۔ شہر سلطان ۱
۵۔ چک ۹۳ / T.D.A ۱
۶۔ چک ۱۳۰ / T.D.A ۱
۷۔ چک ۲۶۸ T.D.A
۔ چک ۳۴۷ " } ۱
۸۔ چک ۱۵۱ / M.L ۱
۹۔ چک ۱۵۹ / T.D.A ۱

ڈیرہ غازیخان

تعداد کل مجالس:- ۹
تعداد مجالس حاضر:- ۵
تعداد خدام:- ۹
۱۔ ڈیرہ غازیخان ۴
۲۔ شادن لنڈ ۱
۳۔ چاہ اسماعیل والا ۱
۴۔ راجن پور ۱
۵۔ کوٹ گامن خان ۲

ضلع سکھر

تعداد کل مجالس:- ۶
تعداد مجالس حاضر:- ۴
تعداد خدام:- ۶
۱۔ سکھر ۲
۲۔ روہڑی ۱
۳۔ شکارپور ۱
۴۔ فضل عمر ماڈل گھوڑی فارم ۲

ضلع جیکب آباد

تعداد کل مجالس:- ۳
تعداد مجالس حاضر:- ۱
تعداد خدام:- ۱
۱۔ جیکب آباد ۱

ضلع لاڑکانہ

تعداد کل مجالس:- ۸
تعداد مجالس حاضر:- —
تعداد خدام:- —

ضلع دادو

تعداد کل مجالس:- ۲
تعداد مجالس حاضر:- —
تعداد خدام:- —

ضلع خیرپور

تعداد کل مجالس:- ۱۱
تعداد مجالس حاضر:- ۴
تعداد خدام ۷
۱۔ خیرپور ۱
۲۔ گوٹھ نتھے خان ۲
۳۔ کوروندی ۲
۴۔ جمال پور ۲

ضلع نوابشاہ

تعداد کل مجالس:- ۲۰

تعداد مجالس حاضر :-	۹
تعداد خدام :-	۱۴
۱- نواب شاہ	۵
۲- باندھی	۲
۳- کنڈیارو	۱
۴- قمر آباد	۱
۵- مورو	۱
۶- چک ۲۱ دودہ	۱
۷- قاضی احمد	۱
۸- کمال ڈیرہ	۱
۹- مہندی آباد	۱

ضلع حیدر آباد

تعداد کل مجالس :-	۲۳
تعداد مجالس حاضر :-	۱۰
تعداد خدام :-	۲۱
۱- حیدر آباد	۱۱
۲- بشیر آباد	۳
۳- ظفر آباد	۱
۴- سنجر چاہنگ	۱
۵- گوٹھ سلطان	۱
۶- کوٹ احمدیاں	۱
۷- ٹنڈو غلام علی	۱
۸- گوٹھ حاجی نواب داؤد	۱
۹- گوٹھ غلام نبی	۱
۱۰- ٹنڈو محمد خان	۱

ضلع سانگھڑ

تعداد کل مجالس :-	۷
تعداد مجالس حاضر :-	۴
تعداد خدام	۵
۱- سانگھڑ	۲
۲- شہداد پور	۱
۳- گوٹھ سلطان احمد	۱
۴- گوٹھ فضل عمر	۱

ضلع تھرپارکر

تعداد کل مجالس :-	۲۱
تعداد مجالس حاضر :-	۱۸
تعداد خدام	۲۸
۱- میرپور خاص	۲
۲- جیمس آباد	۱
۳- چک ۲۷ الف	۱
۴- ڈگری	۱
۵- چک ۱۵۱	۱
۶- نوکوٹ	۱
۷- نور نگر فارم	۲
۸- محمد آباد اسٹیٹ	۳
۹- احمد آباد	۲
۱۰- نبی سر روڈ	۱
۱۱- کنری	۵
۱۲- ناصر آباد	۱
۱۳- کریم نگر	۱
۱۴- نصرت آباد	۲
۱۵- گوٹھ احمدیاں	۱
۱۶- شریف آباد	۱
۱۷- گوٹھ عزیز احمد	۱
۱۸- گوٹھ میاں جان محمد	۱

کراچی

تعداد کل مجالس :-	۴
تعداد مجالس حاضر :-	۴
تعداد خدام	۴۶
۱- کراچی	۳۲
۲- ڈرگ روڈ	۹
۳- ملیر	۳
۴- کورنگی ٹاؤن	۲

کوئٹہ

تعداد کل مجالس :-	۳
تعداد مجالس حاضر :-	۱
تعداد خدام :-	۱۲
۱- کوئٹہ	۱۲

ضلع بہاولنگر

تعداد کل مجالس :-	۲۶
تعداد مجالس حاضر :-	۱۸
تعداد خدام :-	۲۳
۱- بہاولنگر	۱
۲- چک ۱۴۱ مراد	۱
۳- چک ۱۶۶ مراد	۲
۴- چک ۱۶۸ مراد	۱
۵- چک 169/7-R	۱
۶- چک 93/7-R	۱
۷- چک 184/7-R	۱
۸- چک 141/7-R	۱
۹- چک 327/1-R	۱
۱۰- فورٹ عباس	۲
۱۱- چک ۱۶۹ مراد	
۱۲- چشتیاں	۱
۱۳- چک 56/4-R	۱
۱۴- چک 241/H.L	۲
۱۵- چک 30/3-R	۱
۱۶- چک 12/1-R	۱
۱۷- ہارون آباد	۲
۱۸- چک 223/9-R	۲

رحیم یار خان

تعداد کل مجالس :-	۱۴
تعداد مجالس حاضر :-	۷
تعداد خدام	۱۰
۱- رحیم یار خان	۲
۲- بھول	۳
۳- خانپور	۱
۴- چک ۲۰ این-پی	۱
۵- چک ۳۲ //	۱
۶- چک ۱۴۴ //	۱

۷۔ صادق آباد — ۱

ضلع پشاور

تعداد کل مجالس :- ۱۰
تعداد مجالس حاضر :- ۴
تعداد خدام :- ۱۰

۱۔ پشاور — ۶
۲۔ نوشہرہ — ۲
۳۔ یونیورسٹی پشاور — ۱
۴۔ بازید خیل — ۱

ضلع مردان

تعداد کل مجالس :- ۴
تعداد مجالس حاضر :- ۲
تعداد خدام :- ۴

۱۔ کوہاٹ — ۱
۲۔ ٹوپی — ۳

ضلع ہزارہ

تعداد کل مجالس :- ۷
تعداد مجالس حاضر :- ۴
تعداد خدام — ۱۲

۱۔ ایبٹ آباد — ۵
۲۔ داتہ — ۴
۳۔ ہری پور — ۲
۴۔ پکھلم — ۱

ضلع راولپنڈی

تعداد کل مجالس — ۱۲
تعداد مجالس حاضر :- ۶
تعداد خدام :- ۳۹

۱۔ راولپنڈی — ۲۲
۲۔ گوجرخان — ۱
۳۔ واہ کینٹ — ۳
۴۔ اسلام آباد — ۱۰
۵۔ ٹیکسلا — ۲
۶۔ مری — ۱

ضلع گجرات

تعداد کل مجالس :- ۲۹
تعداد مجالس حاضر :- ۱۷
تعداد خدام — ۴۲

۱۔ گجرات — ۸
۲۔ کھاریاں — ۳
۳۔ رسول — ۱
۴۔ شیخ پور — ۲
۵۔ گولیکی — ۲
۶۔ فتح پور — ۳
۷۔ شادیوال — ۱
۸۔ چکنانوالی — ۱
۹۔ لالہ موسیٰ — ۱
۱۰۔ کھوکھر غربی — ۳
۱۱۔ ڈنگہ — ۱
۱۲۔ نصیرہ — ۱
۱۳۔ مرالہ — ۱
۱۴۔ مونگ — ۱
۱۵۔ بنگلہ شاہ — ۱
۱۶۔ منڈی بہاؤالدین — ۱۰
۱۷۔ سعد اللہ پور — ۲

ضلع جہلم

تعداد کل مجالس :- ۱۲
تعداد مجالس حاضر :- ۷
تعداد خدام :- ۱۱

۱۔ جہلم — ۴
۲۔ چکوال — ۱
۳۔ محمود آباد — ۲
۴۔ منگلا ڈیم — ۱
۵۔ دھرکنہ — ۱
۶۔ کالا گوجراں — ۱
۷۔ پیپ بورڈ — ۱

ضلع بہاولپور

تعداد کل مجالس :- ۱۵
تعداد مجالس حاضر :- ۸
تعداد خدام :- ۱۹

۱۔ بہاولپور — ۱۰
۲۔ چک ۸۴ — ۲
۳۔ چک ۱۶۱ مراد — ۲
۴۔ چک ۱۹۳ ر — ۱
۵۔ چک ۱۹۴ ر — ۱
۶۔ چک ۱۳ ڈی — ۱
۷۔ سمہ سٹہ — ۱
۸۔ چک ۲۲ حمید آباد — ۱

آزاد کشمیر

تعداد کل مجالس :- ۱۲
تعداد مجالس حاضر :- ۳
تعداد خدام — ۸

۱۔ میرپور خاص — ۱
۲۔ کوٹلی — ۶
۳۔ بھابڑہ — ۱

مشرقی پاکستان

تعداد کل مجالس :- ۳۶
تعداد مجالس حاضر :- ۴
تعداد خدام :- ۷

۱۔ ڈھاکہ — ۲
۲۔ چٹاگانگ — ۱
۳۔ سندربن — ۳
۴۔ میمن سنگھ — ۱

بیرونی ممالک

	تعداد مجالس حاضر	تعداد خدام
کویت	۱	۱
سیرالیون	½	½

میزان

تعداد کل مجالس :- ۴۴۳
تعداد مجالس جو شامل ہوئیں :- ۲۲۴
تعداد خدام جو شامل ہوئے :- ۳۱۲

نوجوانوں کا روشن مستقبل

"اسلام کی فتح کے دن کی پو پھٹ چکی ہے۔ تمام انسانوں کے دل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے جیتے جائیں گے۔"

"احمدیت پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہماری محبت ساری دنیا کی نفرت پر غالب آکر رہے گی!"

یہ وہ عظیم الشان اعلانات ہیں جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورۂ مغربی افریقہ کے دوران سرزمین بلال ؓ پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کے شاندار نظارے دیکھ کر فرمائے اور انہیں عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنے دورہ کے آخری ملک سیرالیون میں "نصرت جہاں آگے بڑھو" سکیم کا اعلان فرمایا جس کے تحت مغربی افریقہ کے ممالک غانا، نائیجیریا، گیمبیا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ اور لائبیریا میں ۳۰۔۴۰ ہیلتھ سنٹرز اور ۷۰۔۸۰ سیکنڈری سکولز کھولنے ہیں چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ افریقہ سے واپسی پر احمدیہ ہال کراچی میں دوران تقریر فرمایا:۔

"تیسری بات میں نے یہ کہی ہے کہ احمدی ڈاکٹرز اور ٹرینڈ ٹیچر رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کریں اور دین و دنیا کی حسنات کے وارث ہوں۔ جیسا کہ میں نے لنڈن میں بھی کہا تھا آپ کو بھی وہی بات کہہ دیتا ہوں۔ آپ رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کریں ورنہ رضاکارانہ طور پر جو خدمات پیش کی گئیں اگر ضرورت کے مطابق نہ ہوئیں تو پھر میں حکم دوں گا"

(خطبہ جمعہ ۲۶ جون ۱۹۷۰ء)

"بہرحال ہمیں کم از کم تیس چالیس ڈاکٹرز اور ستر اسی اساتذہ کی ضرورت ہے جو افریقہ میں زندگی وقف کریں۔"

چنانچہ ہمارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ مبارک آواز سُن کر مجاہدینِ احمدیت کے ڈاکٹرز اور ٹیچرز نے دیوانہ وار لبیک کہتے ہوئے ارضِ بلالؓ کے محروم باشندوں کو رُوحانی اور جسمانی بیماریوں سے معاشفہ کرنے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کو دلوں میں قائم کرنے کے لئے حضور اقدس کو اپنے نام پیش کر دیئے اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پیارے امام کی اس مبارک سکیم کے عملی پہلو میں ہماری توقعات سے بڑھ کر ہماری نصرت فرمائی اور مجلس نصرت جہاں "آگے بڑھو" سکیم کے تحت ڈاکٹرز اور ٹیچرز مفوضہ فرائض کی انجام دہی کے لئے میدانِ عمل میں پہنچنے شروع ہو گئے۔ چنانچہ ایک سال کے عرصۂ قلیل میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مندرجہ ذیل ۱۴ ڈاکٹرز مغربی افریقہ میں پہنچ چکے ہیں اور ۴ ڈاکٹرز بالکل تیار بیٹھے ہیں جو انشاء اللہ العزیز جلد منزلِ مقصود کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

نام ملک	تعداد ڈاکٹرز جو جا چکے ہیں	اسماء ڈاکٹرز جو میدانِ عمل میں پہنچ چکے ہیں	تعداد ڈاکٹرز جو تیار ہیں
گیمبیا	۵	(۱) ڈاکٹر انوار احمد صاحب (۲) ڈاکٹر احتشام الحق صاحب (۳) ڈاکٹر محمد اشرف صاحب (۴) ڈاکٹر محمد حنیف خان صاحب (۵) کیپٹن ڈاکٹر طاہر احمد صاحب۔	×
غانا	۴	(۱) ڈاکٹر غلام احمد صاحب (۲) ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب۔ (۳) ڈاکٹر بشیر احمد صاحب (۴) ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب۔	×
سیرالیون	۳	(۱) ڈاکٹر محمد اسلم جہانگیری صاحب (۲) ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب (۳) ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب۔	۲
نائیجیریا	۲	(۱) ڈاکٹر عبدالرحمٰن بھٹہ صاحب (۲) ڈاکٹر منور احمد صاحب۔	۲
	۱۴		۴

اسی طرح اس مبارک سکیم کے تحت مندرجہ ذیل ۹ اساتذہ بھی منزلِ مقصود پہ پہنچ کر مصروف العمل ہیں اور ۶ اساتذہ انشاء اللہ ماہِ اکتوبر میں ہی روانہ ہو جائیں گے۔

نام ملک	تعداد اساتذہ	اسماء اساتذہ جو میدانِ عمل میں پہنچ چکے ہیں۔	جو تیاری میں جانے کے لئے
غانا	۴	(۱) خلیل الرحمان فردوسی صاحب ایم۔ اے (۲) اہلیہ خلیل الرحمان فردوسی صاحبہ ایم۔ اے۔ (۳) کمال الدین صاحب ایم۔ اے۔ (۴) محمد اشرف چوہدری صاحب ایم۔ ایس سی۔	۱
نائیجیریا	۳	(۱) محمد یعقوب خان صاحب ایم۔ اے (۲) اہلیہ محمد یعقوب خان صاحب ایم۔ اے (۳) محمد اسماعیل صاحب وسیم ایم۔ اے۔	۴
گیمبیا	۲	(۱) نسیم احمد صاحب ایم۔ ایس سی (۲) اہلیہ صاحبہ نسیم احمد صاحب ایم۔ ایس سی۔	×
سیرالیون	×	×	۱
	۹		۶

"اب دَوڑنے کا وقت آگیا ہے بس مَیں چاہتا ہوں اور آپ سے بھی یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ بھی میری اس دُعا میں اپنی دعاؤں کو شامل کریں گے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ سامان پیدا کر دے کہ سال ڈیڑھ سال کے اندر کم از کم تیس میڈیکل کلینک وہاں اُن ممالک میں کھول دیئے جائیں۔"
(روزنامہ الفضل ۲۱ر شہادت ۱۳۴۹ھش)

"پس افریقہ میں لڑی جانے والی جنگ کو جیتنے کیلئے ہم پر بہت بھاری ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں بہت ساری باتیں مَیں پہلے بیان کر چکا ہوں مثلاً نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم کیا گیا ہے ہمیں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے، ہمیں ٹیچروں کی ضرورت ہے۔........ ہمیں بڑی دعائیں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر تو کچھ ہو نہیں سکتا۔ جب اللہ فضل کرے اور اپنے پیار کا جلوہ دکھائے تو دُنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔"
(الفضل ۲۰ر ظہور ۱۳۴۹ھش)

"اللہ تعالیٰ سے کوئی بعید نہیں کہ آپ الحمد للہ بہت آگے بڑھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو

ایک حسین اور عظیم رنگ میں ایک چھوٹے سے منصوبے کے لئے قربانی دینے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول فرمائے۔"

(روزنامہ الفضل ۲۱ شہادت ۱۳۴۹ھش)

سیکرٹری
مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ

منتظمین سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سال ۱۳۵۰ھش بمقام ربوہ

نمبر شمار	انتظام	نام منتظم
۱	اعتماد و شوریٰ	مکرم بشیر احمد صاحب شمس
۲	خوراک	" منور شمیم خالد صاحب
۳	صفائی و آب رسانی	" مبارک احمد صاحب کاٹھ گڑھی
۴	روشنی	" چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب
۵	مقام اجتماع	" حمید احمد صاحب خالد
۶	دفتر بیرون۔ معلومات۔ حفاظت گیٹ	" قریشی نور الحق صاحب تنویر
۷	دفتر اندرون	" صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
۸	اوقات۔ سٹیج۔ لاؤڈ سپیکر و اشاعت	" سید عبد الحی صاحب
۹	ورزشی مقابلے۔ گھوڑ دوڑ۔ طبی امداد	" چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال
۱۰	حفاظت بیرون۔ صنعتی نمائش	عبد الرزاق صاحب
۱۱	علمی مقابلے	" محمد شفیق صاحب قیصر
۱۲	سیلائی	" عبد الرشید صاحب غنی

نتائج علمی مقابلہ جات خدام الاحمدیہ اجتماع ۱۹۷۱ء

مقابلہ جات	اسماء	مجالس	پوزیشن
تلاوتِ قرآن کریم :-	حبیب اللہ صاحب احمدی	ربوہ	اوّل
	مشہود الحق صاحب	"	دوم
	عبدالشکور صاحب ناصر	"	سوم
ترجمہ و تفسیر قرآن کریم :-			
معیار اوّل	بشیر احمد صاحب قادیانی	ربوہ	اوّل
	سجاد احمد صاحب	"	دوم
معیار دوم	حافظ مظفر احمد صاحب	"	اوّل
	مبارک احمد صاحب چیمہ	سرگودھا	دوم
معیار سوم	محمد جمیل صاحب	لائل پور	اوّل
	عطا محمد صاحب	سرگودھا	دوم
حفظِ قرآن کریم :-	مبارک احمد صاحب چیمہ	سرگودھا	اوّل
	سجاد احمد صاحب	ربوہ	دوم
مطالعہ احادیث :-			
معیار اوّل	انعام الحق صاحب کوثر	ربوہ	اوّل
معیار دوم	مبارک احمد صاحب چیمہ	سرگودھا	اوّل
	مبارک علی صاحب	چنیوٹ	دوم
معیار سوم	مبارک احمد صاحب	ترگڑی	اوّل
	ہاشم سعید صاحب	کراچی	دوم
مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ :-	مبارک احمد صاحب چیمہ	سرگودھا	اوّل
	سید محمد رضا شاہ صاحب	بورڈنگ ہاؤس ربوہ	دوم
	مبارک احمد صاحب ظفر	ترگڑی۔ گوجرانوالہ	سوم

مقابلہ جات	اسماء	مجالس	پوزیشن
مقررہ نظموں کا مقابلہ :-	لئیق احمد صاحب عابد	ربوہ	سپیشل انعام
مضمون نویسی :-			
معیار اوّل	ملک مبارک احمد صاحب	ربوہ	اوّل
معیار دوم	محمد داؤد احمد منیر صاحب	"	اوّل
	محمد یوسف صاحب سہیل	بہاولپور	دوم
معیار سوم	محمد جمیل صاحب	لائل پور	اوّل
	مبارک احمد صاحب ظفر	تمرگڑھی	دوم
تقریری مقابلہ :-			
معیار اوّل	اعجاز احمد صاحب محمود	لاہور	اوّل
	محمد داؤد احمد منیر صاحب	ربوہ	دوم
	ہاشم سعید صاحب	کراچی	سوم
معیار دوم	حبیب اللہ صاحب طارق	ربوہ	اوّل
	ملک حبیب اللہ صاحب طارق	گجرات	دوم
	نصیر احمد صاحب شاہد	ربوہ	سوم
معیار سوم	محمد اشرف صاحب احمدی	بھوپال والا۔سیالکوٹ	اوّل
	محمد جمیل صاحب	لائل پور	دوم
	مبارک احمد صاحب ظفر	تمرگڑھی	سوم
عام معلومات :-			
معیار اوّل	ہاشم سعید صاحب کراچی	کراچی	اوّل
	شمیم پرویز صاحب	جھنگ	دوم
	صبغت الرحمٰن صاحب	ماڈل ٹاؤن لاہور	سوم
معیار دوم	مبارک احمد صاحب چیمہ	سرگودھا	اوّل
	علیم الدین صاحب	لائل پور	دوم
	رانا عطاء اللہ صاحب	نوشاب	سوم

مقابلہ جات	اسماء	مجالس	پوزیشن
معیار سوم	محمد اشرف صاحب	بھوپال والا	اول
	محمد جمیل صاحب	اٹل پور	دوم
	سید محمد رضا صاحب	بورڈنگ ہاؤس ربوہ	سوم
اذان :-	مشہود الحق صاحب	ربوہ	اول
	خواجہ صفی الدین صاحب	"	اول
	محمد اصغر صاحب	شیخوپورہ	دوم
پیغام رسانی :-	ٹیم دار الصدر غربی	ربوہ	اول
	مجلس خدام الاحمدیہ	ملتان	دوم
مشاہدہ معائنہ	محمد داؤد ضمیر صاحب	دار الصدر جنوبی	اول
	عبد المنان فیاض صاحب	میانی سرگودھا	دوم

معرفت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"تقویتِ ایمان کی بڑی ضرورت ہے ۔ بغیر ایمان کے اعمال مثل مُردہ کے ہوتے ہیں ۔ ایمان ہو تو انسان کو وہ معرفت حاصل ہوتی ہے جس سے وہ آسمان کی طرف صعود ہوتا ہے اور اگر یہ نہ ہو تو نہ برکات حاصل ہوتی ہیں نہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کو دیکھنے کے بعد جب کوئی عمل کیا جاوے تو جو اس عمل کی شان ہوگی کیا ویسی کسی دوسرے کی ہو سکتی ہے ؟ ہرگز نہیں ۔ جس قدر امراض عمل کی کمزوری اور تقویٰ کی کمزوری کے دیکھے جاتے ہیں اُن سب کی اصل جڑ معرفت کی کمزوری ہے۔ ایک کیڑے کی بھی معرفت ہوتی ہے تو انسان اس سے ڈرتا ہے ۔ پھر اگر خدا کی معرفت ہو تو اس سے کیوں نہ ڈرے ؟ غرضکہ معرفت کی بڑی ضرورت ہے ۔ جب تک عمل نہ ہو وہ ثمرات اور نتائج پیدا نہیں ہوتے جو اعمال کے ساتھ وابستہ ہیں مگر اعمال کی قوت اور توفیق معرفت اور یقین سے پیدا ہوتی ہے جس قدر یہ قوت بڑھتی ہے اسی قدر اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے اور وہ برکات حاصل ہوتی ہیں جن سے انسان آسمان کی طرف اُٹھایا جاتا ہے ۔ اگر یہ بات نہ ہو تو یقین کے ثمرات پیدا نہیں ہوتے جس قدر انسان شک و شبہ میں اور غفلت میں ہے اسی قدر اس کا ایمان کمزور ہے اور اس ایمان کے موافق اسکے اعمال کمزور ۔ اور جس قدر امراض عمل کی کمزوری اور تقویٰ کی کمزوری سے پیدا ہوتے ہیں اُنکی اصل جڑ معرفت کی کمی اور کمزوری ہے ورنہ معرفت تو ایسی لذیذ شے ہے کہ یہ جس قدر بڑھتی ہے اسی قدر عمل کی طاقت ملتی ہے ۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۷۵-۷۶)

ورزشی مقابلہ جات

گھوڑ دوڑ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الخیلُ معقودٌ فی نواصیھا الخیرُ الی یوم القیامۃ (بخاری کتاب الجہاد) کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک گھوڑے کی پیشانی سے خیر و برکت وابستہ رکھی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ کو اس طرف پھیرا ہے کہ آپ جماعت کو گھوڑے پالنے اور شہسواری کی تربیت کی طرف متوجہ کریں۔ حضور کی خصوصی توجہ سے جماعت میں یہ شوق رفتہ رفتہ پیدا ہو رہا ہے۔ امسال خدام کے سالانہ اجتماع میں بہت اُونچی اعلیٰ نسل کے گھوڑے لائے گئے تھے۔ گھوڑ دوڑ، نیزہ بازی اور گھوڑوں کی نمائش کے موقع حضور بنفس نفیس تشریف لائے اور اوّل اور دوم آنے والوں کو حضور نے ازراہِ شفقت اپنے دستِ مبارک سے انعام دیئے بلکہ ذاتی جیب سے نقد انعام دیکر اُن کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

اوّل۔ چوہدری محمود احمد صاحب چک نمبر ۴۲ سرگودھا۔

دوم۔ ملک محمد احسن صاحب پکّا نسوآنہ ضلع جھنگ۔

نیزہ بازی

اوّل۔ چوہدری ثناء اللہ صاحب سرگودھا۔

دوم۔ چوہدری محمود احمد صاحب ”

نمائش

اوّل۔ صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب ربوہ۔

دوم۔ چوہدری محمود احمد صاحب سرگودھا۔

گھوڑ دوڑ اور نیزہ بازی کے مناظر
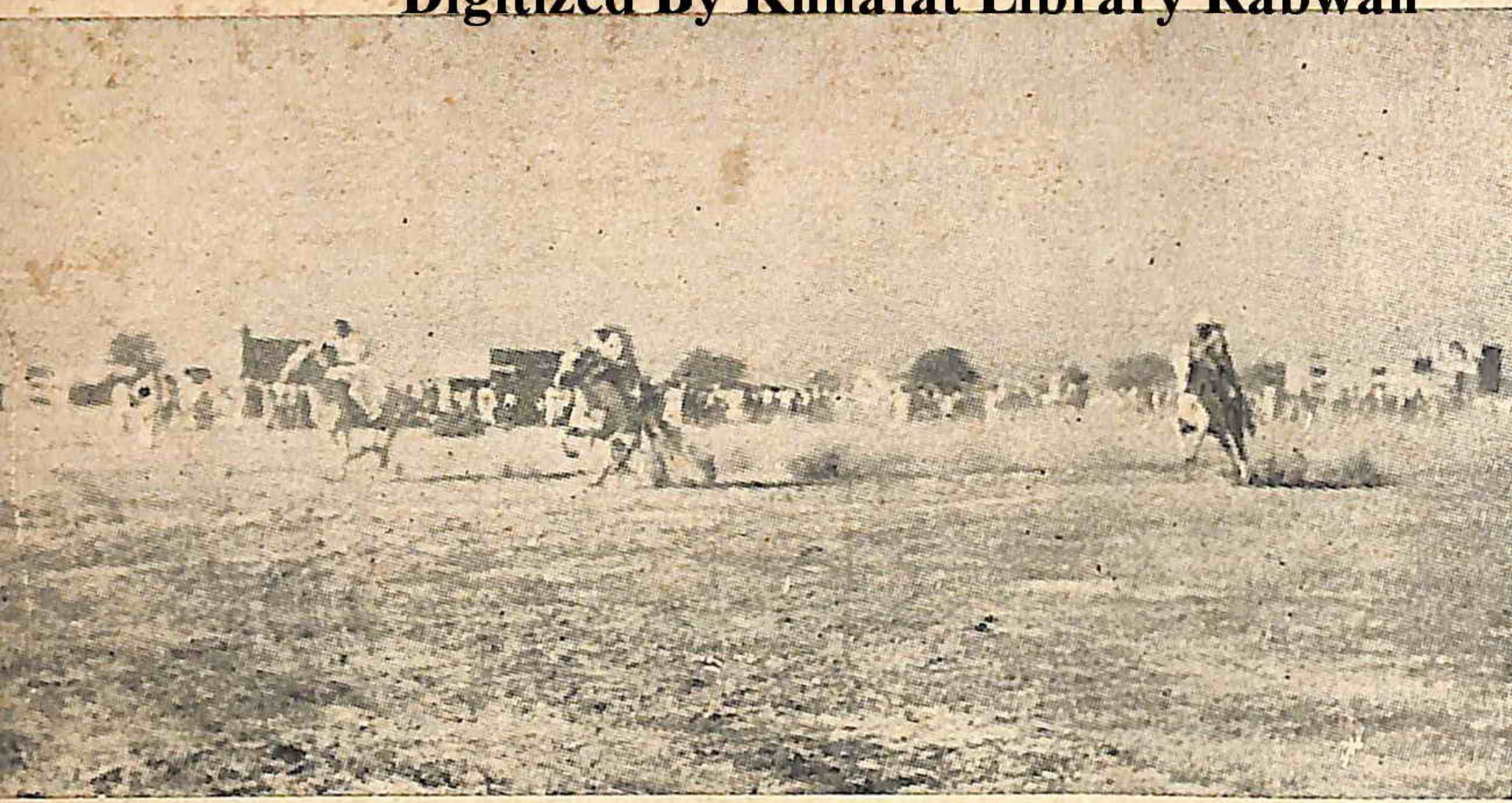
گھوڑ دوڑ کا ایک منظر

دیکھئے جیت کس کی
ہوتی ہے
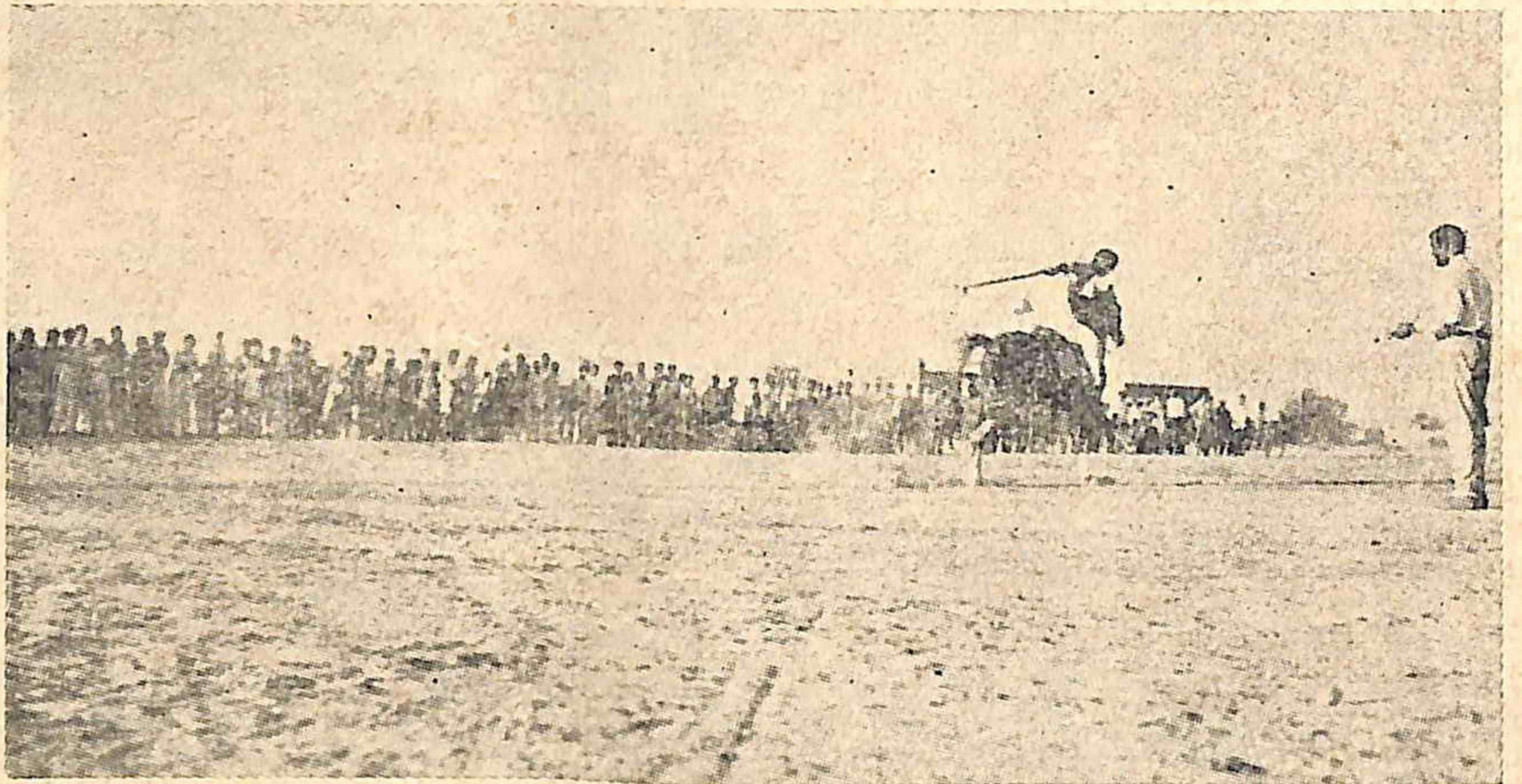
نیزہ بازی کا مقابلہ

گھوڑ دوڑ اور نیزہ بازی میں
انعام حاصل کرنے والے خدام
مہتمم صاحب صحت جسمانی
کے ساتھ

خدام کے ورزشی مقابلے
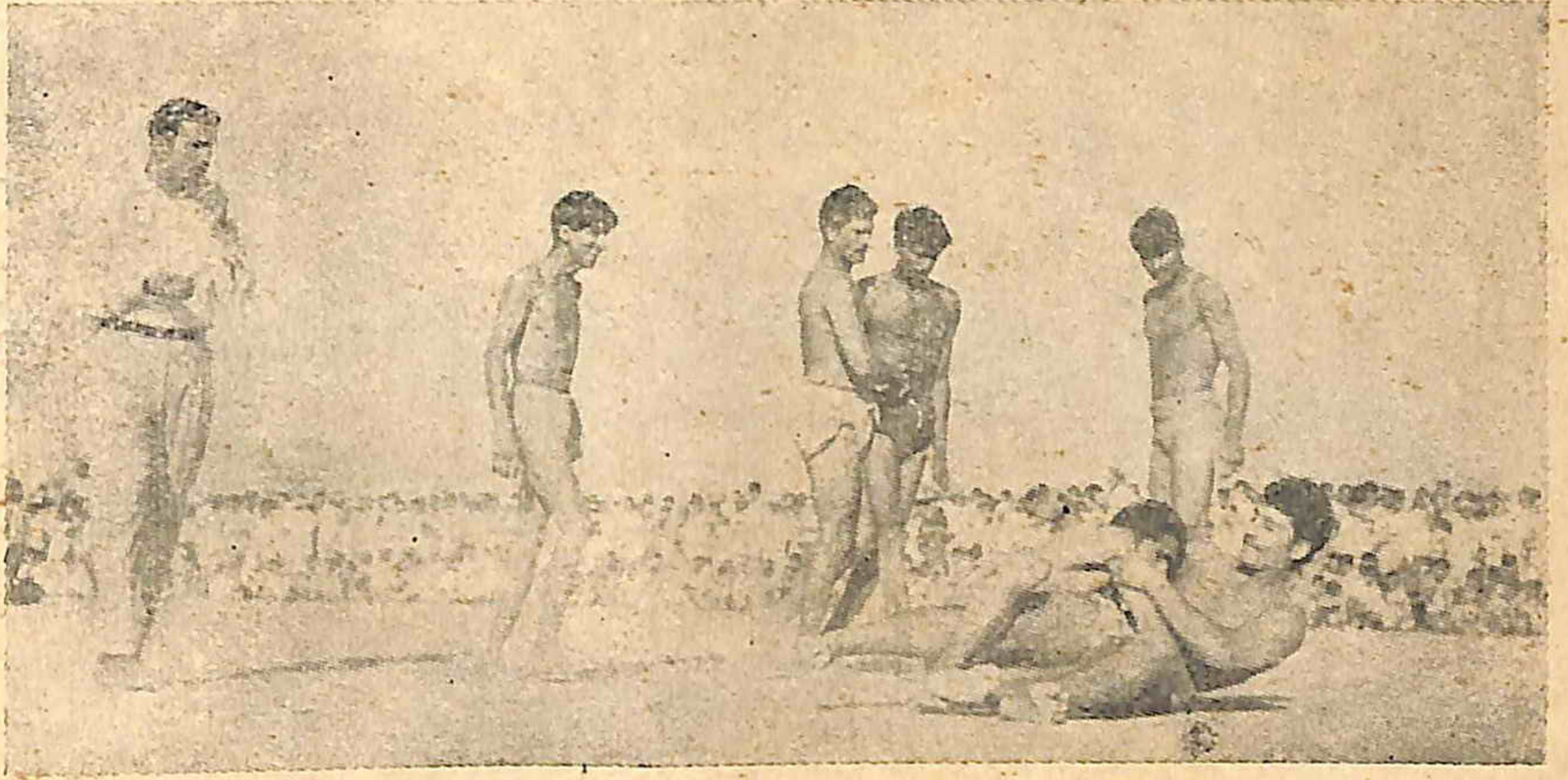
کبڈی کے مقابلے کا ایک منظر

رسہ کشی کا ایک مقابلہ

تھوڑا سا زور اور لگائیے

نتائج ورزشی مقابلہ جات سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سال ۷۱-۱۹۷۰ء

کبڈی :-

اوّل - علاقہ حیدرآباد - کراچی

دوم - ربوہ

فٹ بال :-

اوّل - ربوہ

دوم - سرگودھا

والی بال :-

اوّل - ربوہ

دوم - لاہور

رسہ کشی :-

اوّل - سرگودھا ڈویژن

دوم - ربوہ

انفرادی مقابلہ جات

(۱) دوڑ ۱۰۰ گز :-

اوّل - مقصود احمد صاحب زرعی یونیورسٹی لائل پور

دوم - منیر احمد صاحب - دارالصدر شرقی ربوہ

(۲) دوڑ ۴۴۰ گز :-

اوّل - نذیر احمد صاحب چیمہ - لائل پور

دوم - مسعود احمد صاحب - ربوہ

(۳) لمبی چھلانگ :-

اوّل - نذیر حسین صاحب چیمہ - لائلپور = ۹"—۱۷'

دوم - فرہاد احمد صاحب جہلم = ۱۱"—۱۹'

(۴) اونچی چھلانگ :-

اوّل - مظفر احمد صاحب بُھٹہ شیخوپورہ = ۲"—۵'

دوم سید فرہاد احمد صاحب جہلم = ۱"—۵'

(۵) نیزہ پھینکنا :-

اوّل - صباح الدین صاحب محمد آباد - سندھ = ۱۵۰'

دوم - سلطان احمد صاحب - ربوہ = ۱۴۳'

(۶) کلائی پکڑنا :- اوّل - محمد بشیر صاحب - ٹھٹھہ جوئیہ سرگودھا
دوم - منیر احمد صاحب بٹ - حیدر آباد

(۷) گولہ پھینکنا :- اوّل - نصیر احمد صاحب چک ۹ پنیار سرگودھا = ۱۰ - ۴۰
دوم - سلطان احمد صاحب بھٹی - ربوہ = ۹ ۱/۲ - ۳۸

(۸) تھالی پھینکنا :- اوّل - اعجاز احمد صاحب چک ۹ پنیار سرگودھا = ۰ - ۱۲۱
دوم - نصیر احمد صاحب " " " = ۶ - ۱۱۹

(۹) وزن اٹھانا :- اوّل - محمد اکرام صاحب کوٹ عبد المالک
دوم - عبد اللطیف صاحب جمال پور
سیّد عبد اللطیف صاحب راہوالی -

(۱۰) ڈوڑ امپل :- اوّل - شکیل احمد صاحب ربوہ
دوم - مظفر احمد صاحب حیدر آباد

ایک ضروری پیغام

(از صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد و مال وقف جدید)

میرے پیارے اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

کیا آپ کو یاد ہے کہ آج سے چھ سال قبل ہمارے پیارے امام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی بچوں اور بچیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ وقف جدید کی تمام مالی ذمہ داریاں تم سنبھال لو۔ اور ہر ماہ اپنے ماں باپ سے آٹھ آنے مانگ کر وقفِ جدید کا چندہ ادا کیا کرو۔ یہاں تک کہ وقفِ جدید کا سارا بار ننھے منے احمدی مجاہد اپنے کندھوں پر اٹھا لیں۔ دنیا کی نظر میں یقیناً یہ بات بڑی عجیب ہوگی۔ لیکن یہ عجیب بات آپ نے دنیا کو ضرور کر کے دکھانی ہے۔ آپ نے دنیا کو یہ دکھانا ہے کہ احمدی بچے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہنا جانتے ہیں۔ آپ نے دنیا کو دکھانا ہے کہ یہ چھوٹے چھوٹے نازک کندھے دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر بڑے بڑے عظیم الشان بوجھ اٹھانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ آپ نے دنیا کو دکھانا ہے کہ آپ کی عمریں چھوٹی لیکن شعور بالغ ہے اور ارادے بلند ہیں۔ اور آپ نے دنیا پر یہ خوب روشن کر دینا ہے کہ آپ خدمتِ دین کے ڈھنگ جانتے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ جانی و مالی قربانی کس کو کہتے ہیں۔

دنیا کو چھوڑیئے کہ وہ تو قربانی اور خدمت کے ناموں سے بھی ناآشنا ہوتی جا رہی ہے۔ دنیا کو بھلا کیا معلوم کہ دین کی خاطر کیسے زندگی وقف کی جاتی ہے اور کس طرح اسلام کے قدموں پر مال نچھاور ہوتے ہیں۔ رہنے دیجئے دنیا کو کہ اسے آپ سے کوئی نسبت نہیں۔ ہاں نیکی میں اگر مقابلہ کرنا ہے تو اپنے خدام بھائیوں سے کیجئے۔ اگر آگے قدم بڑھانا ہے تو لجنہ اماء اللہ سے آگے بڑھ کر دکھائیے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آپ سے یہ توقع فرماتے ہیں کہ آپ امسال وقفِ جدید کے لئے تین لاکھ روپے (۳۰۰۰۰۰/-) پیش کر دیں گے۔ مگر آپ نے تو ابھی اس کا ایک حصہ بھی پیش نہیں کیا۔ کیا یہ امر آپ کے لئے شرمندگی کا موجب نہیں؟ —— یقیناً ہوگا لیکن اس شرمندگی کو مٹانا بھی تو آپ ہی کا کام ہے۔ ہمت اور دعا سے کام لیں تو کچھ بھی مشکل نہیں۔

اگر ایک ماہ بھی آپ دُھن لگا کر جوش و خروش سے کام کریں تو اب تک کی ساری کمی پُوری ہو سکتی ہے۔ آپ تو مجاہد بچے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال رہے تو آپ کے عزم اور ارادے کی راہ میں کوئی چیز حائل نہیں ہو سکتی۔

میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس نیکی کی توفیق عطا فرمائے اور ایسا شاندار نمونہ پیش کرنے کی توفیق بخشے کہ رشک کے ساتھ دُنیا کی نگاہیں آپ پر پڑنے لگیں۔ اور خدا کرے کہ دشمن کی حسد کی آنکھ سے آپ ہمیشہ محفوظ رہیں اور اپنی اپنی توفیق کے مطابق قربانی کی شاندار مثالیں پیش کریں۔ آمین

وقت تھوڑا ہے بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ ماہِ دسمبر (فتح) کے اختتام سے پہلے پہلے تین لاکھ روپے (۳,۰۰,۰۰۰/-) اکٹھا کرنے ہیں۔ اے ننھے مُنّے احمدیت کے بچّو اور بچیو! چیونٹیوں کی طرح کام کرو۔ اور اپنے امام کی اس توقّع کو توقّع سے بڑھ کر پُورا کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

نوٹ:-

وقفِ جدید کی طرف سے اس مقابلہ میں اوّل، دوم اور سوم آنے والی مجالس اطفال الاحمدیّہ اور ناصرات الاحمدیّہ کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خصوصی دُعا کی درخواست کے ساتھ پیش کئے جائیں گے۔

شہری مجالس کا مقابلہ الگ ہو گا اور دیہاتی مجالس کا مقابلہ الگ۔

یہ مقابلہ ابتدائے ماہ اکتوبر (اخاء) سے شروع ہو چکا ہے۔

والسّلام

خاکسار۔ مرزا طاہر احمد

ناظم مال وقفِ جدید

انتخاب قائدین و تقرر عہدیداران

آئندہ دو سال ۷۳-۱۹۷۱ء کے لئے ابھی تک جن مجالس میں قائد مجلس کا نیا انتخاب نہیں ہوا مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی صدارت میں فوری طور پر انتخاب کروائیں۔ ایسی بڑی مجالس جہاں حلقہ جات قائم ہیں وہ اپنے ہاں زعماء کا انتخاب بھی کروائیں۔ نیز جہاں انتخاب ہو کر مرکز کی طرف سے باقاعدہ منظوری جا چکی ہے وہاں جلد از جلد عاملہ کا تقرر عمل میں لایا جائے۔ اور صدر محترم سے منظوری حاصل کر کے کام شروع کیا جائے۔ سابقہ قائدین اپنی اولین فرصت میں نئے منتخب ہونیوالے قائدین کو اپنا مکمل چارج دیدیں تا کام میں بلا وجہ تاخیر نہ ہو۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

نیا سال اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں

(محترم بشیر احمد صاحب شمس معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ بحیثیت مجموعی ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ یہ ترقی ہمیں اس بات کی دعوت دیتی ہے کہ ہم اپنی کوششیں اور زیادہ تیز کر دیں۔ تا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے غلبۂ اسلام کی جو مہم شروع کی گئی ہے وہ اپنی پوری شان کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچے تمام دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آکر آستانۂ الٰہی پر سرنگوں ہو جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ہمیں بحیثیت خادم اور بحیثیت تنظیم اپنی قربانیوں کا معیار مثالی بنانا ہوگا۔ خدام الاحمدیہ کے ہر فرد میں وہی دینی غیرت ہونی چاہیئے جس کا اظہار حضرت طلحہ رضؓ نے جنگ اُحد کے موقعہ پر کیا تھا۔ مقدس بانی خدام الاحمدیہ حضرت المصلح الموعود رضؓ نے اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"طلحہؓ جانتے تھے کہ آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی حفاظت میرا ہاتھ کر رہا ہے۔ اگر میرے اس ہاتھ میں ذرا بھی حرکت ہوئی تو تیر نکل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جا لگے گا۔ پس انہوں نے اپنے ہاتھ کو نہیں ہلایا۔ پس وہ جانتے تھے کہ اس کے ہاتھ کے پیچھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ ہے۔ اسی طرح اگر تم بھی اپنے اندر یہ احساس پیدا کرو، اگر تم بھی یہ سمجھنے لگو کہ ہمارے پیچھے اسلام کا چہرہ ہے اور اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم دو نہیں بلکہ ایک ہیں تو تم بھی ایک مضبوط چٹان کی طرح قائم ہو جاؤ۔ اور تم بھی وہ تیر جو اسلام کی طرف پھینکا جاتا ہے اپنے ہاتھوں اور سینوں پر لینے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ پس تم یہ مت خیال کرو کہ تمہارے ممبر کم ہیں یا تم کمزور ہو بلکہ تم یہ سمجھو کہ ہم جو خادم احمدیت ہیں ہمارے پیچھے اسلام کا چہرہ ہے تب بے شک تم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسی طاقت ملیگی جس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکے گا۔

پس تم اپنے عمل سے اپنے آپ کو
مفید وجود بناؤ۔" (مشعل راہ)

نیا سال مبارک ہو۔ تمام خدام اور عہدیداران مجالس نئے مالی سال کو نئے عزم اور دُعا کے ساتھ شروع کریں۔ آپس میں تعاون کی رُوح پیدا کریں۔ یہ ٹریننگ اور کام کا زمانہ ہے اس سے صحیح معنوں میں فائدہ اُٹھائیں۔ اپنے آپ کو مفید پُرزہ بنا کر جماعتی مشینری میں فٹ کریں۔ مجلس کے جملہ اراکین اس تنظیم کی اہمیت اور افادیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے زیادہ ولولہ اور جوش وخروش سے اپنی تمام خداداد استعدادوں کے ساتھ مقدس بانی رضؓ کے کاشت کردہ اس شجر کو بارآور اور مثمر بنانے کی سعی کریں۔ جماعتی نظام سے گہرا رابطہ اور تعاون ہو۔ تا اس شجر کے پھلوں کی شیرینی اسلام، احمدیت اور ساری انسانیت کے کام آتی رہے۔

آپ لوگ صحابہؓ کے مثیل ہیں۔ آپ کو ان کے نقشِ قدم پر چلنا ہے۔ اس مقدس کام کو جو آپ کے سپرد کیا گیا ہے خوش دلی اور اخلاص کے ساتھ جاری رکھنا ہے۔ تا اس کے اثرات ایک نسل تک ہی ختم نہ ہو جائیں بلکہ آئندہ نسلیں بھی آپ کا نام فخر سے یاد کریں۔ اب جماعت ایک ایسے مرحلے اور مقام پر پہنچ چکی ہے جہاں اپنا انتہائی زور لگانے کی ضرورت ہے۔ اس موقعہ پر اگر نوجوانوں نے ذرا بھی سستی دکھائی تو ہماری مثال اس عورت کی مانند ہو گی جس نے اپنا سُوت کات کر پھر اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور یہ بات باعثِ ننگ وعار ہو گی۔ ہمارے آباؤ اجداد نے گزشتہ اسّی سالہ اس مقدس جماعت کی بہتری وترقی کے لئے دن رات جو کوششیں کی ہیں وہ اکارت جائیں گی۔ حضرت المصلح الموعودؓ کے اس شعر کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں ؎

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

آج اسلام کی حفاظت کی ذمہ داری آپ کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ یہ امانت پوری ہمت اور استقلال کے ساتھ نباہنی ہے۔ آپ کے پائے ثبات میں ذرا بھی لغزش نہ آنے پائے۔ بلکہ آپ کا قدم ہر آن ترقی کی طرف اُٹھتا چلا جائے۔ اخلاص کے ساتھ دین کی خدمت بجا لائیں۔ اور لالچ اور حرص کے جذبات سے بالا رہتے ہوئے ساری دنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند کرنے کی کوشش کریں۔ اطاعتِ نظام، مالی اور جانی قربانیوں، قلمی ولسانی خدمات کا وہ بے مثال نمونہ دکھلائیں کہ فرشتے بھی عرش پر عش عش کر اُٹھیں۔ جو افسر بھی آپ پر مقرر کیا گیا ہے۔ اس کی پوری اطاعت کریں۔ آپ کا مکمل تعاون اُسے ہر وقت حاصل ہونا چاہیئے۔ اگر آپ کو قائد، زعیم یا کسی اور عہدیدار سے اختلاف بھی ہے، اس کی بات ناگوار گزرتی ہے تو بھی صبر سے کام لیں۔ جماعتی مفاد اور تنظیم کی خاطر ایثار کا مظاہرہ کریں۔

قائدین اور جملہ عہدیداران سے میری یہ

گزارش ہے کہ وہ حُسنِ تدبیر اور دُعا سے کام لیں۔ اپنے ماتحت خدام سے حُسنِ سلوک، عفو اور درگزر کا برتاؤ کریں۔ مجلس کے کام کے لئے روزانہ باقاعدگی سے وقت نکالیں۔ بحیثیت قائد آپ پر باقی خدام کی تعلیم و تربیت کی عظیم ذمّہ داری ہے آپ اسے پوری ہمّت، دیانتداری اور خلوص سے نباہیں۔ نیز مرکز کو بھی اپنی جملہ مساعی سے باخبر رکھیں۔ ماہانہ رپورٹ کارگزاری میں باقاعدگی ہو۔ جو ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک معیّن اعداد و شمار کے ساتھ مطبوعہ فارم پر ضرور مرکز میں پہنچ جایا کرے۔ تا مرکز کو آپ کی مساعی کا علم ہوتا رہے اور آپ کی صحیح راہنمائی کر سکے۔

دُعاؤں، ذکرِ الٰہی، تلاوتِ قرآن مجید، نوافل، نماز پنجگانہ، صدقہ و خیرات، چندہ جات کی بروقت ادائیگی میں پابندی، مطالعہ کتب سلسلہ و لٹریچر مجلس مرکزیہ کی بار بار تحریک خدام کو کرتے رہیں۔ اور وقتاً فوقتاً اس کا جائزہ بھی لیتے رہیں۔

خدمتِ خلق کو اپنا شعار بنائیں۔ جوانی کی طاقتوں اور استعدادوں سے صحیح کام لیکر بنی نوع انسان کے لئے نافع وجود بننے کی کوشش کریں۔

اے قادر و قیوم خدا! ہم ناچیز بندوں کو ان ذمّہ داریوں سے حقیقی معنوں میں عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری حقیر کوششوں میں اپنی جناب سے غیر معمولی برکت ڈال اور ہماری سعی کو سعی مشکور بنا دے آمین۔

الوداع

یکم جنوری ۱۹۷۱ء سے مندرجہ ذیل احباب مجلس خدام الاحمدیہ سے مجلس انصار اللہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

(۱) مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر۔ آپ مجلس مرکزیہ کے پُرانے رُکن ہیں۔ آپ نے مختلف اوقات میں مہتمم تعلیم، معتمد، مہتمم اصلاح و ارشاد کی حیثیت سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

(۲) مکرم ملک غلام نبی صاحب۔ آپ نے ۱۹۷۰ء میں بطور مہتمم تحریک جدید کام کیا۔

(۳) مکرم پروفیسر محمد طفیل صاحب۔ آپ نے گزشتہ کئی سال سے بطور قائد علاقہ ملتان بڑی محنت، جانفشانی اور خلوص سے کام کیا ہے۔

(۴) مکرم پروفیسر چوہدری ناصر احمد صاحب آپ نے بھی گزشتہ کئی سال بطور قائد علاقہ پشاور خلوص، محنت اور جانفشانی سے سرانجام دئے ہیں۔

اللہ تعالےٰ ان سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔

مجلس مرکزیہ ان سب کی خدمات کی شکر گزار ہے۔

مجلس عاملہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ بابت سال ۵۱-۱۳۵۰ ہش / ۷۲-۱۹۷۱

۱۔ صدر	مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب
۲۔ نائب صدر	" صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
۳۔ معتمد	" مولوی بشیر احمد صاحب شمس
۴۔ مہتمم خدمتِ خلق	" صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
۵۔ " تعلیم	" محمد شفیق صاحب قیصر
۶۔ " تربیت	" مولوی اللہ بخش صاحب
۷۔ " مال	" مبارک احمد خان صاحب
۸۔ " عمومی	" داؤد احمد صاحب حنیف
۹۔ " صحتِ جسمانی	" عبد الرشید صاحب غنی
۱۰۔ " وقارِ عمل	" حمید احمد صاحب خالد
۱۱ " صنعت و تجارت	" عبد الرزاق صاحب
۱۲ " تحریک جدید	" منور شمیم صاحب خالد
۱۳۔ " اطفال	" محمد اسلم صاحب صابر
۱۴ " مجالس بیرون	" صلاح الدین خان صاحب
۱۵۔ " اصلاح و ارشاد	" لئیق احمد صاحب طاہر
۱۶۔ " تجنید	" عبد المجید صاحب
۱۷۔ " اشاعت	" سید عبد الحی صاحب
۱۸۔ " مقامی	" چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال
۱۹۔ " امور طلباء	" محمد دین صاحب ناز
۲۰۔ " محاسب	" مبارک مصلح الدین صاحب

قیادت ہائے کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی کی تنظیمِ نو

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع ۱۳۵۰ہش / ۱۹۷۱ء کے موقع پر کراچی، لاہور اور راولپنڈی کی قیادتوں کو نئی تنظیم کے تحت متعدد قیادتوں میں تقسیم فرمایا ہے۔ ان کا نقشہ حسب ذیل ہے۔

بشیر احمد شمس
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

قیادت عزیز آباد	قیادت ناظم آباد	قیادت صدر کراچی	قیادت سوسائٹی	قیادت مارٹن روڈ
عزیز آباد	ناظم آباد شمالی	صدر (بشمول کیماڑی منوڑہ)	ہاؤسنگ سوسائٹی	مارٹن روڈ
			محمد علی سوسائٹی	لیاقت آباد
دستگیر کالونی	ناظم آباد وسطی	رام سوامی	یونیورسٹی	
	" " جنوبی	جیکب لائنز		
النور	بی مارکیٹ	ایبے سینیا لائن		
	مارٹن پور	محمود آباد		
النصرت		کورنگی کریک		

نوٹ:۔ مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ۔ مجلس خدام الاحمدیہ ملیر۔ مجلس خدام الاحمدیہ کورنگی۔

مندرجہ بالا کے علاوہ علیحدہ مجالس قائم ہیں جو بدستور قائم رہیں گی۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

قیادت دار الذکر	قیادت ماڈل ٹاؤن	قیادت دہلی دروازہ	قیادت اسلامیہ پارک	قیادت مغل پورہ
دار الذکر	ماڈل ٹاؤن	دہلی دروازہ	کرشن نگر	مغل پورہ
مصطفےٰ آباد	وحدت کالونی	مصری شاہ	سنت نگر	باغبانپورہ
چھاؤنی	رحمان پورہ	بھاٹی گیٹ	راجگڑھ	شالامار ٹاؤن
محمد نگر	احمدیہ ہوسٹل	رتن باغ	اسلامیہ پارک	
انجنیئرنگ یونیورسٹی	نیو کیمپس	نیلا گنبد	سمن آباد	
	شادمانی کالونی	قلعہ گوجر سنگھ	مسلم کالونی	
	گلبرگ	پرانی انارکلی	شیزان فیکٹری	
	والٹن	چاہ میراں		

نوٹ :- مجلس خدام الاحمدیہ شاہدرہ ٹاؤن نمبر ۲۔ مجلس خدام الاحمدیہ شاہدرہ فیکٹری۔
مندرجہ بالا کے علاوہ علیحدہ مجالس ہیں جو بدستور قائم رہیں گی۔

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی

قیادت مسجد نور	قیادت صدر
۱۔ حلقہ سٹیلائٹ ٹاؤن شرقی	۱۔ حلقہ چک لالہ
۲۔ " " " غربی	۲۔ " مغل آباد
۳۔ " اصغر مال شرقی	۳۔ " اردو منزل
۴۔ " " غربی	۴۔ " صدر
۵۔ " سید پوری	۵۔ " احمد کمرشل
۶۔ " مسجد شمالی	۶۔ " ڈھوک رتہ
۷۔ " مسجد جنوبی	۷۔ " گوالمنڈی
۸۔ " محرہ گاہ	

رجسٹرڈ نمبر ایل 5830
نومبر 1971
نصرت آرٹ پریس ربوہ